

Readers Choice Novels

<https://ezreaderschoice.com/>



# ٹشن عاشقی

سمیہ قرین فاطمہ

*Samar Creation*

Writer Samiya Ruain Fatima



سمعیہ حورین فاطمہ

ٹشن عاشقی

ٹشن عاشقی

سمعیہ حورین فاطمہ

مکمل ناول

READERS CHOICE

یہ شاہ میشن ہے جہاں پردو فیمیلی رہتی ہے۔

واصف شاہ، اکبر شاہ۔



واصف شاہ کے تین بچے ہیں امان شاہ، حبیب شاہ، عائرہ شاہ۔

اکبر شاہ کی دو بیٹیاں ہیں اریب شاہ ماہین شاہ۔

امان شاہ نہایت خوب رو اور وجیہہ پر سنلٹی کا مالک ہے۔

اگر اس کے حسن کی بات کی جائے تو ایسا حسین جوان مرد کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔

پورے پاکستان کا چمکتا ستارہ اکیلے امان شاہ۔

لہجے میں بارعب اکھڑ مزاج پر اپنوں کے لیے اپنے دل میں سو فٹ کورنر کھتا بس ماہین کے لیے کھڑوس اکڑ اور روڈ تھا۔

پر امان کی لیے ماہین اس کی چلتی پھرتی سانسوں کی ضمانت تھی۔

یہ تب کی بات ہے جب ماہین پیدا ہوئی اور پیدا ہوتے ہی امان کی دل کی دنیا ہلا گئی۔

جمنہ کی ڈیلیوری کا دن تھا جب ماہین پیدا ہونے والی تھی۔

سب لوگ باہر گھڑے بے صبری سے انتظار کر رہے تھے کچھ ہی دیر میں لیڈی ڈاکٹر باہر آئی۔

ڈاکٹر میری وائف۔۔۔۔

READERS CHOICE



جی مبارک ہو آپ کو بیٹی پیدا ہوئی ہے اور ماں اور بچہ دونوں ٹھیک ہیں۔ ہم ان کو روم میں شفٹ کر دیں پھر آپ سب مل لینا۔

مبارک ہو اماں آپ دادی بن گئیں۔

مبارک ہو میرا پتر تجھے بھی۔ جا جا بیٹھائی لا اور صدقہ نکال میری دونوں بچیوں کا جی اماں جی حمہ کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اس وقت سب وہاں موجود تھے اور دادی ماہین کو لیے بیٹھی تھی۔

ارے حمہ یہ تو بالکل تم پہ اور اماں پہ گئی ہے ماشاء اللہ ہاں صحیح کہا اماں آپ نے۔ نورین نے کہا۔

اتنے میں سارے بچے شور کرنے لگے تانی مجھے بھی دینا نہیں چاچی مجھے بھی دیں نا۔

بلکہ نہیں تم سب ابھی چھوٹے ہو۔

ماما میں تو اوٹھالوں نا میں تو بلی ہوں۔ (ماما میں تو اوٹھالوں نا میں تو بڑی ہوں) عائرہ نے اپنی تو تلی زبان میں کہا۔

نہیں کوئی نہیں اٹھائے گا ڈول کو صرف میں اٹھاؤں گا۔

اماں نے غصے سے سب کو منع کرتے ہوئے کہا۔

ہاں ہاں کیوں نہیں تم تو چاچی کے پاٹر ہو بلکل تم اٹھاؤ۔

پر حمہ یہ ابھی تو بچہ ہے۔

نوموم میں سنبھال لوں گا۔

READERS CHOICE



## ٹشن عاشقی سمعیہ حورین فاطمہ

اچھا خیال سے یہ لو جیسے ہی امان نے ماہین کو اٹھایا اس کے دل نے بٹ مس کی امان یک ٹک اس نرم و ملائم وجود کو دیکھے جارہا تھا اس کا کوئل وجود اس کو سکون دے رہا تھا جانے کیسا احساس تھا جو وہ بچہ ابھی سمجھنے سے قاصر تھا بس ایک سکون کا احساس ہو رہا تھا۔

امان نے جیسے ہی اس کے ماتھے پہ پہلا لمس چھوڑا امان کے ساتھ وہ نازک گڑیا کسمسا کر امان کے سینے میں چھپ گئی۔ اور امان۔۔ امان تو اپنے ہوش میں بھی نہیں تھا جانے کون سے سحر میں جکڑ ہوا تھا۔ اسے حواس کی دنیا میں اس کی بہن عائرہ نے لا پٹھا۔ اش کا نام تیا ہے بھائی؟

امان نے حمزہ کی طرف دیکھا۔ تم بتاؤ میرے شہزادے۔

حمزہ نے اس کی سوالیہ نگاہوں کو دیکھ کر کہا۔

اس کا نام ماہین ہے امان کی ماہین میری ماہی۔

ارے واہ۔۔ سب بچوں نے تالی بجائی۔

بھائی اشے مجھ دے دیں نا۔

نوںو۔۔ یہ صرف میری ہے میں اسے کسی کو نہیں دوں گا۔

جانے عائرہ کی بات نے امان پہ کیسا اثر ڈالا کہ وہ ایک دم سے دیوانہ ہونے لگا۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

کوئی اس کے انداز سمجھے نہ سمجھے حمنہ اور داد و خوب سمجھ رہی تھیں۔

حمنہ کی شروع سے خواہش تھی کہ امان اسکا داماد بنے۔

اس نے سوچا تھا کہ جب بڑے ہونگے تب وہ امان کا رشتہ اپنی اریبہ سے کر دیں گی

پر اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ امان داماد تو انہیں کا بنے گا پر شوہر ان کی بڑی نہیں چھوٹی بیٹی کا۔

اس نے کبھی نے سوچا تھا اتنی سی عمر میں ان کا شہزادہ عشق کی راہ پر چل دے گا۔

حمنہ کو بہت خوشی ہوئی امان کا رویہ دیکھ کر اور دل میں دعا کی رب ان کی جوڑی بنادے اور کہتے ہے جب عورت ایک تکلیف اٹھا کے بچے کو پیدا کر کے جس تکلیف سے گزرتی ہے اس عورت سے جو بھی جس کے لیے بھی دعا کروادی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

حمنہ نے بھی جو دعا کی وہ تو اس کے مانگنے سے پہلے قبول ہو گئی۔

حمنہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب امان نے اسے سوچوں سے نکالا۔

چاچی پاٹنریہ میری ڈول بنے گی نابو لو آپ۔

امان کی بات اندر آتے و اصف اور اکبر شاہ نے سن لی تھی ایک بار تو دونوں بھائی بھی ٹھٹک پڑے پھر بچے کی نادانی سمجھ کر ہنس کر اندر آ گئے۔

کیوں نہیں میرے شیر یہ تمہاری سب سے چھوٹی بہن ہے۔



اس کا تو سب سے زیادہ خیال تم رکھوں گے۔

نووے چاچو جانی یہ میری بہن نہیں ہے یہ میری ڈول ہے میں اسے کبھی بہن نہیں بناؤں گا یہ میری پر نسیسز بنے گی

سب لوگ حیران تھے یہ تو سب جانتے تھے کہ امان سب بچوں کی نسبت سمجھدار اور عقل مند ہے پر اتنی گہری باتیں بھی سمجھتا ہے یہ آج جانا تھا۔

دادی ماں نے بات بدلنے کے لیے اپنے بیٹے اکبر سے کہا اکبر کیا کہا ڈاکٹر نے کب چھٹی دے گا میری تو یہاں کی دوا کی بدبو سے اور بچہ بیٹھے کر کرا کر گئی ہے۔

جی اما میں نے بات کی ہے ڈاکٹر سے ایک دو ٹیسٹ رہتے ہیں وہ کرا کے ہم آجائیں گے آپ بھائی صبح کے ساتھ بچوں کو گھر لے جائیں۔

نورین بھابھی آپ بھی چلی جائیں۔

اماں اکیلی ناہو جائیں۔

جی بھائی میں چلی جاتی ہوں چلو امان تم بھی۔

نہیں میں اپنی ڈول اور پارٹنر کے ساتھ آؤں گا۔ امان نے جانے سے انکار کرتے ہوئے کہا۔

اسے پہلے کوئی کچھ کہتا منہ بول پڑی

کیونکہ نہیں میرا بیٹا میرے ساتھ جائے گا۔



جسے سن کر سب چپ ہو گئے۔

کچھ دیر میں سب گھر پہ تھے گھر آ کر بھی امان ماہین کو نہیں چھوڑا تھا اور ایک ہی ضد کیے جا رہا تھا۔

اسے میں اپنے پاس سلاؤں گا اسے میں سنبھالوں گا۔

سب نے بہت سمجھایا بھی وہ چھوٹی ہے اور خود بھی چھوٹا ہے تو وہ نہیں سمجھال سکے گا

پر امان نے ایک ناسنی آخر حمنے نے ہار مانتے اپنے شہزادے کی بات مان لی۔

حمنے اسے فیڈ کرواتی اس کا بیڈ چینج کرتی اور نہلاتی باقی ہر وقت ماہین امان کے پاس رہتی تھی۔

سونا اس کے پاس فیڈ اس کے ہی ہاتھ سے پینا سار اسار امان سے چپکی رہتی اور ماہین بھی خوش ہو جاتی امان کے پاس آ کر اگر کوئی اور اٹھاتا تو اس کا رونا ہی بند نہ ہوتا حمنے سے بھی سمجھالنا مشکل ہو جاتا بس امان ایک بار اٹھا کے ماتھے پر بوسہ دیتا فورن چپ ہو جاتی۔

امان جب کے خود بچہ تھا اسے مشکل تو ہوئی پر اب عادت ہوتی جا رہی تھی باقی سب بچوں کی کھیل موبائل فون پر گیم کی ہوتی۔ اس پر امان موبائل پر ویڈیو نکالتا جس میں بے بی گرلز کے کیر کیسے کرتے ہیں وہ کیا پہنتی ہیں سب کچھ۔ اور وڈیو سے پونی بنانا سیکھتا۔

پھر پہلے اپنی چاچی کے بالوں پر ٹراے کرتا پھر ماہین پر۔

اس کی شاپنگ بھی خود کرنے اپنی پاٹرن چاچی کے ساتھ جاتا تھا۔



# ٹشن عاشقی سمعیہ حورین فاطمہ

چلو مان آپ کو اسکول کے لیے درہور ہی ہے نا اس مجھے دے دو۔

نو چاچی میں ماہی کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔

بری بات بیٹا آپ پڑھو گے نہیں تو وکیل کیسے بنو گے۔

اور اپنی ماہی کا خیال کیسے رکھو گے۔

کیا تم چاہتے ہو سب بولے ماہی نے امان کو ناکام بنا دیا تو نہیں تو پھر چلو اسکول کے لیے تیار ہو جاؤ۔

اوکے سنو ٹل پر نسیر میں ابھی پڑھنے جا رہا ہوں آپ تب تک اپنی ماما کے پاس رہو جب میں آ جاؤں گا تو اپنی ڈول کے ساتھ کھیلوں گا اوکے۔

وہ معصوم سی بچی کچھ سمجھ تو نہیں پائی پر اس کی بات سن کے مسکرا دی۔

امان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اسکول کے لیے تیار ہونے لگا۔

امان اسکول میں چلا تو گیا پر اس کا پڑھائی میں دل نہیں لگ رہا تھا۔

بہت مشکل سے وہ اپنا سارا دھیان لگا پایا کیوں کہ اس نے اپنے پاٹرن سے وعدہ کیا تھا وہ ایک قابل وکیل بنے گا۔

اور اس کے لیے پڑھائی ضروری ہے اور وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا تھا جس میں کامیاب ہو سکے

گھر آ کر اس نے سب سے پہلے اپنی پر نسیر سے ملنا چاہا پر نورین نے اس سمجھایا پہلے فریش ہو لے۔

چھوٹے بچوں کو جس جلدی لگتے ہیں تو اس لیے نا ملے اپنی ڈول سے۔



تو وہ فورن فریش ہو کر سدا کی طرح اپنی چاچی پاٹنر کے کمرے میں بھاگا۔

اسلام علیکم پاٹنر۔

وعلیکم اسلام میری جان۔

امان تو ماہین کی روتی آوز سن کے فوراً اس کے پاس پونچا اور پہلے ماتھے پر بوسہ دیا پھر چٹپٹ دیوانہ وار اس کے ایک ایک نقوش کو چھوا۔

حمہ تو اس کی دیوانگی دیکھ کر حیران رہ گئی اور سب سے زیادہ حیرانی کی بات ماہین اس کی دیوانگی پر رونے کے بجائے ہنس رہی تھی۔

جب کے عمو مانچے اتنے والہانہ پیار پہ رو دیتے ہیں۔

۔ اف تم اتنی پیاری کیوں ہو جانتی بھی ہو آج میں نے کیسے دن گزارا تمہارے بنا تم نے بھی مس کیا نا مجھے۔

ماہین اپنی بولی میں اس جواب دے نے لگی اور ان دونوں کے بیچ نا ختم ہونے والی باتوں کا سلسلہ چل پڑا۔ دن کیسے گزرے پتہ ہی نہیں چلا۔

ماہین ایک ماہ کی ہو گئی اور امان ماہین ایک دوسرے کے اس قدر عددی ہو گئے کہ دونوں کو ایک دوسرے کے بنائیند نہیں آتی تھی۔

آج حمہ کا دل خوف سے بیٹھا جا رہا تھا اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا اس کی سانسیں ساتھ چھوڑ دیں گی اور وہ مرنے سے پہلے اپنی آخری تمنا پورا کر کے جانا چاہتی تھی۔



یہ رات 8 بجے کا وقت تھا سب لوگ لاونج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے بچے ایک ساڈپہ بیٹھے اماں کی منتیں کر رہے تھے کہ ان کو بھی ماہی کے ساتھ کھلینا ہے پر اماں کھیلنے تو دیتا پر اٹھانے نہیں۔  
حنہ نے ٹھان لی آج وہ سب سے بات کر کے رہے گی۔  
مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے۔  
کیا بات ہے حنہ مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔  
نہیں اکبر آپ پریشان ناہوں میں ٹھیک ہوں مجھے آپ سب سے کچھ مانگنا ہے۔  
کیا ہوا ہو تمہیں کچھ مانگنے کی ضرورت کیوں پڑ گئی۔  
اماں جان میں جانتی ہوں مجھے یہاں بن مانگے سب مل جاتا ہے پر آج مجھے ایک چیز مانگنی پڑ رہی ہے۔  
کیا بات ہے بھابھی آپ جو کہیں گی ہم دیں گے۔  
جی بھائی مجھے آپ سے ہی چاہیے۔  
اماں جان میں چاہتی ہوں میں۔۔۔ می۔۔۔ میں اماں کو اپنا داماد بنانا چاہتی ہوں اپنی ماہین کے لیے میرا کوئی بیٹا نہیں  
میری تمنا ہے کہ اماں جیسے اس کا ابھی خیال رکھتا ہے ویسے ہی ساری عمر رکھے۔



حمنہ کی بات سن کر سب شوک تھے۔

یہ کیا کہ آرہی ہو حمنہ اکبر شاہ اندر آتے ہوئے بولے۔

وہی جو آپ نے سنا۔

تم پاگل ہوا بھی عمر ہی کیا ہے ہمارے بچوں کی اور تم رشتے گانٹھنے بیٹھ گئی۔

اور ویسے بھی امان اور ماہی میں بہت فرق ہے۔

کوئی فرق نہیں اولاد جب بڑی اور خود مختار ہو جائے تو باغی ہونے میں دیر نہیں لگتی آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں آپ کی

بیٹی کے بڑی ہونے کا انتظار کروں اس کا فیصلہ پوچھوں اور وہ باہر کی رنگینی میں کھو کر مجھے انکار کرے اور میں اسے

نافرمان اولاد بنادوں۔

ہر گز نہیں عورت کو جس سانچے میں ڈھالو وہ ڈھل جاتی ہے پر اسے مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے میں چاہتی ہوں جب وہ

ہوش سمجھالے تو اس کے دل دماغ پہ ایک ہی انسان کا بسیرا ہو۔

میں لڑکیوں کی پسند کے خلاف نہیں ہوں اکبر آپ لوگوں کو وہ نہیں دیکھ رہا جو میں دیکھ رہی ہوں۔

بولیں اماں کیا میرا فیصلہ غلط ہے کیا مجھے اتنا حق نہیں۔

بھائی بھابھی آپ لوگ کیوں چپ ہیں؟

ایک دم سے حمنہ نے اپنا سینہ پکڑ کر بیٹھ گئی۔

READERS CHOICE



# ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

حمنہ مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی نورین نے اپنی دیورانی کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

مجھے آپ لوگوں کا جواب چاہیے۔

کیا آپ کو میری بیٹی پسند نہیں؟

کیا بات کر رہی ہو حمنہ ماہی میری اپنی بچی ہے۔

بس وہ امان سے بہت چھوٹی ہے۔

کوئی چھوٹی نہیں بس امان 3 سال بڑا ہے اس سے یہ کوئی زیادہ عمر نہیں ہے۔

اماں میں سب کا فیصلہ سننا چاہتی ہوں میری آخری تمنا سمجھ کر پورا کر دیں۔

حمنہ پلیز ابھی چلو تمہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔

نہیں اکبر اگر کسی کو کوئی اعتراض ہے تو بتائے نہیں تو میرے سامنے منگنی کی رسم کر دیں میری آنکھوں بند ہونے سے پہلے۔

سب کو دوسرا جھٹکا لگا حمنہ کس بات کی جلدی ہے اس بارے میں بعد میں بات ہوگی۔

نہیں مجھے ابھی جاننا ہے۔

نورین۔۔

جی اما۔

READERS CHOICE



جاؤ میرے کمرے میں سے جو یلیری والا بوکس لادو جاؤ۔

جی اماں۔

اکبر، واصف تمہیں کوئی اعتراض ہے تو ابھی بولو میں تم دونوں سے تمہارا حق نہیں چھینوں گی۔

یہ لے اماں بوکس۔

نورین تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے اس رشتہ سے۔

نہیں اماں۔ آپ کو جو بہتر لگے۔

سب نے اپنی اماں کے فیصلے کو دل سے قبول کیا۔

اماں۔

جی دادو۔

یہاں آو سارے بچے۔

جی دادو۔۔

سب آگئے ان کے پاس۔

اماں تم چاہتے ہو نا ماہین تم سے دور نا جائے کبھی۔

جی دادو اور میں دور نہیں جانے دوں گا۔





## لٹسن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

تو تم یہ انگوٹھی پہنادو ماہین کو میں نے اس کے لیے بنوائی تھی سوچا تھا بلاوے پہ پہناؤں گی جس کو ابھی دس دن رہتے ہیں لو تم ابھی پہنادو۔

او کے دادو اور امان نے دیرنا کرتے ہوئے ماہی کو انگوٹھی پہنادی اور ماتھے پر بوسہ دیا۔  
اب تم پکی میری ہو گئی سب کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے خوشی کے۔

حنمہ نے اپنی دوپٹے کی گھنڈ کھولی اس میں سے ایک چھوٹی سی انگوٹھی نکلا کر امان کو پہنادی اور اسے پیار کیا۔  
وعدہ کرو میری بیٹی کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دو گے اور ہمیشہ اس کا یوں ہی خیال رکھو گے۔  
پرامس پاٹنر پر آپ کیوں رو رہی ہیں۔

حنمہ مسکرا دی امان کو اور اپنی بیٹی کو پیار کیا اور صوفے پر ڈھکی۔  
سب پریشان ہوئے۔

اکبر جو پاس بیٹھے تھے ان کے کانوں میں حنمہ کی آخری الفاظ کلمہ کے گونجے اور آنکھوں بند ہو گئیں اکبر شاہ کی آواز گونجی اور رونے بلکنے کی آوازیں شروع ہو گئیں۔  
سب صدمے میں تھے کہ اچانک کیا ہو گیا ہے؟

READERS CHOICE

حنمہ کی موت گھر والوں کے لیے کسی صدمے سے کم نہیں تھی۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

پر ہونے کو کون ٹال سکتا ہے جو جتنی عمر لکھوا کے آیا ہے وہ اتنا ہی جی سکتا ہے۔  
گھر میں ایک عجب ساما حول تھا سب کو جیسے چپ لگ گئی تھی اریہ کو بہت تیز بخار تھا سب نے اس کی بہت دیکھ بھال کی۔

ماہین تو شروع سے ہی امان کے ہاتھوں کی پلی تھی اس لیے اس تو معلوم بھی نہیں تھا اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔  
پر امان اندر سے ٹوٹ گیا تھا کیونکہ اس کی پاٹنر جیسی دوست چاچی اس کو چھوڑ کر چلی گئی۔  
پراسے ٹوٹنا نہیں ہمت کرنی تھی اپنی پاٹنر سے کیا ہوا  
وعدہ نبھانا تھا ایک قابل وکیل بن کر۔  
اور تا عمر اپنی پرنسپسز کا خیال رکھنا تھا۔

وقت کا کام ہے گزرنا وہ گزر جاتا ہے امان اب 18 سال کا اور ماہین 15 سال کی ہو گئی تھی۔  
اب نورین کو اور باقی سب گھر والوں کو ان کا ایک ساتھ ایک کمرے میں رہنا معیوب لگتا تھا۔  
کتنی بار اکبر اپنی اما سے اس بارے میں بات کر چکے تھے پر وہ انہیں ٹال دیتیں پر آج انہوں نے ٹھان لی تھی امان سے  
بات کرنے کی۔

اس وقت اماں کے کمرے میں واصف اور اکبر نورین اور امان تھے۔

دادا اپنے بلا یا۔ سب خیریت ہے نا وہ سب کی طرف دیکھا کر بولا۔



ہاں بچے بیٹھو دیکھو تم اب جوان ہو گئے ہو۔

ماشاء اللہ سے ماہی بھی اب بڑی ہو رہی ہے تو میں چاہتی ہوں اب اسے مجھ دے دو۔

ایسے اب اچھا نہیں لگتا جوان جہان لڑکے کے کمرے میں ایک جوان لڑکی کا رہنا۔

وہ بھی تب جب دونو جوانی کی دھلیز پہ قدم رکھ رہے ہو۔ کچھ برا ہو یا لوگوں کی باتیں بنانے سے بہتر ہے اب اسے میں سنبھالوں۔

آپ مجھ پر شک کر ہی ہیں۔

کیا میں اتنا کم ظرف دکھتا ہوں آپ کو۔

نہیں میں تم پہ شک نہیں کر رہی مجھ اپنے بچے پہ خود سے زیادہ یقین ہے پر میں لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع نہیں دو گی میں نے حمنہ نے ہمیشہ تمہاری ہر ضد مانی ہے اب امید کرتی ہوں تم بھی مجھے مایوس نہیں کرو گے۔

جی۔۔ وہ بس اتنا بولا۔

READERS CHOICE

تو بھر کب لاؤں آج ہی؟

جی بہتر اور کچھ نہیں اب میں جاؤں



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ہاں اور ماہین کو میرے پاس جھج دو میں خود اس سمجھالوں گی تم کچھ مت کہنا۔  
جی۔

سب کو امان سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ آسانی سے مان  
لے گا پر آج بھی اس نے ثابت کر دیا وہ واقع ہی سمجھدار بچہ ہے جو وقت کی نزاکت کو سمجھتا ہے۔  
سب مطمئن ہو کے اپنے کمرے کی طرف چل دیے۔

اماں جب کمرے میں آیا تو ماہین اس کے موبائل میں گیم کھیل رہی تھی اسے ایک نظر دیکھ کے ہاتھوں کی مٹھیاں  
بھینچ اپنے اشتعال پہ قابو پایا داد کو وہ جتنے سکون سے جواب دے آیا تھا اندر سے اتنا ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا پر ان کی  
بات غلط نہیں تھی

اماں شاہ کو دنیا کی باتوں کی پروا نہیں تھی پروہ اپنی  
داد و کا ماں نہیں توڑ سکتا تھا۔ اپنے غصے کو قابو کیے وہ  
ماہین سے آپ اموبائل چھین کر اس سے مخاطب ہوا مان  
میں گیم کھیل رہی تھی ہونٹوں کو باہر کی طرف کیے  
ناراضگی سے بولی۔

اس کی اس ادا پہ مان کا سارا غصے جاگ کی طرح بیٹھ گیا ماہین کو سینے سے لگا کر خود کو مزید سکون دیا۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

مان کی جان آپ کی آنکھیں خراب ہو جائیں گی نا آپ کب سے کھیل رہی ہیں۔  
اور آپ کو دادو بولا رہی ہیں۔

تو اس میں موبائل کیوں چھینا میں جیتنے والی تھی آپ نے ہر ادیا۔  
کوئی بات نہیں نیکسٹ ٹائم۔ ابھی دادو کو ویٹ نہیں کروانا نا جاؤ شاہاش اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے وہ اٹھ گیا۔  
اور ماہین دادو کے کمرے میں چلی گئی۔

امان نے گہر اسانس لے کے ماہین کا سامان اکٹھا کر کے دادو کے کمرے میں چلا گیا۔  
،،، دادو آپ نے بلایا۔

ہاں آجا میری رانی کہا تھی مجھ تو ٹائم ہی نہیں دیتی دادو نے میٹھا سا شکوہ کیا۔  
نہیں تو دیتی تو ہوں وہ مان کو پسند نہیں نا میرا زیادہ کسی سے بات کرنا بس اس لیے۔۔  
اچھا پر اس نے میرے لیے تو نہیں روکا نا یارو کا ہے ابھی آتا ہے نا تو اس سے پوچھتی ہوں۔  
او نہیں دادو آپ کے لیے نہیں روکا آپ مان کو نہیں ڈانٹے گا وہ بہت اچھے ہیں۔  
اچھا نہیں ڈانڈتی تیرے مان کو اور دادی پوتی باتیں کرنے لگے۔

اتنے میں امان بھی سامان لے کر آگیا اور دادی پوتی کو آپس میں راز و نیاز کرتے دیکھ کر مسکرا دیا۔  
دادو یہ سامان۔



# ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

ہاں بیٹا یہ ہی رکھ دو صبح زبیدہ سے بول کے الماری میں رکھ دادوں گی۔  
مان یہ کیا ہے؟

یہ تمہارا سامان ہے جو امان کے کمرے میں تھا امان سے پہلے دادو بولیں۔  
پر کیوں دادو وہاں سے کیوں اٹھوایا؟

کیوں کہ آج سے تم میرے ساتھ رہو گی۔

پر کیوں دادو مجھے تو اپنے کمرے میں نیند آتی ہے۔

کون سا تیرا کمرہ تو مان کا ہے ناجب تو بڑی ہو جائے

گی نائب تیرا کمرہ سیٹ کروادوں گی ابھی یہی ہم دونوں کا ہے

اوہو دادو میں اپنے اور مان کے کمرے کی بات کر رہی ہوں

وہ تیرا نہیں مان کا تھا۔

کیوں؟

بس چپ ایک بار بول دینا آج سے یہ تیرا میرا کمرہ ہے

بات ختم زیادہ سوال نہیں اب رات بہت ہو گئی ہے سو جا

جائیٹو بھی آرام کر بھر صبح سکول جانا ہو گا۔

READERS CHOICE



# ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ماہین سے مخاطب ہو کر وہ امان سے بولیں جو کب سے کھڑا دادی پوتی کی بحث دیکھ رہا تھا  
جی دادو میں جا رہا تھا ایک نظر ماہین کو دیکھ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

ماہین بھی دادو کی جھاڑ پر چپ کر کے ان کے ساتھ لیٹ  
گئی تھوڑی دیر گزری ہو گی۔

دادو! ہم میں مان کے پاس چلی جاؤں  
کیوں کس لیے؟  
مجھ نیند نہیں آرہی۔

مان کے پاس جانے سے آجائے گی کیا؟  
ہاناں وہ مجھ گڈنائٹ کسی بھی نہیں دے کے گئے جب  
تک مان مجھ کس نا کریں اور اپنی گودی میں سولہ کر میرے بال ناسہلا میں تب تک نیند نہیں آتی۔  
یہ کسی کیا ہوتی ہے؟

دادو کو اس کی کچھ تو سمجھ آئی تھی کچھ نہیں۔

مان جو کمرے سے تو نکل گیا تھا پر دیوار کے ساتھ ٹیک  
لگائے کھڑا تھا۔

READERS CHOICE



تھوڑی دیر کے بعد اُسے ماہین اور دادو کی آواز آئی اور ماہین کی باتو سے جہاں مسکرایا تھا وہیں دادو کے سوال پر دل کیا  
قبضہ لگائے پر وہ دبا گیا۔

اوہو دادو آپ کو کسی کا نہیں پتا جو یہاں دیتے ہیں  
اس نے اپنی دادو کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بتایا۔  
جس سے سن کر دادی کچھ تو سرخ پڑ گئیں کچھ غصہ آ گیا۔  
خبردار آج کے بعد تم نے اس سے پیار لیا اب تم بچی نہیں ہو۔  
کیوں دادو؟

چپ بس چوپ کر کے سو جاؤ۔  
پر دادو مجھے۔۔۔۔  
ابھی وہ آگے کچھ کہتی کہ امان اندر آیا۔۔  
مان۔۔

ماہین تو امان کو دیکھتے ہی کھل اٹھی اور دوڑ کر امان  
کے سینے سے لگ گئی۔۔

مان آپ آگئے مجھ یہاں نیند نہیں آرہی تھی دادو بھی

READERS CHOICE



کب سے ڈانٹ رہی ہیں۔

وہ امان کے سینے سے سراٹھا کر اس کے گرد بانہوں کا حصار ڈالے دادو کی شکایت کر رہی تھی۔

مان کی جان آپ بھی تو دادو کو کب سے تنگ کر رہی ہیں

سو کیوں نہیں جاتی صبح سکول بھی تو جانا ہے آپ نے۔

مجھ آپ کے پاس سونا ہے یہاں مجھے نیند نہیں آتی۔

ابھی نی جگہ ہے ناجب عادت ہو جائے گی تب آپ سکون سے سو پاؤ گی تب تک منیج کر لو۔

پر اب میں آپ کے پاس کیوں نہیں سو سکتی؟

کیونکہ مجھے پڑھائی کرنی ہوتی ہے رات کو اور آپ کی وجہ سے میں پڑھ نہیں پاتا نا۔

میں تو آپ کو تنگ نہیں کرتی پڑھائی کے ٹائم۔

ہاں پر میں بھر بھی ڈسٹر ب ہوتا ہوں اب کوئی سوال نہیں جاؤ جا کے سو جاؤ۔

میں نے آپ کو گڈنائٹ کسی بھی دے دی اس نے جان کر دادو کی طرف دیکھ کر کہا جو کب سے دونوں کو غصہ سے

دیکھ رہی تھی۔

امان ان کو دیکھ کر مسکرا دیا اور ماہین سے مخاطب ہوا جاؤ جا کے سو جاؤ۔

نہیں مان مجھے آپ کے پاس سونا ہے ماہین ضد کرنے لگی۔



پہلے بھی دادو کے ڈانٹنے سے وہ اندر آگیا تھا اسے برداشت  
نہیں تھا کوئی اسے ڈانٹے پر ماہین اب اسے غصہ دلا رہی  
تھی کیونکہ جتنا ماہین کے لیے مشکل تھا اتنا ہی امان کے لیے اس سے دور رہنا مشکل تھا پر اسے یہ سب برداشت کرنا تھا  
کوئی اور اسے ناڈانٹے اس لیے ناچاہ کے امان کو اس سے روڈ ہونا پڑا۔  
تمہیں سمجھ نہیں آرہی میں کیا بکو اس کر رہا ہوں۔  
امان دھاڑا۔  
اس کی دھاڑ پر ماہین پرے ہو کے اسے حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔  
حیران تو دادو بھی ہوئیں پر وہ سمجھ گئی کہ امان ایسا کیوں کر رہا ہے اس لیے چوپ رہیں۔  
پر ماہین بہت حیران تھی وہ کہا عادی تھی اس رویہ کی  
اسے تو امان کا یا تو نرم گرم لمس اور میٹھے لہجے کی عادت تھی۔  
یوں اچانک پہلی بار اس سے ڈری تھی اور بولی تو بس یہی۔۔۔  
آپ میرے مان نہیں آپ بہت گندے ہو یہ کہتے روتے ہوئے دادو سے لپٹ گئی۔  
امان بھی غصے سے باہر چلا گیا۔  
،، بہت مشکل سے پر وہ روتے روتے سو گئی۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

امان بھی اپنا غصہ چیزوں پر نکال کر بیڈ پر بیٹھے ہاتھوں میں سر گرائے اپنا غصہ کم کر رہا تھا۔  
بھر سائیڈ ٹیبل سے اپنی حمنہ اور ماہین کی پک اٹھا کر  
حمنہ سے مخاطب ہوا۔

سوری پاٹنر میں نے آپ سے کیا ہوا ایک وعدہ توڑ دیا پر

میں مجبور تھا آپ تو جانتی ہے یہ سب بھی میں اس کی بھلائی کے لیے کر رہا ہوں۔

مجھ پر کیا بیت رہی ہے آپ سے بہتر شاید کوئی سمجھے۔۔۔

امان کی پوری رات جاگتے اور ماہین کو سوچتے کٹ گئی۔

صبح سب ڈانگ حال میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔

ماہین کو لگا شاید امان آکر اس سے سوری کر کے اپنے

ہاتھوں سے کھانا کھلائے گا پر جب وہ آیا تو اس کے ساتھ بیٹھنے کے بجائے اس کے سامنے والی چیر پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا۔

اور اسے ایسے انکور کیا جیسے اس کے علاوہ وہاں کوئی اور ناہو۔

ماہین کے ساتھ سب بچوں کے منہ کھول گئے حسیب سے رہنا گیا تو پوچھ لیا بھائی آپ ماہی کے ساتھ کیوں نہیں بیٹھے؟؟



آج اپنے ہاتھ سے کھانا نہیں کھلائیں گے؟

نہیں یہ اب چھوٹی بچی نہیں ہے اس کی وجہ سے میں روانہ لیٹ ہو جاتا ہوں  
اور تم اب زیادہ سوال نہیں جلدی جلدی اپنا ناشتا ختم کرو سب تا کہ جلدی سکول چلیں۔  
جی بھائی۔۔

زیادہ سوال کرنے کی کسی بچے میں جرأت نہیں تھی۔

ماہی کے علاوہ سب اس کے غصہ سے واقف تھے پر ماہی بھی اب ہو چکی تھی۔  
آس سے تو کھانا نہیں کھایا گیا وہ اٹھنے لگی۔

امان فورن بول پڑا۔

کہاں جارہی ہو جلدی سے کھانا کھاؤ۔۔

مجھے نہیں آتا کھانا کھانا۔

پہلے بھی وہ غصے سے بھری بیٹھی تھی۔

صبح انتظار کیا کے امان سکول کے لیے تیار کرے۔

پھر داد کی ڈانٹ کے بعد ان سے تیار ہوئی نہیں تو یہ سب بچپن سے امان کرتا تھا اس کو برش کروانا منہ ہاتھ دھونا  
بالوں کی چوٹیاں کرنی پر آج اسے خود کرنا پڑا داد سے پوچھ پوچھ کر کیا تھا۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

سب بچے خود اپنے ہاتھ سے کھاتے تھے بس ایک یہی تھی جو اپنے سارے کام امان سے کروانے کی عادی تھی۔  
سب نے بہت سمجھایا تنامت بگاڑ و اب بڑی ہو گئی ہے اس اپنے ہاتھ سے کھانے دو۔  
پر امان نے آج تک ناکسی کی سنی تھی نا ہی سننے کا عادی تھا بس اپنی کرتا۔  
سب لوگ تب بھی سمجھا کر چوپ ہو گئے آج بھی چوپ تھے۔  
جانتے تھے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں کرنی اس نے اپنی ہی ہے بس واصف شاہ کو اپنے نواب زادہ پہ غصہ رہتا تھا۔  
کہاں ہاتھ کا چھالا بنا کے رکھا تھا کہاں اب اتنی سختی۔  
اب وہ کچھ بولنے لگے تھے پر امانے اشاروں سے سختی سے منا کر دیا تھا جس کی وجہ سے ناچاہ کر بھی واصف شاہ کو  
خاموش ہونا پڑا،۔  
کوئی بھی پیدا نشی سیکھ کر نہیں آتا ہر کام کرنے سے اتا ہے اپنے ہاتھ سے کھانا کھانا سیکھو گی تب ہی آئے گا نا۔  
نورین کو اپنے بیٹے پر غصہ اور ماہین پر بہت پیار آیا اس لیے وہ نارہ سکیں۔  
او بیٹا میں اپنی بچی کو اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گی۔  
کوئی ضرورت نہیں ماما وہ خود کھالے گی آپ بس اسے بتادیں۔  
امان۔۔۔۔  
بس موم میں نے کہ دیا نا۔

READERS CHOICE



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اور تم اب تک کھڑی ہو سکول نہیں جانا کیا جلدی سے کھانا کھاؤ۔

اس نے سرد آواز میں کہا۔

ماہین جورات سے اس کی ڈانٹ سے ڈر ہوئی تھی جلدی سے بیٹھ کر اپنی تائی امی سے پوچھ کر کھانے لگی۔

اس دوران آنسو بھی جاری تھے۔

امان سے اب کھانا کھانا مشکل ہو گیا۔

وہ وہاں اٹھتے اپنا کالج بیگ لینے اپنے کمرے میں چلا گیا پر سب کو تلقین کرنا نہ بھولا۔

جلدی سے سب کھانا کھا لو اور میری گاڑی کے پاس ملو تب تک میں اپنا بیگ لے کر آیا۔

وہ سب کو وارن کرتے ہوئے بولا۔

امان جب باہر آیا سب اس کی گاڑی کے پاس کھڑے تھے اس نے گاڑی کے

ریموٹ سے گاڑی ان لاک کی ماہین سوچ رہی تھی آگے بیٹھو یا پیچھے کیوں کے وہ کبھی پیچھے بیٹھی نہیں تھی ناعدت

تھی اور کال رات سے اتنی بیچاری ڈانٹ کھا چکی تھی۔۔۔۔۔

دادو اور امان سے اب ڈر تھا کہ کچھ بولے تو مار ہی نادے اس لیے چپ کر کے کھڑی رہی جب کے سب اپنی اپنی

سیٹ سنبھال چکے تھے۔۔۔۔۔

امان اسے باہر کھڑا دیکھ کر بولا کیا ہوا تمہیں الگ سے انویٹیشن دوں کیا۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

نا۔ نا نہیں وہ میں کہاں بیٹھوں م م مطلب آگے کے پیچھے پہلے کہاں بیٹھتی تھی ،،،،

اآگے تو اب بھی آگے بیٹھ جاؤ ماہین جی کرتی بیٹھ گئی اور امان نے گاڑی آگے بڑھادی امان نے پیچھے دیکھا تو حسیب عازرہ اربیا کسی بات پہ بحث کر رہے تھے پر آواز بہت ہلکی تھی تاکہ امان ناسن لے امان نے ایک نظر پیچھے دیکھ کر ماہین کو دیکھ اچوناک منہ پھلا کر دو چوٹیوں میں یونیفارم پہنے بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کی گود میں چو کلیٹ رکھ دی ماہین کا دل کیا اسے پٹک دے پر مقابل کا کیا بھروسہ اس لیے خاموشی سے گود میں  
سے اٹھا کر ہاتھوں میں چھپالی پر اس بار چہرے پر مسکراہٹ کے بدلے اداسی تھی۔۔۔۔۔۔۔  
جیسے مان دیکھ کر اور دکھی ہو اور گاڑی تیز کر دی۔۔۔۔۔۔۔

ماہین کے ساتھ پیچھے سب بھی ڈر گئے بھائی حسیب کی آواز سے ہوش میں آیا۔۔۔۔۔

اور پیچھے دیکھا جس سے سب ڈر رہے تھے اور گاڑی کی سپٹ ہلکی کر دی کچھ دیر میں سکول آگیا سب اتر کر اندر چلے گئے اور مان گاڑی اپنے کالج لیے گیا۔۔۔۔۔

دن یونہی گزرے ماہین 20 سال کی ہوگئی اور مان 23 سال کا اور ایک قابل وکیل بن گیا واسف شاہ نے بہت پوچھا کے اسے باہر پڑھنے جانا ہے پر امان نے منع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک تو اس کا ماننا تھا ضروری نہیں دنیا کا ہر انسان باہر پڑھنے جائے تب ہی کامیاب ہو سکتا ہے نہیں تو نہیں اُس نے اپنے ملک کو اہمیت دے کر یہی پڑھائی کی اور وہ ماہین سے دور بھی نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔۔۔



اور دادو بھی نہیں چاہتی تھی ان کا لاڈلانہ سے دور ہو تو مان نے اپنے ملک اسلام آباد University Of Sciences And Technology میں پڑھائی کی اور دنیا کا بہترین بہت بڑا کم عمر میں وکیل بنا ایسا بہت کم ہوتا تھا جب وہ کیس ہارا ہو نہیں تو جیت اس کا مقدر ہے ہار کر بھی امان کو خوشی ہوتی تھی کہ اس کے ہاتھوں کبھی کسی کے لیے زیادتی نہیں ہوئی کبھی کسی کا حق نہیں مارا وہ رب کا شکر گزار تھا کہ چاہے وہ ہار اپر اس سے نا انصافی نہیں ہوئی۔۔۔۔

اف اربہ تیر اکزن کتنا ہینڈ سم ہے اربیا علیزا کینیٹین میں بیٹھے سمو سے سے انصاف کرتے باتیں کر رہے تھے ہائے کتنا کیوٹ ہے علیزا جو کے ایک بگڑے ہوئے باپ کی اولاد تھی کسی کو منہ نالگاتی اس نے اربیا کی نیچر جان کر اس سے دوستی کر لی سب کو لگتا تھا بلکہ ایسا ہی تھا علیزا بہت ہی گھمنڈی قسم کی لڑکی ہے اور وہ تھی بھی پر آج تک اس نے اربہ کو اپنا اصلی چہرہ نہیں دیکھا یا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اربہ بھی اس پے اندھا اعتبار کرتی تھی گاؤں میں تو نہیں پر علیزا پینٹ اور شوٹ کرتی میں گلے میں مفلر لیے آتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

امیر زادی تھی پر کم شکل پر حبیب بہت خوبصورت تھا گرین آنکھیں چھ فٹ کا قد سیاہ سلکی بال کھڑی مغرور ناک سکس پیک بکسر اور سنگر تھا اور علیزا کی کمزروی حسن تھا اس کا مانا تھا حبیب کو اگر پانا ہے تو اس اربہ سے دوست کرنی چاہئے پہلے دن سے وہ کسی کی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

بلکہ اربہ کی ہی دوست اور یہ پیش قدمی اس نے خود کی تھی پر یہ وقت بتائے گا وہ اربہ سے کتنی مخلص تھی جب کے اربہ فل بلیک گاؤن میں آنکھوں میں چھوٹے شیشے کے گلاسز لگے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے  
خدا کو مانو لڑکی تم نے تو کٹنس کی بھی توہین کر دی۔۔۔۔۔

اتنے میں حسیب انکی ٹیبل کے پاس آیا ہیلو لیڈی اگر دونوں کو اعتراض نہ ہو تو میں یہاں بیٹھ جاؤں اگر نابولے گے تو کون سا تم نے ماننا ہے۔۔۔۔۔

اربہ نے گاؤن میں سے غور کر کے کہا ہے یہ ٹھیک کہا حسیب ہستے ہوئے بولا میں حسیب شاہ اپنی مرضی کا مالک ہوں آج تک میں نے کسی کی سنی ہے جواب سنو گا۔۔۔۔۔

اربہ منہ بگاڑ کر اپنے ہاتھ صاف کرنے لگی سو مس کیا نام ہے آپ کا علیز جو اس کی سحر میں کھوئی ہوئی تھی ہوش میں آتے ہی بولی ع علیز انا نام ہے او یونک نیم تھینکس میں آپ کو کیوٹ لگائے میں واقع ہوں کیوٹ ہو بس کچھ لوگ جلتے ہیں۔۔۔۔۔

السلام مجھے بلیوں کی نظر سے بچائے مجھے نظر بھی جلدی لگتی ہے۔۔۔۔۔

حسیب نظر ٹیڑھی کر کے اربہ کو دیکھ کر لڑکیوں کی طرح اکیٹنگ کر کے بولا اربہ کو اس کی باتیں زہر لگ رہی تھی تبھی اپنی بکس کھولے بلا

وجہ ہی دیکھنے لگی پر سارا دھیان حسیب کی بے تکی باتوں کی طرف تھا۔۔۔۔۔



طشن عاشقی

اس لیے دوبارہ سے اپنی بک کی طرف متوجہ ہوئی ارے کیوں نہیں آپ بلکہ دنیا کی ساری لڑکیاں میری بہن جیسی ہیں۔۔۔۔۔

[illegible]



طشن عاشقی

سے دوستی کر لے پر پلیز بہن نہیں کہنا۔۔۔۔۔

کر چلدی او کے عزیزے اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔

یہ سب بے باکی سوچ رہی

تحقیق

بریک فاسٹ لنچ ڈنر کرتے ہو اور ایک میں جو تم سے جنون کی حد تک عشق کرتی ہوں۔۔۔۔۔

میرے ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔

پہلی بات غصے میں دوسری مسکرا کر خود سے کہتی کوئی یا گل لگی۔۔۔

اربیہ کینٹن سے باہر آ کر گراؤنڈ میں آگئی ابھی وہ آگے جاتی کی اس کا سامنا بوبی سے ہوا کیسی ہو ڈار لنگ۔۔۔۔۔



کبھی ہمیں بھی اپنے حسن کا دیدار کرواؤ۔۔۔۔۔ ہم دل کھول کر تعریف کریں گے۔۔۔۔۔  
کیا ہر وقت گاؤں میں خود کو چھپائے رکھنا ویسے بھی اللہ نے تم عورتوں کو حسن ہم مردو کے لیے ہی تو دیا  
ہے۔۔۔۔۔

اب ہم اس سرائے نایہ تو نا انصافی ہوئی وہ بے باکی سے کہتا رہا کا خون کھول گیا۔۔۔۔۔  
بکو اس نہیں کرے آپ اگر حبیب نے آپ کو ایسی فضولیات باتیں کرتے سنا تو آپ دوبارہ بولنے لائق نہیں رہے  
گے اور نیلی میری جان دیکھ لیے گے تمہارے حبیب کو چوڑیاں تو ہم نے بھی نہیں پہنی ہے۔۔۔۔۔  
جی بلکل آپ کتنا ڈرتے ہے وہ تو آپ کا چہرہ بتا رہا ہے پچھلے ہفتے ہی آپ کی اور حبیب کی بٹ لگی تھی ناباکسنگ میں  
اور آپ کے چہرہ کا نقشہ اسی نے بیگاڑا تھا آپ کیوں چاہتے ہیں لوگ آپ کو پہچاننے سے انکار کر دے۔۔۔۔۔  
اگر اس پتا بھی چلانا آپ مجھ سے کیسی چیپ بات کر رہے ہے اگلی سانس نہیں لے پائے گے بوبی ابھی کچھ کہتا  
کہ اسے دور سے حبیب آتا دیکھائی دیا وہ اس کی باتے تو نہیں سن سکتا تھا پر اس نے اس اربہ کے ساتھ دیکھ لیا بوبی نے  
بھی جان بوجھ کر اربہ کے تھوڑا قریب ہو کے ہس کے بات کرنے لگا تاکہ دیکھنے والا یہ ہی سمجھے دونوں کچھ پر سنل  
بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

دیکھ لیے گے اس بار سویٹ ہارٹ اگر میں نے تمہارا اور تمہارے حبیب کا غور نا توڑا تو میرا نام بوبی نہیں ہس کے  
یہ بات کہتا حبیب کو آگ لگا کے اس کے ان کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی چلا گیا۔۔۔۔۔



حسیب جیسے ہی کینٹن سے باہر اربیہ کے پیچھے آیا اور اس کو بوبی کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا

-----

اربیہ کی حسیب کی طرف کمر تھی تب ہی دیکھ نہیں پایا کہ وہ بھی ہنس رہی ہے یہ غصے میں ہے جیسے ہی حسیب ان تک پہنچا بوبی اس کی پہنچ سے دور جا چکا تھا۔-----

حسیب غصے میں اربیہ کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کیا کیوں بات کر رہی تھی اس کیمنے سے منع کیا تھا نایوبی کے ہر لڑکے سے دور رہنا پھر کیوں بات کر رہی تھی تم بولو کس سے پوچھ کے بات کی اربیا جسے کچھ نہیں پتا تھا ایک دم حسیب کے پکڑنے سے بوکھلا گئی۔-----

یہ کیا بد تمیزی ہے حسیب چھوڑو مجھے پہلے میری بات کا جواب دو۔-----

کیوں کیوں دوں تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال جواب مانگنے والے میری مرضی میں جس سے بھی بات کروں تم حد میں رہو اور چھوڑو مجھے اربیہ نے مزاحمت کرتے کہا۔----- میں کون ہوتا ہوں تم میرے گھر کی عزت ہو میری زمینداری ہو۔-----

تمہارا خیال رکھنا مجھ پر فرض ہے تم کس سے ملو گی کس سے نہیں یہ میں زیادہ بہتر جانتا ہوں۔-----

آج کے بعد اس کیمنے یا کسی بھی لڑکے کے آس پاس دیکھنا تو اچھا نہیں ہوگا سمجھی تم حسیب نے خون الود نظروں سے اربیہ کو گھور کر وارن کیا۔-----



طُشَن عاشقی

اربیہ بھی ایک پل تو ڈری پر خود کو قابو کیے بولی میرا جیسے دل چاہے گا میں ملوں گی اور میں اپنی عزت کی حفاظت خود کر سکتی ہوں تمہیں کوئی حق نہیں بنتا مجھ پہ روک ٹوک کرو سمجھے تم۔۔۔۔۔

میرا پورا حق بنتا ہے تم میری چاچازات کزن ہو اور میں تم پر پوری حق سے کروں گا۔۔۔۔۔

دیکھتا ہوں تم کیسے نہیں مانتی اب اگر تمہیں یونی کے کسی بھی لڑکے کے پاس دیکھا تو اس کا توجو حال کروں گا سو کروں

گا تم اپنی بھی خیر ماننا۔۔۔۔۔

اربیہ کچھ کہتی کہ اتنے میں ماہین آگی کیا ہوا ہے آپ دونوں کو کچھ نہیں دونوں نے ایک وقت کہا ماہی گڑیا تم فری ہو گی تو گھر چلیں جی بھائی اور تینوں گاڑی کی طرف چل دیے۔۔۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی اربیہ حسیب کے ساتھ آگے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی تھی اور ماہین پیچھے یہ بھی امان کا حکم تھا جو ماہین کے ساتھ سب بچپن سے مانتے آرہے تھے۔۔۔۔۔

سوریاریہ میں زیادہ روڈ ہو گیا تھا وہ ایسا ہی تھا اپنے عشق کے معاملے میں جتنا انا پرست تھا اتنا ہی اپنے سب رشتوں سے مخلص جہاں غلطی ہو جاتی تو غصہ کر کے معافی مانگ لیتا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں اربہ چپ کر گئی ماہین جوان کی باتیں سن رہی تھی فورن بولی آپ دونوں پھر لڑے نا۔۔۔؟

ارے نہیں ماہی ہمارا تو چلتا رہتا ہے تم جانتی ہو چلو تم دونوں کو آنسکریم کھلاتا ہوں۔۔۔۔۔

حسیب نے کہا اسے پہلے ماہین حامی بھرتی اربیا بولی کوئی ضرورت نہیں سیدھا گھر چلو تمہاری آنکس کریم تم کو مبارک ہو  
کیا آپواتنا اچھا موقع ملا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

کنجوس بھائی آج اگر غلطی سے کھلا رہے ہیں تو انکار کیوں حسیب تو خود کے لیے کنجوس الفاظ سن کر ماہین کو مرر میں سے گھور کر رہ گیا تم تو چپ کرو آنسکریم کی دشمن تمہارے لیے بڑی ماما عازہ آپ نے بنا رکھی ہو گی ہاں پر جو باہر کھانے کا مزا ہے وہ گھر نہیں۔۔۔۔۔

جاتے ہے نابکل نہیں مجھے اس کا فضول کا فلیور نہیں کھانا یا ر فضول تو نابو لو اور میں بھی انسان ہو ایک بار میری پسند کا کھالیا تو کیا ہو گیا ایک بار تم نے جب بھی اپنی پوکٹ سے کھلایا ہے اپنا گھٹیا پسندیدہ کھلایا ہے ابھی حسیب کچھ کہتا ' ماہین بولی نہیں کھانی کوئی آنسکریم ایک تو اتنی گرمی میں سر نے بھیج فرائی کیا اب آپ دونوں بھی شروع ہو جاؤ۔۔۔۔۔

کم از کم جگہ ہی دیکھ لے کیا کر رہے ہے آپ لوگ حسیب بھائی آپ گھر چلے پہلے بہت دیر ہو گی ہے اور اس کھڑوس نشئی کے آنے کا ٹائم بھی ہو گیا ہے اگر وہ ہم سے پہلے گھر پہنچا تو میرے ساتھ آپ دونوں کی خیر نہیں دیکھ لو بھرنا کھانا میں نے تم کو کبھی اپنی پوکٹ منی سے کچھ کھلایا نہیں۔۔۔

جی نہیں کہتے ابھی گھر چلے جیسے تمہاری مرضی اور گھر کی طرف چل دیے جیسے ہی گھر پہنچے امان کی گاڑی کھڑی دیکھ کر تینوں ایک ساتھ بولے مر گئے او فواب اس کی عدالت میں پیشی دینی پڑے گی۔۔۔۔۔

اور میرا ارادہ بالکل نہیں ابھی سڑے ہوئے کباب کے ماتھے لگنے کا یہ سب آپ دونوں کی وجہ سے ہوا ہے یا اللہ اس جلال سے بچالے ماہین دعائیں کرنے لگی۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

تینوں ایک ساتھ اندر آئے اور ایک ساتھ سلام کیا اسلام علیکم وعلیکم اسلام ٹائم دیکھ رہے ہو یہ ڈھائی بج رہے ہیں اور تم لوگوں کو 2 بجے گھر ہونا تھا۔۔۔۔۔

حسیب بولا بھائی اتنا ٹائم تو لگ جاتا ہے آپ جانتے ہیں چھٹی ٹائم رش بہت ہوتا ہے اچھا  
میں بھی اسی راستے سے آیا ہوں۔۔۔۔۔

ریش ڈرائیونگ کر کے پر ٹائم پہ گھر تھا نا پر بھائی میں ریش ڈرائیونگ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔  
آپ نے منع کیا تھا نا خاص کر جب لڑکیاں ساتھ ہوں۔۔۔۔۔

اسے سے پہلے امان کچھ اور بولتا ماہین بولی یہ جھوٹ بول رہے ہیں ڈرائیونگ انہوں نے ٹھیک کی جیسے ہمیشہ کرتے  
ہے پر یہ دونوں لڑتے آئے ہیں۔۔۔۔۔

مجھے لڑائی کی اصل وجہ نہیں معلوم پر بھائی سوری بھی کر رہے تھے اور آئسکریم کی آفر بھی دی تھی۔۔۔۔۔  
جو میں نے منع کر دی اور ان کو جھگڑا کرنے سے روکا بھی ماہین جو کے واقعے ہی معصوم تھی اب بھی معصومیت کے  
ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی اور ماہین کو سچ بولنے کی عادت تھی کچھ بھی ہو جائے اپنا جتنا بھی نقصان ہو جائے پر ہر حالت  
میں سچ بولنا اس کی اس عادت سے بہت سے لوگ جہاں خوش تھے وہاں تنگ بھی تھے۔۔۔۔۔

اب بھی اریبہ حسیب اس کے سچ سے دانت کچ کچا کے رہ گئے امان نے اس میسنی کو دیکھا جو کہ معصوم تو تھی اور سچ  
بھی بولتی تھی امان بھی جانتا تھا وہ سچ بول رہی ہے اور اس کے سچ سے لوگ کتنے شرمندہ ہوتے ہیں اس کا انداز اس  
معصوم کو نہیں تھا کیا واقعی تم نے جھگڑا ختم کیا اور آئسکریم چھوڑ دی۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی

جی پوچھ لیں بھائی سے نظرے نیچی کر کے بات کی ہاکیوں بھائی تم دونوں کو شرم نہیں آتی گھر کیا کم پر گیا ہے جواب  
پوری دنیا کو اپنا شو گل دیکھاتے گھوم رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

کتنی بار کہا ہے اپنی بچکانا حرکتیں گھرتک رکھو سمجھ نہیں آتی میری بات تمہیں اچھے سے معلوم ہے۔۔۔۔۔

حسیب لڑکیاں ٹائم پر گھرنا ملیں تو میرا دماغ خراب ہوتا ہے وجہ جو بھی تھی تم دونوں اب بچے نہیں ہو جو ایسی بچکانا حرکتیں کرتے گھوم رہے ہو۔۔۔۔۔

سوری بھائی وہ مجھے کچھ کام تھا لا بیری میں تو اس وجہ سے لیٹ ہو گئے اور حسیب ناراض ہو گئے آگے سے خیال رکھیں گے اربہ نے جلدی سے صفائی دی۔۔۔۔۔

کوی بیحد نہیں اس کی بہن اور کتنا سچ بول کے ان کی درگت بنوائی ٹھیک ہے گڑیا تم بول رہی ہو تو مان جاتا ہوں پر آگے سے خیال رکھنا جی جاؤ سب اپنے کمروں میں۔۔۔۔۔

آپنی کو گڑیا اور میں کیا ہوں میرے لیے تو انگارے بھرے ہوتے ہے وکیل سب کے منہ میں ماہین نے دل میں کہا  
اب منہ پہ کہنے کی ہمت کہا تھی چاہے جتنی بھی امان سے بدگمان ہو جائے پر اسے جانے

کیوں برداشت نہیں ہوتا تھا اس کے علاوہ کسی سی لڈ کرے یا پیار سے بولے چاہے اپنی سسکی بہن ہی کیوں نا ہو۔

امان جو اس کی ایک ایک ادا سے واقف تھا کب کیا سوچتی ہے کیا کرتی ہے۔

وہ خود نہیں جانتی تھی جتنا امان اسے چاہتا تھا۔

اس نے ماہین کا خیال رکھنا نہیں چھوڑا تھا اس یڑھانا ہو یا پھر شوینگ کرنا ہو۔



## ٹشن عاشقی سمعید حوسین فاطمہ

اس کا سب کچھ وہی کرتا تھا اس کو کیا پسند ہے کیا نہیں وہ اچھی طرح سے جانتا تھا۔

اس کے لئے سب کچھ خود لیتا تھا پر پھر بھی کھینچا کھنچا سا اس سے رہتا تھا۔

ہر وہ کام کرتا جس سے ماہین اس سے بدگمان ہو جاتی تھی۔۔

جیسے ہی امان نے سب کو جانے کا بولا تو اجازت ملتے ہی سب جانے کو دوڑے تم کدھر؟؟

اس سے پہلے ماہین جاتی امان نے اسے روکا۔

جی وہ اپنے تو بولا چلے جاؤ۔۔۔

تم کو نہیں کہا تم جاؤ میرے لیے ایک سٹرنگ سی چائے بنا کر آؤ کب سے انتظار کر رہا ہوں۔۔

امان نے ماہین پہ بہت سختی کی تھی نا کبھی ڈانچسٹ پرھنے دیے نامووی دیکھنے دیتا اور گھرداری بھی خوب سیکھائی۔

ماہین کام تو کم کرتی تھی۔ پر چھٹی والے دن ماہین کی شامت ہوتی۔

کیوں کے یہ امان کا آڈر تھا کہ اتوار کو لنچ ماہین بنائے گی۔

بہت کم وقت میں ماہین سب سیکھ گئی تھی سب بہت تعریف کرتے تھے سوائے امان کے۔

ماہین کو شروع میں تنگی ہوئی تھی پر کوکنگ اس کی ہو بی بن گیا۔

اس وجہ سے وہ کوکنگ کا کام خوشی سے کرتی تھی۔

READERS CHOICE



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ماہی۔ تو پوری کچن کی ذمہ داری اٹھانے کو تیار تھی پر اس سے اس کی پڑھائی کو نقصان ہوتا تب ہی بس اتوار کے دن اور آگے پیچھے جب امان کا۔ دل۔ کرے اس سے چائے بنواتا تھا۔

نورین بہت مانع کرتی بلکہ عائرہ اور نورین کرواتی ہی نہیں تھی پر امان نے ایسا نہیں کیا اس پر امان نے ماہین کو ناتو بہت اڈوانس آج کل کی لڑکیوں کی طرح بنایا تھا نا ہی کام چور۔ جس سے لڑکیاں بگڑ جاتی ہیں۔

جھوٹ چغل خوری فتنے بازی یہ سب ماہین کو نہیں آتا تھا۔ وہ ایک صاف شفاف کورے کاغذ کی طرح تھی اور امان اس پر کسی قسم کا داغ نہیں پڑنے دیتا چاہتا تھا۔ اس لیے وہ وہ کام کرتا جو اس بہتر لگتا۔

س کے لیے لوگوں کی باتوں کی پروا نہیں تھی ماہین سے دوری امان کے لیے کتنی جان لیوا تھی یہ تو صرف امان اور دادو جانتی تھیں پر اسکی پاٹرن نے اعتبار کی ڈور تب دی جب وہ اس الفاظ سے ناواقف تھا۔ تو کیسے وہ اس اعتبار کو ٹوٹنے دیتا۔

کچھ لوگوں کو امان کی بہت سی باتیں ناگوار گزرتی تھیں جس میں اس کے اپنے ماں باپ تھے۔ پر امان کے آگے کبھی اس کے باپ کی نہیں چلی تو اور کس کی۔ کیا سنتا۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اور یہ سب داد و کی کرم نوازی تھی جس کے آگے سب چپ ہو جاتے تھے۔

واصف شاہ کو اس کی ان حرکتوں سے بہت تاؤ آتا تھا

پر اپنی ماں کے آگے سوال جواب کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔

اور اکبر نے بھی منع کر دیا تھا کہ ماہین اور امان کے معاملے میں کوئی نابولے۔

جب وہ اس کی امانت ہے تو وہ زیادہ بہتر جانتا ہے اسے کس رنگ میں ڈھالنا ہے۔

ان کو اپنے بھتیجے پر پورا یقین اور بھروسہ تھا اس لیے اپنے بھائی کو بھی وہ ٹھنڈا کرتے تھے نہیں تو باپ بیٹے میں جنگ کی دیوار آجاتی جو اکبر شاہ کو منظور نہیں تھی۔

اور ویسے بھی ان کو اپنی مرحومہ بیوی کی پسند پر پورا یقین تھا کہ وہ کچھ سوچ کر اپنی چند منٹ کی بیٹی کو اگر اپنے چہیتے کے نام کیا تھا تو کچھ سوچ کر ہی کیا ہو گا اس لیے اس بیٹی کی ہر پریشانی اور زمرے داری سے بے فکر تھے۔

اگر آپ کو چائے پینے تھی تو باڑی ماما عازہ آپ سے بول دیتے میں ابھی تھک کر آئی ہوں۔

ویسے بھی آپ کو میرے ہاتھ کی چائے نہیں پسند ہر وقت تو نقص نکالتے رہتے ہیں۔

ماہین فی منہ بنا کہہا۔

امان اس کے منہ بنانے سے مسکرا دیا پر جلدی ہی اپنی مسکراہٹ چھو پادی اگر کوئی اس کی مسکراہٹ دیکھ لیتا تو اسی میں گم ہو جاتا۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

بہت کم لوگ نے اس کی یہ جان لیوا مسکراہٹ دیکھی ہے۔

بڑا اچھا بہانا ہے کام۔ نا کرنے کا پر تمہارے بہانے میرے آگے نہیں چلیں گے اور کون سے ہل چلا کے آئی ہو جو تھک گئی ہو۔

ماہین کا دل کر رہا تھا کھری کھری اسے سنا دے پر جلاد کے آگے بولنا اپنی شامت کو دعوت دینے کے برابر ہے۔ اس لیے خاموش ہو گئی۔

اب یہاں خاموش کھڑی رہو گی یا چائے بنانے جاؤ گی۔

جار ہی ہوں یہ گاؤں تو اتار لوں ماہین جو حجاب کرتی تھی جیسے ہی یونی سے آئی بس چہرے سے نقاب ہٹایا تھا باقی کا ویسے ہی پہنا تھا۔

جلدی سے سارا کچھ اتار کر وہیں صوفے پر رکھتی سر پہ سلیقہ سے ڈوپٹا کیئے کچن کی طرف چل دی۔

امان جو اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا پانچ فٹ دوا پانچ کا قد میدہ جیسارنگ لمبے سیاہ بال جو چوٹیاں میں قد تھے نازک سی کمر سنہری شہد رنگ آنکھ جس میں تھکاوٹ نیند کی سوری تھی۔

چھوٹی سی ناک جس پہ غصہ نوز پن پہنے امان شاہ کے دل کو دھڑکانے کے لیے کافی تھی۔

ماہین تو کب کی چلی گئی امان اب بھی اس کے مرمریں وجود میں کھوسا گیا تھا۔

امان کا دل چاہا آگے بڑکرا سے اپنے سینے میں کہیں چھپا لے جانے کیسا سحر تھا جس میں امان شاہ دنیا سے غافل ہو چکا تھا۔



ایک دم سے امان کو سگریٹ کی طلب ہوئے اور ہوش میں آتے ہی فوراً اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔  
اسلام علیکم ماہین نے جیسے ہی کچن میں قدم رکھا نورین اور عائرہ کو زوبیدہ خاتون کے ساتھ دوپہر کے لچ کی تیاری کرتے پایا۔

اندر آتے ہی سب سے پہلے سلام کیا۔

وعلیکم اسلام میرا بچا آگیا نورین نے آگے بڑھ کر پیار دیا۔

جی بڑی ماما۔

کیا ہوا کچھ چاہیے تھا؟

میری بچی کو۔

جی بڑی ماما وہ پتیلی دیکھ رہی تھی چائے بنانی ہے ماہین نے نظر کچن میں گھماتے کہا۔

اور اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی وہ شلف پہ ہی مل گئی۔

آگے بڑھ کے پتیلی اٹھائی اس کچن کے سنک سے کھنگال کر فرج سے دودھ لیا اور چائے چڑھا دی۔

امان بھائی کے لیے چائے بنا رہی ہو عائرہ نے پوچھا۔

جی آپو ایک ہی تو میری جان کا دشمن ہے۔

ماہین نے منہ بگاڑتے کہا۔

READERS CHOICE



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

یہ لڑکا بھی نہ ابھی تھکی آئی ہے بچی یہ نہیں کے آرام کرنے دے سیدھا کچن میں بھیج دیا چائے پینی تھی تو مجھ بول دیتا ابھی پوچھا بھی تھا مجھے تو صاف انکار کر دیا۔

جیسے ہی امان کو رٹ سے آیا نورین نے چائے کا پوچھا جس سے امان نے صاف انکار کر دیا اب ماہین سے فرمائش وہ بھی تب جب وہ خدیونی سے تھک کر آئی ہے نورین کو ناگور گزری۔  
لاؤ مجھے دو میں بنا دوں گی تم آرام کرو۔

نہیں بڑی ماما آپ جانتی ہیں امان صرف میرے ہاتھوں کی چائے پیتے ہیں آپ بنا کر بھی دیں گی تو نہیں پیئیں گے اور میرے لیے بھی نی سزا تیار ہو جائے گی دو منٹ لگتے ہے آپ ٹینشن نالیں۔

میں ٹھیک ہوں ماہین نے دودھ ڈالتے کہا نورین کو اپنی بھتیجی پہ بہت پیار آیا جو کہ ناصر ف بہت سچی تھی بلکہ بہترین دوست جیسی دیورانی کی بیٹی جس کی آنکھ بھی بلک ماں پہ گئی تھی۔

نورین کو اعتراض صرف اس بات پہ تھا کہ ماہین کی بھی اپنی زندگی ہے وہ بڑے ہو کے اپنے ماں باپ سے بدگمان ناہو اس لیے نہیں چاہتی تھی جلدی اس کا رشتا جوڑ جائے نی تو ان کو ماہین سب بچوں سے زیادہ عزیز تھی پر جو مالک کی مرضی اور اس میں ان کی اپنی بہن جیسی دیورانی کی دلی تمنا تھی۔

تو وہ کیسے انکار کرتی۔  
READERS CHOICE

عائزہ نے ماں کو آنکھوں سے تسلی دی تو وہ چپ ہو گئی۔

یہ لو آپو چائے بن گئی آپ دے آئیں اپنے بھائی کو ماہین نے کہا۔



تم نے جب بنالی ہے تو دے بھی آؤ جا تو اسی طرف رہی ہو۔

نہیں آپ جانتی ہیں میں نہیں جاتی ان کے روم میں پلرز

آپ دے آئیں جب سے امان نے اسے اپنے کمرے سے نکالا تھا تب سے ماہین نے اس کے کمرے میں جانا چھوڑ دیا  
اگر امان کو اس سے جو بھی کام ہوتا وہ اس کے کمرے یاد دے کے کمرے میں ملتی وہی کہتا۔

ایک دو بار اس نے بلایا بھی پر ماہین نہیں گئی تب سے امان نے اس اپنے کمرے میں بلانا چھوڑ دیا پر وہ انتظار ضرور کرتا  
کے کبھی تو وہ یہاں آئے گی عازہ نے بھی زیادہ بحث کیے بنالے گئی جانتی تھی کبھی نہیں مانے گی اور خود ماہین اپنے  
کمرے میں چل دی۔۔۔ بد گمان ہو جائے پر اس جانے کیوں برداشت نہیں۔

عازہ نے امان کے روم کا دور بجایا تو امان کی آواز آئی کم ان۔۔۔۔۔

عازہ آرام سے دروازہ کھول کے اندر آئی تو سگریٹ کے دھوئیں سے اس کو کھانسی لگ گئی۔۔۔۔۔

امان نے عازہ کو چائے لاتے اور کھانستے دیکھا تو سگریٹ بھجادی عازہ نے چائے ٹیبل پر رکھ کر ونڈو کھول دی

-----

کیا بھائی آپ کا دم نہیں گھٹتا اتنی سموکنگ کر کے دیکھیں تو سہی پورا روم دھوئیں سے بھرا پڑا ہے اور آپ کی صحت  
کے لیے بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

آپ کی چائے لائی تھی۔۔۔۔۔



تم نے بنائی؟؟؟؟

آپ کو لگتا ہے جیسے آپ نے آرڈر دیا تھا اس نے ہمیں ہاتھ لگانے دینا تھا۔۔۔۔۔

عائزہ نے مسکرا کر کہا تو امان بھی ہنس دیا عائزہ نے اپنے بھائی کی مسکراہٹ دیکھ کر دل میں ماشاء اللہ کہا۔۔۔۔۔

اللہ نظرے بد سے بچائے میرے بھائی کی مسکراہٹ صدایو نہیں سلامت رہے۔۔۔۔۔

عائزہ نے دل میں دعا کی اور اپنے بھائی کی نظر اتاری۔۔۔۔

خود کیوں دینے نہیں آئی امان نے کہا آپ جانتے ہیں پہلے کبھی وہ آئی ہے جواب آئے گی۔۔۔۔۔

عائزہ کی بات سن کر امان ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گیا اور آگے بڑھ کر چائے اٹھائی ویسے حد کرتے ہیں آپ ابھی تھکی ہوئی آئی ہے آتے ہی کام پر لگا دیا می بھی ناراض ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی مجھ سے راضی کب ہوتے ہیں جواب ہونگے ہونے دو ناراض بھائی شرم کر لے ماں باپ ہے ہمارے ایسے کون کہتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا اب تم میری بھی اماں نہ بنو جاؤ مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔۔۔

عائزہ سر ہلا کر چلی گئی کہ اس کا کچھ نہیں ہو سکتا اور امان چائے کی طرف متوجہ ہوا چائے پی کر۔۔۔۔۔ امان نے اپنے کمرے کا ڈور لوک کیا پھر کھڑکی بند کر کے ماہین کے روم میں گیا۔۔۔۔۔

امان اور ماہین کا روم ایک ساتھ تھا امان کے کمرے میں ایک ڈور



## لٹسن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

تھا جو ماہی کے کمرے کا تھا جسے امان نے خاص کر بنوایا تھا پر ماہی کبھی وہاں سے اس کمرے میں نہیں آئی پر امان کا جب دل چاہتا اپنی آنکھوں کی پیاس بجھانے آجاتا ویسے تو سارا دن اس کی آنکھوں کے سامنے رہتی اور امان جان بوجھ کر اسے تنگ کرتا رہتا کبھی یہ دو کبھی وہ دو جا کے پڑھائی کرو۔۔۔۔۔

مجھ اپنا کام دیکھاؤ پر فرست سے جب دیکھنا ہو تو وہ یہی طریقہ اپناتا تھا۔۔۔۔۔

اب بھی ماہی کے کمرے میں جیسے گیا اس کی سوچ کے مطابق ماہی اوندھے منہ لیٹی بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔۔۔  
پاؤں میں جوتی بھی ویسے لٹک رہی تھی۔۔۔۔۔

اے سی کی فل کو لنگ کیے دونوں ہاتھ سینے سے جوڑے دنیا سے غافل نیند کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔  
گاؤن بکس جگہ جگہ پھیلا ہوا تھا ویسے تو ماہی بھی صفائی پسند تھی بہت خیال رکھتی تھی اپنے کمرے کا پر جب تھکاوٹ سے حال بے حال ہوتا تب اسے صفائی کا بھی ہوش نارہتا بس نیند نیند نیند۔۔۔۔۔  
امان سر ہلاتا اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔

او فو میرا چوزہ بچہ کب بڑا ہو گا امان نے ماہی کے شوز اتارے ماہی کو سیدھے لیٹا کر اس کے سر کے نیچے تکیہ رکھا اس پر کمبل ڈالا جو اے سی کی کو لنگ سے سمٹی پڑی تھی۔۔۔۔۔

ویسے تو ماہی کو اے سی کی فل سپیڈ پسند تھی اس لیے آتے ہی اے سی او ن کر کے فل کر دیا پر نازک جان کو سردی بھی جلدی لگتی تھی امان نے نفی میں سر ہلاتے اے سی کی کو لنگ کم کی۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ماہین تو نیند کی وادی میں ایسے گم تھی اسے احساس بھی نہیں ہوا کوئی اس کے بے حد قریب ہے نہ تو وہ مان کے لمس سے اٹھی نا اس کے ہلانے سے امان نے بھی بہت احتیاط کے ساتھ اسے ڈسٹرب کیا بنا۔۔۔۔۔

اسے بھی ان چیزوں سے آزاد کیا جو اس کی نیند کی بے سکونی کی وجہ بن سکتی تھیں۔۔۔۔۔

پر ماہین تو گدھے گھوڑے بچ کر نیند میں گم تھی امان اس کا روم سمیٹ کر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی ہل چلا کے آئی ہے میری پر نسیس یہ کہتے ساتھ امان کے چہرے پر جو مسکراہٹ تھی اگر کوئی دیکھ لیتا تو اس کی مسکان میں ہی کھو جاتا۔۔۔۔۔

امان نے ماہین کا ہاتھ تھاما اور اپنے دل کے مقام پر رکھا میری جان اور کتنا اپنے مان کو تڑپانا ہے لوٹ آؤ نا اگر آج میری پار ٹنر ہوتی تو بتاتی تم مجھ کو کتنا ستاتی ہو تم ان کے پار ٹنر کو دیکھ رہی ہے نا۔۔۔۔۔

چچی پار ٹنر اور کتنا میں اسے بچو کی طرح پالوں اب تو بس کر دے۔۔۔۔۔

کیا مجھے ضرورت نہیں کے کوئی مجھے بھی پیار کرے کوئی میری تھکن بھی اتارے امان حمنہ کو خیالوں میں یاد کرتے اس سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

مان کی جان تمہیں کیا لگتا ہے خود سے دور کر کے میں خوش ہو یہ تو میں ہی جانتا ہوں ہجر کا سفر کسے کٹا ہے اور نا جانے کتنا کاٹنا ہے۔۔۔۔۔

وہ بھی تب جب پیدا ہوتے ہی جوانی کی دہلیز تک میری آنکھوں کے سامنے میرے بہت پاس ہو کر بھی بہت دور ہو اب تک تمہارا یہ مان کیسے جی رہا ہے تم کیا جانو کتنے کرب سے گزرا ہو۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی

میں اب تو بس ہو گئی مجھے بھی سکون چاہیے جو صرف تم سے مل سکتا ہے پر نا جانے یہ فاصلے کب ختم ہوں گے امان کا دل  
چاہا آگے بڑکرا اسے محسوس کرے اسے چھوئے تو کافی ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ دادو نے امان پہ بھی کڑھے  
پہرے ڈالے تھے جب سے ان کو ماہی نے بتایا تھا اسے امان کے لمس کے بنانیند نہیں آتی اور امان کی عاشقی جو وہ  
شروع سے دیکھتی آرہی تھی چاہے امان نے ان کے ایک بار کہنے سے ماہین ان کو لوٹادی تھی پروہ اس کے بنا کسے رہ پتا  
جسے شروع سے ہی اپنی آغوش میں سلانے کی عادت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور عادت بہت جان لیوا ہوتی ہے جو کبھی نہیں جھوٹی پردوری اس میں آتش ضروری لاتی جب سب سو جاتے ہیں گھنٹا مان داد کے کمرے کے باہر بیٹھا رہتا جب اسے یقین ہو جاتا داد و ماہی سو گئی ہے تب ان کے کمرے میں جا کے گھنٹوں کے بل بیٹھ کر ماہی کو جی بھر کے دیکھتا اس کے ایک ایک نکوش کو حفظ کرتا اس کے ماتھے پہ گھنٹا اپنے ہونٹ رکھ کر بھول جاتا اس سے معافیاں مانگتا کہ ناچاہتے ہوئے بھی اسے یہ دوری کرنی پڑی۔۔۔۔۔

کیونکہ کی امان اپنی داد و کماں کبھی کسی صورت نہیں توڑ سکتا تھا نا اپنی کسی زمرے داری میں کوئی آنچ آنے دے سکتا تھا جو اس کی پارٹنر اس دے گئے تھی۔۔۔۔۔

دادو سے یہ سب چھپا نہیں تھا اپنے پوتے کی یہ حالت دیکھ کر ان کا بھی دل کٹ جاتا پروہ ایک سمجھدار عورت تھی  
یہاں ان کو کمزور نہیں پڑنا تھا نا ہی پوتے کو کمزور کرنا تھا اس لیے ناچاہتے ہوئے بھی اسے سینے سے لگانے کے بجائے  
بات کرنا بہتر سمجھا۔۔۔۔۔



اگلے دن ہی انہوں نے مان کو سختی سے منع کر دیا یوں چوروں کی طرح کمرے میں آکر خود کو ہلکان کر کے بیمار کرنے سے بہتر ہے اپنا اور ماہی کا مستقبل بنائے جب دوری ڈال لی ہے تو برداشت کر کے اپنی دادی کا مان رکھا ہے تو خود ہے پہرے بھی بیٹھا کر ان پر بھروسہ کرے اس کی امانت اسے ضرور ملے گی پر جتنا ہو سکے اس سے دوری بنائی رکھے یا تو ان پر اعتبار نہ کرے اگر کرتا ہے تو اسے ہر وہ کام کرنا پڑے گا جو اسے ازیت دے۔۔۔۔۔

اور امان اس دن بھی ٹوٹ کر بکھر گیا پر اپنی دادو کا بھروسہ نہیں توڑا آج شاید اس کی پارٹنر بھی ہوتی تو یہی کرتی کیونکہ اس میں دونوں کی بھلائی تھی تب سے امان نے اس سے پوری طرح دوری بنائے رکھی پاس ہو کر بھی اسے چھو ناپایا۔۔۔۔۔

امان ماہی کے لیے یہ بہت سخت وقت تھا مشکل ہوئی دونوں کو پر سنبھل گئے پر آج بھی دونوں کو ایک دو بے کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔

ماہی نے کبھی سامنے سے گلے شکوے نہیں کیے اس نے اس سے دوری کیوں بنالی وہ کیوں بدل گیا بس اسے اس بات ہے چپ سی لگ گئی۔۔۔۔۔

ماہین کی طبیعت میں چڑچڑاپن آگیا جو صرف امان اور دادو سے تھا باقی سب کے ساتھ نارمل رہتی امان سے تو کھینچی کھینچی رہتی پر دادو سے چھوٹے موٹے شکوے صبح شام جاری رہتے۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حورین فاطمہ

جو وہ کسی خطے میں نالیتی تھی ماہین کو نہیں معلوم تھا اس کے اپنے امان کے رشتے کا بس اتنا پتا تھا امان شروع سے ماہی کا پارٹنر اور بیسٹ فرینڈ تھا امان نہیں چاہتا تھا اسے کچھ بتایا جائے وقت آنے پر وہ سب اسے بتا دے گے پر ابھی نہیں۔۔۔۔۔

امان نے سوچوں سے نکل کر ماہی کی طرف دیکھا میری جان تمہاری دوری،، بد گمانی میری جان نکالتی ہیں۔۔۔۔۔

تم میری چلتی پھرتی سانس ہو کیا کوئی اپنی سانسوں سے جدا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

میرے تن سے مہکتی تیری ہے خوشبو۔۔۔۔۔ اسے اپنی سانسوں سے ہٹاؤں کیسے تیرے عشق کا سجدہ کیا ہے۔۔۔۔۔

میں نے تیری صورت سے نظریں ہٹاؤں کیسے ..

:سمیعہ۔۔

امان نے ماہی کو دیکھتے شعر کہا پر سونے والی دنیا جہاں سے غافل نیند کی وادی میں گم تھی۔۔۔۔۔

امان نے ماہی کا ہاتھ اپنے دل کے مقام سے ہٹا کر اپنی آنکھوں پر رکھ کے کچھ دیر خود کو سکون پہنچایا اور ایک نظر ماہی کو دیکھ کر جس راستے سے آیا تھا وہاں سے چلا گیا بہت سے ارمان دل میں دبائے۔۔۔۔۔

اگلے دن امان کسی کام کے سلسلے میں کسی کلائنٹ سے ملنے باہر گیا تھا یہ شام پانچ بجے کا وقت تھا جب ماہی داد کو بتاتا کر ٹیرس پر گئی تھی۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

دادو میں ہوا کھانے اوپر جارہی ہوا بھی آجاؤ گی ماہین تجھے کتنی بار مان نے سمجھایا ہے اکیلے چھت پر ناجایا کر اب تو شام ہونے والی ہے اس ٹائم تو بالکل نہیں۔۔۔۔۔

دادو جانی ابھی شام ہونے میں ٹائم ہے ابھی تو پورے پانچ بھی نہیں بجے اور امان تو نہیں ہے نا ان کے آنے سے پہلے میں آجاؤں گی یہ کہتی ان کی اگلی بات سنے بغیر ہی ہاتھوں میں کچھ لیے بھاگ گئی اور اوپر چھت پر آکر پلنگ جو پہلے سے رکھا تھا اس پر لیٹ کر ناول پڑھنے لگی۔۔۔۔۔

یہ ناول ارتج شاہ کا روح یارم تھا جو وہ آج اپنی دوست سے لے کر آئی تھی اور امان سے چھپا کر رکھا تھا۔۔۔۔۔ جب وہ سو کر اٹھی اسے یہ ہی لگا عازہ نے اس کا کمر اسمیٹا ہو گا کیونکہ کے امان کے بعد وہی اس کی چیزوں کا خیال رکھتی تھی۔۔۔۔۔

آپوز دا بسٹ عازہ کو خیالوں میں سوچتے اسے دادو کے کرفریش ہونے چلدی کھانا کھا کر کچھ دیر دادو کے پاس بیٹھی رہی جب ماہین کو پتا چلا امان گھر پر نہیں ہے تو جلدی سے اپنے کمرے میں جا کر ناول بکس لائی اور دادو کو بتا کر ان کی الماری سے تین چار چاکلیٹس نکالی جو اس کے لیے امان بچپن سے لاتا تھا۔۔۔۔۔

جب دور ہوئے تو دادو کو دے دیتا کہ وہ خود اس دے دے ماہین نے بھی کبھی نہیں پوچھا کہ کون لاتا ہے اسے صرف چاکلیٹ سے مطلب ہوتا کہنے لا کر دی کس سے دادو نے منگوائی اسے کچھ معلوم نہیں تھا۔۔۔۔۔

نا اس نے تمنار کھی دادو اس منع کرتی ایک سے زیادہ نالے پر ماہین ان سنا کرتی 4 سے 5 لے جاتی اس کا بس چلتا تو ایک ساتھ پورا ڈاڈا ڈاڈا لے پر دادو کی جھاڑ سے بس 4 سے 5 لیتی وہ بھی احسان کر کے دادو بس تھوڑی سی لی ہے۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ڈائجسٹ کھولنے سے پہلے ماہین نے آسمان کی طرف دیکھ کر دعا کی اللہ جی مجھے معلوم ہے جھوٹ بولنا بری بات ہے  
میں جھوٹ بھی نہیں بول رہی بس کچھ وقت کے لیے مان سے چھپا رہی ہو۔۔۔۔۔

جب پڑھ لو گی پھر بتا دو گی میں نے یہ پڑھا تھا تب تک مجھے معاف کر کے سڑیل سے بچا لینا پلیز اور مزے سے لیٹ کر ایک ہاتھ سے چاکلیٹ کھاتی اور دوسرے ہاتھ سے روح یارم ناول پڑھنے لگی۔۔۔۔۔

ابھی کچھ وقت گزرا ہو گا۔ ماہین نے چند لائنز پڑھی ہوں گی کے امان کے گاڑی کا ہارن بجا پر ماہی تک آواز نہیں گئی کیوں کے ٹیرس بہت بڑا تھا اور ماہین دور بیٹھی تھی اگر آواز سن لیتی تو اتنی بری نا پھنستی۔۔۔۔۔

امان جیسے ہی گھر آیا ماہین کو ہر جگہ دیکھا جہاں اسے معلوم تھا وہ اس ٹائم ملتی ہے پر وہ کہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

آخردادو کے کمرے میں چیک کیا جو تسبیح پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

السلام وعلیکم !

وعلیکم السلام !

آگیا میرا بچہ جی دادو۔۔ دادو ماہی نہیں دکھ رہی ہر وقت ماہی ماہی ماہی ہم تو جیسے کچھ لگتے ہی نہیں۔۔۔۔۔ دادو جانی

اس عمر میں جیلس پن اچھا نہیں۔۔۔

امان ان کے پاؤں کی طرف بیٹھ کر بولا ابے چل میں کیوں اپنی پوتی سے جلنے لگی امان ہنس دیا۔۔۔۔۔



لگ تو یہی رہا ہے ہاں تو جو ہر وقت ماہی ماہی کرے گا تو یہ تو بولوں گی نابتا ایک بار بھی تو اس کمرے میں خاص میرے لیے یا کچھ اور کام کے لیے آیا ہو بس جب ماہی کا پتا کرنا ہو تو میرا پوتا مجھ پر احسان کر کے میرے غریب خانے میں قدم رکھتا ہے نہیں تو مجھ بوڑھی کو کون پوچھے۔۔۔۔۔

دادو جان ایسے تو نابولے نا امان تو تڑپ ہی گیا ان کے میٹھے طنز سے اور ان کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔۔۔۔۔  
بس بس زیادہ مکھن نامار جا جا کے ہاتھ منہ دھو کر آرام کر تھک گیا ہو گا آپ اچھے سے جانتی ہیں میری تھکن آپ کی پوتی کو دیکھ کر اتر جاتی ہے اور نظر نا آئے تو میرا دماغ خراب ہوتا ہے اب آپ بتائیں گی کہا ہے محترمہ۔۔۔۔۔  
ہو گی یہ کہی عائرہ یا اربہ کے ساتھ اربہ گڑیا پڑھ رہی ہے اپنے کمرے میں ماما عائرہ کچن میں ہیں تو میں نے اسے ہر جگہ دیکھ لیا سوچا یہاں آپ کے پاس ہو گی پر یہاں بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

دادو مجھے دیکھے امان نے بات کر کے دادو کو دیکھا جو جان کے اپنا سارا دھیان تسبیح پر لگا رہی تھی امان سمجھ گیا کچھ چھپا رہی ہے اے لڑکے میرا باپ نابن پوتا ہے پوتا ہی رہے میں تیری ماہی کی گارڈ نہیں اس کے آگے پیچھے گھومو ہو گی گھر میں ہی اس نے کہا جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔

امان نے آنکھ چھوٹی کر کے دادو سے بولا کیا ماہی ٹریس پر ہے ایک دم سے امان کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اسے تو میں بتانا ہوں امان ابھی گئی ہے آجائے گی۔۔۔۔۔۔۔

READERS CHOICE



کملانا بن امان ان کی بات کو اگنور کر کے ٹیس پر بھاگا اوپر آ کے ماہین کو دیکھا جو پلنگ پر لیٹے پاؤ پر پاؤ رکھ کر ان کو جھولتے ایک ہاتھ سے چاکلیٹ کھانے میں دوسرے ہاتھ میں ناول لیے منگ تھی دنیا جہاں سے غافل ناول پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

ڈوبتا شانوں پر پھلائے امان کو غصہ دیلا گئی اسے ایسے دیکھ کر امان کے ماتھے پر بل پڑے اور منٹ سے پہلے ماہین کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس سے ناول چھین کر ہوا میں اچھالا اور ماہین کو ہاتھوں سے پکڑ کر جلدی سے کھڑا کیا۔۔۔۔۔

ماہین اس سب پر بوکھلا گئی اور جلدی سے کھڑی ہوئی امان نے غصے سے گھور کر جوتی پہننے کا اشارہ کیا جو جلدی میں پہن کر امان کو حیرانی سے دیکھا پر امان اسے ہاتھوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر نیچے لے جانے لگا کچھ سیڑھیاں پار کر کے دیوار کے ساتھ پن اپ کیا۔۔۔۔۔ اور اس کے قریب ہو کر دیوار پر دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر غصے سے گھورا۔۔۔۔۔

ماہین تو پہلے بھی بوکھلائی ہوئی تھی اس کے غصے سے مزید ڈر کر کانپنے لگ گئی۔۔۔۔۔ کتنی بار منع کیا ہے ٹیس پر اکیلے نہیں جانا تو کس سے پوچھ کر گئی تھی ہاں امان دھاڑا جس سے ماہین مزید دیوار سے لگ گئی اور یہ ڈوبٹا یہ گلے میں کیا کر رہا ہے اگر نہیں سنبھالا جاتا تو اتار پھینکو اسے گلے میں رسی کی طرح پہننے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔



امان شاہ ماہین کے بے حد قریب ہو چکا تھا اتنا کہ دونوں ایک دوسرے کی دھڑکنیں آسانی سے سن سکتے تھے۔۔۔۔۔

ماہین تو امان کو حیران ڈر سے یک ٹک بنپلکے جھپکے دیکھ رہی تھی چھ فٹ دوانچ لمبا قد کھڑی مغرور و ناک بھرے بھرے سرخ ہونٹ جو سگریٹ سے سیاہ ہوئے تھے گھنی مونچھیں ہلکی ہلکی برڈ سیاہ بال جو ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے گہری سمندر جیسی نیلی آنکھیں جن میں دنیا جہاں کا غصہ سموئے ماہین کو گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

ماہی کو خود کا جائزہ لیتے دیکھ کر سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا اور مسکراتے اسے فرصت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ماہی جو اسے اتنے غور سے دیکھ رہی تھی اس کی مسکان میں تو کھوسی گئی امان نے اس کے کان پر جھک کر کہا کیا بہت خوبصورت لگا رہا ہوں آج جو پلکے ہی نہیں جھپک رہی اس کے اس طرح اور پاس آنے سے اور کان پر امان کی سانسوں سے کسمائی۔۔۔۔۔ مہ می میرا دم کھ کھٹ رہا ہے پپ پلینز دورہ ہو کے بابا بات ک ک کریں۔۔۔۔۔

ماہین نے ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں امان سے دور ہونے کی بات کی کیوں کہ امان سے مہنگے پرفیوم اور سگریٹ کی سمیل سے اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر امان کو اپنی پوزیشن کا خیال آیا اور ماہین سے دور چند قدم کے فاصلے پر ہوا امان کے دور ہوتے ہی ماہین نے گہرا سانس لیا اور امان کو غصے سے گھور کر بولی کیا میں آپ کو کوئی پرانی دیوار نظر آتی ہو جو مکڑی کے جالے کی طرح چیمٹ گئے تھے۔۔۔۔۔




لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

دور ہو کر بھی بات ہو سکتی تھیں نا اور یہ سگریٹ کی جگہ منہ میں آگ کا گولار کھا ہے کیا جو اتنی گرم سانسیں تھیں  
ہائے اللہ جی اگر کچھ دیر اور ایسے رہتے تو میں نے مر جانا تھا۔۔۔۔۔

ہائے میرے چکس جل گئے ماہین نے اپنے کان اور گالوں پر ہاتھ رکھ کر دھائی دی امان جو ماہین کی پہلی باتوں پر مسکرا رہا تھا اس کی اگلی بات پر پھر سے آگ بگولہ ہوتے ہوئے دھاڑا بند کر واپسی کو اس دو بار ایسا الفاظ منہ سے نکالا تو حلق سے زبان کھینچ لوگا۔۔۔

ماہین اس کی دھاڑ اور دھمکی پر سہم کر اسے دیکھنے لگی امان ماہین کو سہمتے دیکھ کر خود کو نارمل کیا بتاؤ مجھے تمہیں کس نے ناول دیا۔۔۔۔۔

اس بار امان کے لہجے میں نرم پن کی جگہ آنکھوں میں غصہ تھا وہ میری دوست تیا ہے نا اس سے لے کر آئیں ہوں  
آپ اسے جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔م میں آپ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتی تھی پر آپ ناول نہیں پڑھنے دیتے اس  
لیے چھپا کر لائی تھی۔۔۔۔

A decorative floral background graphic featuring stylized flowers in shades of pink, purple, yellow, and blue, centered behind the bottom section of the page.

سوچا پڑھ کر آپ کو بتانا دو گی نظرے نیچی کیسے امان کو بتاتا رہی تھی وہ کب سے اس ناول کی بات سنی سب کہ رہے تھے بہت رومینٹک ہے تو مجھے بھی پڑھنے کا تجسس ہوا اس لیے لائی ہو۔۔۔۔۔

ابھی کچھ ہی لائنز پڑھی تھی آپ نے چھین لیا نظرے نیچی کیسے امان سے اس کی شکایت لگا رہی تھی امان تو اس کی بات سن کر حیران رہ گیا۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

و پس ماہین کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر بولا بڑا شوک ہے رو منس کے بارے میں جاننے کا ماہین نے ہاں میں سر ہلایا  
میں بتاؤں تم کو رو منس کسے کہتے ہے ماہین نے حیرانی سے امان کو دیکھا اور بولی آپ کو پتا ہے رو منس کسے کہتے ہے ہاں  
مجھے بہت پتا ہے کیا آپ بھی ناول پڑھتے ہے۔۔۔۔۔

-- ماہین نے سوال کیا مجھے ایسی کوئی بیماری نہیں میں خود رو منس کا باپ ہوں۔۔۔۔۔

ہیں وہ کیسے ماہین تو حیرانی سے امان کو دیکھنے لگی ابھی تم بچی ہو وقت آنے پر سب بتاؤں گا۔۔۔۔۔  
ماہین کا گال تھپتھا پا کر دور ہوا پر ابھی کیوں نہیں بتا سکتے ابھی کیا وقت ہے اور رو منس بتانے کا بھی وقت ہوتا ہے  
کیا۔۔۔۔۔

ماہین امان کے ہاتھ پکڑ کر ٹائم دیکھتی سوال کرنے لگی۔۔۔۔۔

امان کو اس کا ملائم کو مل ہاتھ سکون دے رہا تھا پر اس کی باتیں اسے طیش دیلار ہی تھی۔۔۔۔۔

جتنا وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا ماہین اتنا اس کا امتحان لینے پر تلی تھی بولے نا امان۔۔۔۔۔

ماہین کے چھیڑنے پر ہوش میں آتے غصے سے اس کی گردن کو پکڑے اس سے مخاطب ہوا اگر تم میرے ہاتھوں

سے ضائع نہیں ہونا چاہتی تو اپنی بکواس اور منہ بند کرو۔۔۔۔۔

خبردار جو کسی سے ایسا سوال کیا تو امان کے سختی سے پکڑنے پر ماہین کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور پھٹی پھٹی

آنکھوں سے امان کو دیکھا امان تو ماہین کے آنسو دیکھ کر پگھل گیا اور ہاتھ پیچھے کیئے امان کے ہاتھ ہٹاتے ہی ماہین کھانسنے  
لگی۔۔۔۔۔



امان ماہین سے مخاطب ہو کر اس کی پشت سہلانے لگا سوری میری جان۔۔۔۔۔ زیادہ سختی سے پکڑا۔۔۔۔۔ آپ بھی تو مجھ غصہ دلار ہی تھی نا ایسی باتیں نہیں کرنا میری پر نسیس ابھی آپ کو ان باتوں کے معنی نہیں معلوم بری بات ہوتی ہے نا۔۔۔۔۔

ماہین تو اتنے سال بعد امان کا نرم رویہ دیکھ کر اس میں کھو گئی۔۔۔۔۔

یہ لمس یہ حصار نیا تو نہیں تھا اس نرم گرم لمس اس باہوں کے حصار میں اپنا بچپن گزرا تھا۔۔۔۔۔

جانے آج کس کس بات کا رونا تھا جانے کون کون سا درد کا رونا تھا

جس لمس کو محسوس کیے بنا ماہین کو نیند نہیں آتی تھی جس لمس کے لیے دن رات وہ تڑپی تھی آج بار بار قریب آنا پھر اسے وہی نرم رویہ جس کو سننے کے لیے ماہین کے کان ترس گئے ماہین کا دل کیا وقت یہی تھم جائے اسے لگا جیسے وہ خواب دیکھ رہی ہو جب آنکھ کھلے تو سب غائب ہو جائے گا۔۔۔۔۔

ماہین یک ٹک امان کو دیکھے جارہی تھی جیسے جاننے کی کوشش کر رہی ہو کیا یہ خواب ہے یا فریب۔۔۔۔۔

امان تو ماہین کے سسرے نین کٹورے میں پانی کی بوندوں کو دیکھ کر تڑپ گیا تھا اسے اپنے ساتھ لگائے نیچے آیا

۔۔۔۔۔

جہاں سارا ہال خالی تھا اور ماہین کو لیے کر اس کے کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔ اور اس کسی متاع جان کی

طرح اسے بیڈ پر لیٹا کر اس کے آنسو پونچھے۔۔۔۔۔



طشن عاشقی

اریبہ جو چائے بنا کے کپ میں ڈال رہی تھی اور ساتھ گنگنانے میں اتنی منگ تھی کہ

اسے حسیب کے آنے کا پتا بھی نہیں چلا حسیب جو اپنے دوستوں کے ساتھ جو میچ کھیلنے صبح کا باہر گیا تھا اب بارہ بجے گھر لوٹا اور سب لیڈرز کو سینڈ ویج چائے سے لطف اندوز ہوتے دیکھ کر سمجھ گیا۔۔۔۔۔

کس نے بنائے ہیں اپنا سامان لاؤنج میں چھوڑ کر دبے پاؤں کچن میں آیا تواریہ کو کپ میں چائے ڈالتے اور گنگنائے دیکھ کر چپکے سے اس کے سینڈویچ اٹھا کے کھا لیے۔۔۔۔۔

جب اربہ پلٹی تو حیران رہ گئی اور چشمے کے پیچھے سے وہ حبیب کو حیرانگی سے دیکھ کر چلائی۔۔۔۔۔

حسبہ مبسبب ت تم نے تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔۔ میرے سینڈوچ کھانے کی آرام سے بہرا نہیں ہوں  
میں آہستہ بولو گی تو بھی سن لوں گا اور رہی بات سینڈوچ کھانے کی تو بھلائی کا زمانہ بھی نہیں ہے ایک تو تمہارے پیٹ  
کو تشدد سے بچایا۔۔۔۔۔

قسم سے اری اتنے بکواس تھے کہ اب میرے بیٹ میں گوڑ موڑ ہو رہی ہے حبیب نے تھوڑی پرانگی رکھ کر

آنکھوں میں شرارت لیے کہا اور اریبہ کے حالت ایسے تھی جیسے ابھی اس کا خون کر دے گی۔۔۔۔۔

اور کیا بے سراسونگ گارہی تھی اپنی پھٹے ڈھول جیسی آواز کے ساتھ کیا کہ رہی تھی۔۔۔۔

READERS CHOICE girls are best

ہوں شکل دیکھی ہے اپنی چوڑی جیسی منہ والی اربہ کا تو پہلے صدمے سے برا حال تھا اب تو اس کا خون کھول گیا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

تم رکوز رایہ کہتے اربیہ نے بیلن چمٹا اٹھالیا اور حبیب کو مارنے اس کی طرف بڑھی ہی تھی کے حبیب اس کے ارادے جان کر باہر کودوڑا اور اس مزید چڑانے کے لیے اپنی خوبصورت آواز میں گنگنانے لگا۔۔۔۔۔

tiri rapap tiri rapap tiri rapap re

اور ساتھ اوچھل کود جاری تھا۔۔۔۔۔

اربیہ اس کے پیچھے اور حبیب صاحب آگے آگے لاؤنج میں پہنچے جہاں سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔ ان دونوں کی آواز سن کے دیکھا تو دادو بولی کیا کر رہے ہو کیوں سکون نہیں ہے تم دونوں کو حبیب بولا دادو جانی اس مانوبلی کو میری مانو تو پاگل خانے چھوڑ آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں تو ان قریب شاہ مشن پاگل خانہ بن جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حبیب نے اسے مزید چڑایا۔۔۔۔۔ تم تم پاگل جنگلی سانڈھ تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں یہ کہتے اربیہ حبیب کو مارنے لپکی جو دادو کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بوکھڑچور لڑکیوں کی طرح چھپ کیوں رہے ہو دادو کے پیچھے زار اسامنے آؤنا تمہارا تھو بڑے کا نقشہ نہ بگاڑا تو کہنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اربیہ نے غصے میں چلا کر کہا آرام سے لڑکی اتنا چیخ کیورہی ہے اور تمیز سے بات کر بڑا ہے تیرے سے دادو نے اربیہ کو غصے میں کہا جس کی شکل رونے جیسی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دادو آپ مجھے ڈانٹ رہی ہے اسے کچھ نہیں کہتی اس نے میرے ساتھ کیا کیا کیوں بھائی نلاق کیا کیا دادو نے کان پکڑ کر سوال کیا آدادو کان تو چھوڑ دو یہ جتنی معصوم بن رہی ہے اتنی ہے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

دادو نے کان چھوڑ کر دونوں کو گھورا کیوں ہر وقت بچوں کی طرح لڑتے رہتے ہو اپنی عمرے دیکھو اور حرکتیں دیکھو

دادو میرا کو قصور نہیں یہ سب اس کے کام ہے میں نے اتنی محنت سے گرل چیز سینڈ ویج بنائے تھے وہ اس نے چپکے سے چوری کر کے کھا لیے ہے۔۔۔۔۔

اور پھر طنز بھی کر رہا تھا حسیب کیوں بہن کو تنگ کرتے رہتے ہو بیچاری کب سے لگی کھڑی کچن میں اور تم آئے کب اگر سینڈوچ کھانے تھے تو عازرہ سے بول دیتے نورین نے بولا نورین کی بات پر حسیب نے دل میں پہلے استغفر اللہ کہا اور بولا ماما یہ میری بہن نہیں ڈائن ہے اور کب سے کوکنگ کر رہی ابھی تک ڈھنگ کے سینڈوچ بنانے نہیں آتے اسے اچھی تو ماہی گڑیا بنا لیتی ہے۔۔۔۔۔

[illegible]

حسیب نے اریبہ کی طرف دیکھا جو غصے سے اسے ہی گھور رہی تھی اس کی شکل دیکھ کر مسکرا دیا اور بولا اوکے سوری  
 مانو بی۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اور کیٹ کی آوز نکالتا میاؤں کر کے یہ جاوہ جا،، حسیب کے جانے کے بعد اربہ نے ماہین کو گھورا جو اس پہ ہسی جا رہی تھی اور دادو نے ماہین کے کندھوں پر ایک تھکی لگائی۔۔۔۔۔

آدادو جان میں نے کیا کیا ماہین نے مسکرا کر کہا عازہ کو رابہ کی حالت دیکھ کر بہت ترس آیا اور پیار بھی۔۔۔۔۔ اس لیے صوفے سے اٹھ کر اسے پیار کر کے ٹھنڈا کیا ان دونوں کو چھوڑواری یہ دونوں تو پاگل ہے ان کی فضول باتوں کو دل پہ نالو۔۔۔۔۔

آجاؤ میں تم کو سینڈوچ بنا دیتی ہو نہیں آپی رہینے دیں میں بنالوگی آپ بیٹھے میں ابھی آئی پر میں بنا دیتی ہونا تم تھک گئی ہوگی نہیں میں بنالوگی آپ بس اپنے بوکھڑ بھائی کو کچن میں نہیں آنے دینا۔۔۔۔۔

چلو جیسی تمہاری مرضی یہ کہہ کر عازہ دوبارہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی اور اربہ کچن میں چلدی چپکے سے کچن سے ہو کے باہر گارڈن میں آگئی جہاں مالی بابا پھولوں کی کٹائی کر رہے تھے خان بابا بات سنے۔۔۔۔۔ کیا ہوا بیٹا خان بابا آپ ایک کام کرے حسیب کے روم کا جو پانی والا پائپ ہے اس کا وال بند کر دے یہ کیا کہ رہی ہو بیٹیا حسیب بابا نے ہمارا دھولائی کر دینا ہے۔۔۔۔۔

رابہ کی بات سن کے خان بابا پہلے حیران ہوئے پھر حسیب کا سوچ کر جھر جھری سی لے لی۔۔۔۔۔

آپ خان ہو کے ڈرتا ہے ویری بیڈ خان بابا دیکھو بیٹیا تم ہم کو ایمو شنل بلیک میل نا کرو۔۔۔۔۔

تو پھر آپ میری بات مان لے نا اگر آپ میری بات مانے گے تو میں دادو سے بول کر آپ کے لیے ایک پیاری سی پٹھانی کو ڈھونڈنے کو بولو گی تاکہ آپ کی شادی کر وادے۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ہائے بیٹیا ایسا نابو لو ہم کو شرم آتا ہے آپ شرما بعد میں لیجئے گا پہلے میرا کام کر دے۔۔۔۔۔  
اربیہ نے دانت پیس کر کہا پر بیٹیا پرور کچھ نہیں بس آپ میرا کام کرے اور جو بھی آپ سے پوچھے کہہ دینا کہ آپ  
کچھ نہیں جانتے۔۔۔۔۔

اوکے جی ٹھیک ہے یہ کہتے خان بابا نے وسل بند کر دیا اب آئے گا مزہ رابیہ دل میں کہتی کچن میں چل دی حسیب جیسے  
ہی اپنے کمرے میں آیا کبرڈ سے اپنا ٹی شرٹ ٹراؤز نکال کر واشروم بند ہوا۔۔۔۔۔  
تھوڑی شیمپو کر کے جیسے ہی شاور چلایا تو پانی نا آیا حسیب نے بہت ٹٹولا اسے کیا مصیبت پڑ گئی ابھی تو سہی چل رہا  
تھا۔۔۔۔۔

بار بار چیک کرنے کے بعد بھی نا چلا تو کچھ سوچنے لگا پھر رابیہ کا خیال ایک دم سے آیا۔۔۔۔۔  
اربیہ کی بچی چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔

افو میری آنکھ ابھی اس مصیبت سے چھٹکارہ پالو پھر تمہیں بتاتا ہوں یہ کہہ کر حسیب نے  
مشکل سے ٹاول ڈھونڈا اور اپنا چہرہ صاف کیا پر بالو پر اب بھی شیمپو لگا تھا۔۔۔۔۔  
شیمپو کی وجہ سے حسیب کی آنکھ سو رخ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ ا

ٹاول سے خود کو صاف کر کے حسیب باتھ گاؤن پہن کر باہر آیا اور اپنے موبائل سے  
عائزہ کو میسج کیا آپنی پلیزاری کی بچی نے میرے واشروم کا پانی بند کر دیا ہے آپ اسے جلدی سے کھلو  
دے۔۔۔۔۔



عائزہ جو اپنی مامدادی کی باتیں سن رہی تھی میسج کی ٹون پر دیکھا تو حسیب کا تھا جہاں اس سے التجا لکھی تھی

-----

وہ پڑھ کے عائزہ کو حیرانگی ہوئی اور نفی میں سر ہلاتی باہر گارڈن میں گئی اور خان بابا کو وال کھلوانے کا بولا اور اندر کو چل دی اندر جب آئی تو اریبہ مزے سے صوفے پر جڑ کر بیٹھی سینڈوچ سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔۔۔  
عائزہ کے پاس آنے اور ساتھ بیٹھ کر گھورنے سے سمجھ گئی وہ اپنے میسن میں کامیاب ہو چکی ہے اور عائزہ کو دیکھ کر آنکھ ماری۔۔۔۔۔

شیطان تم دونوں کب بڑے ہونگے۔۔۔

کیا آپ وال کھلوا دیا تھوڑی دیر تو اور رہنے دیتی۔۔۔۔۔

باہر آکر اس نے دھلائی کرنی ہے تمہاری تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔۔

دیکھ لیں گے ڈرتے تو ہم بھی نہیں اریبہ نے کہا یہ آپ دونوں اکیلے اکیلے کیا باتے کر رہے ہو ماہین نے کہا۔۔۔۔۔  
بچوں کے بتانے کی نہیں ہے اریبہ نے کہا میں بچی نہیں ہو ہا معلوم ہے اریبہ یہ کہتی اپنے سینڈوچ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

حسیب جب دوبار باتھ گیا تو پانی کھل چو کا تھا اور وہ اریبہ کی اچھے سے کلاس لینے کا منصوبہ بناتے نہانے

لگا۔۔۔۔۔



طُشَن عاشقی

دوپہر سے شام ہونے کو تھی ماہین نے ہمیشہ کی طرح بہت بہترین کھانا بنایا اور سب نے شوک سے کھایا تھا اور دل کھول کر تعریف کی تھی پر آج تو کیڑے نکالنے والا بھی موجود نہیں تھا تو ماہین تھوڑی اداس تھی جو صرف دادو محسوس کر سکی،،،،،،،،،،

رات 8 بجے امان گھر آیا سب کو کام میں لگا دیکھ کر داد و سے ملنے چلا گیا۔۔۔

اسلام علیکم داد و جانی آج میں سیدھا آپ سے ملنے آیا ہوا اب تو آپ کو کوئی شکوہ نہیں رہیے گا نا کہ میں آپ کے روم  
میں صرف ماہین کا پتہ کرنے آتا ہوں۔۔۔۔۔

نہیں پتر میں تو اپنے بچے سے پہلے بھی راضی تھی ویسے تو سارا دن کہا تھا آج تو شام کر دی جی داد و ایک کیس کے سلسلے میں پھنسا تھا۔۔۔۔۔

اچھا آج کوئی بڑا اداس اداس تھا دادو نے کہا اچھا کون امان نے مسکرا کر پوچھا ہا جیسے تجھے پتہ نہ ہو میں کس کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔

[illegible]



لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اور سب کو سلام کیا اسلام علیکم ایوری ون سب نے ایک ساتھ جواب دیا صرف ماہین کو چھوڑ کر وعلیکم اسلام ماہین تو اسے حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ لگ بھی تو بہت پیارا رہا تھا عائرہ کی کہنی نے ماہین کو ہوش دلایا تو وہ نجل سی ہوتی میز کی طرف متوجہ ہوئی جہاں سب کے ساتھ مل کے ٹیبل لگا رہی تھی۔۔۔۔۔

وایسے تو ماہین کھانا نہیں کھانا چاہتی تھی دوپہر کو بھی برائے نام کھایا تھا اب بھی ماہین کا دل نہیں تھا کھانا کھانے کو پر  
امان کو دیکھ کر ساری بوریّت دور جاسوئی اور سب کے ساتھ مل کے خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔۔۔۔۔  
کھانے سے سب فارغ ہو کر سب بڑے اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے چل دیے بس امان ماہین عائرہ اربہ  
حسیب یہ پانچوں اوپر چھت پر آگئے ماہین نے سب کے لیے کافی بنائی تھی،۔۔۔۔۔۔۔  
چاہے امان جتنا بھی مصروف کیوں ناہو اپنی فیملی اور بہن بھائی کے لیے ٹائم ضرور نکالتا تھا

۴

اتوار یہ پانچوں چھت پر رات کو ایک ساتھ بیٹھ کر ایک دوسرے کو ٹائم دیتے اور حسیب سے اپنی فرمائش کا گانا سنتے اب بھی حسیب اوپر آتے اپنا گیار بھی ساتھ لایا تھا اور سب درمیان میں چہرے رکھے سب اس پہ بیٹھے حسیب کے گانہ سننے کا انتظار کر رہے تھے۔

چاند کی مدھم سی روشنی اور ہوادل کو سرور دے رہی تھی ماہین کو بس گاناسلنے کی اجازت تھی وہ بھی آڈیو میں یا پھر حسیب سے تبھی ماہین اس محفل کا حصہ بنی،،،،،،،،،،



لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

چلو جی آج کس کی پسند کا گانا سناؤ۔۔۔۔۔

میری میری پسند کا حبیب نے جب پوچھا تو ماہین نے فوراً سے اٹھ کر ہاتھ اوپر کر کے بولا کہ اس سے پہلے کوئی اور  
نا کر دے فرمائش۔۔۔

ماہین کی اس بچوں والی ادا پر سب مسکرا دیے،، اچھا کون سا سننا ہے میری گڑیا نے حسیب نے ماہین کو دیکھتے کہا تو ماہین بولی۔۔ دل جب سے ٹوٹ گیا ماہین کو فلمیں دیکھنے کی اجازت نہیں تھی اس لیے اسے مووی کا نام نہیں معلوم تھا نا سنگر کا پر حسیب سمجھ گیا کیوں کے پرسوں ماہین اپنے کمرے میں سیڈی پلیئر پر سن رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کی اس فرمائش پر سب حیران ہوئے پر ماہین تو بہت ایکسائیٹڈ تھی اسے حوش کہا تھا کہ سب اسے حیرانی سے دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔

حسیب نے گیسٹار کی دھن سارٹ کی اور گانا شروع ہوا۔۔۔۔۔

گانے کے پہلے بول پر ہی حسیب امان کو شرارتی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو یہ گانا آپ کے لیے ہے۔۔

# Dil Jab Se Toot Gaya Dil Jab Se Tot Gaya Kaise Kahen

# Kaise. Jeete Hain Dil Jab Se Toot Gaya Kaise Kahen Kaise

# Jeete Hain Kabhi Zyada Kabhi Kam Peete Hain Kabhi Zyada

Kabhi Kam Peeete Hain ----- حسیب کی شرارتی نظریں دیکھ کر امان نے اس گھور اکیوں

کے وہ جانتا تھا وہ اس کے سگریٹ پر چوٹ کر رہا ہے۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی سمعیر حورین فاطمہ

امان کی عاشقی سے سب ہی بچپن سے واقف تھے صرف ماہین کو چھوڑ کر باقی سب بچے ان کی بچپن میں کی گئی منگنی اور حمنہ کے بارے میں سب جانتے تھے بس ماہی ابھی تک انجان تھی،،،،،

حسیب کے اگلے بول ماہین کو لگا اس کے دل کی آواز ہیں۔۔۔۔۔

Jaane Wafaa Jaane Na Tu Jaane Wafaa Jaane Na Tu  
Zhakhmon Ko Hum Kaise Seete Hain Kasie Tere Bina Hum  
Jeete Hain Kasie Tere Bina Hum Jeete Hain..

سب نے چونکہ کرمہین کو دیکھا جو گانے میں اس قدر مگن تھی کون کون اس کے اندر بھانکنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اسے معلوم کہاں تھا۔۔۔۔۔ وہ تو بس گانے کے بولوں میں مگن تھی۔۔۔۔۔ اماں اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا جیسے سمجھ رہا ہو اسے ان بولو کی گہرائی بھی سمجھ آرہی ہے یا صرف اس گانے کی دھن میں مگن ہے،،،،،،،،،،،،،،،،

حسیب کے اگلے بولوں پر ماہین کے حلق میں آنسوؤں کا گولا پھنسا تھا۔۔۔۔۔ خود پہ ضبط کر کے بیٹھی رہی اور گانے کے بول میں کھوئی،،،،،،،،،،،،،،،،

Tujh Pe Karke Bharosa Humne Khaya Hai Dhokha Tujh Pe  
Karke Bharosa Humne Khaya Hai Dhokha Pehele Jo Jaan  
Jaate Tujhse Dil Na Lagaate Apni Har Aarzoo Aansuon Mein



Dhali Dard ki Aag Mein Har Tamanna Jali Kisko Pataa Kisko  
Khabar Zhakhmon Ko Hum Kaise Seete Hain Kasie Tere Bina  
Hum Jeete Hain Kaise Tere Bina Hum Jeete Hain...

امان تو حیرتوں کے پہاڑ میں گرا تھا۔۔۔۔۔ حیران توار یہ اور عائرہ بھی تھے جس پہ امان نے اتنے کڑھے پھرے بٹھائے پھر بھی وہ کس مرض کو اپنی جان کا روگ لگائی بیٹھی تھی۔۔۔

حسیب کے خاموش ہوتے ہی ماہین نے ہوش میں آکے ہمیشہ کی طرح کلیپنگ کر کے داد دی اور اپنے چاروں طرف نظریں کی تو عائرہ ار بیہ کو خود پر مشکوک نظروں سے پایا۔۔۔۔۔

اور امان اسے گھورے جارہا تھا ماہین کو اپنی بے خودی کا احساس ہو تو سمجھ آیا کیا کر بیٹھی ہے۔۔۔۔۔ پر خود کو کمپوز کر کے معصومیت سے بولی کیا ہوا آپ سب کو بھائی نے بہت اچھا گایانا میں توان کی آواز میں گم ہو گئی۔۔۔۔۔

امان نے اس کی بعد میں خبر لینے کا سوچتے سب کو سونے کے لیے بولا چلو بس کرو اب جا کے سب سو جاؤ اور انکار کرنے کی کسی میں جرات نہیں تھی ماہین بولی ہاں کیوں نہیں میں تو ویسے بھی جارہی تھی۔۔۔۔۔

جان کے جمائی لیتی بولی اور فوراً نیچے کو بھاگی امان بھی چلا گیا پیچھے وہ تینوں رہ گئے۔۔۔۔۔

حسیب جو گانا گانے میں مگن تھا تب تو کچھ جان نہیں پایا پر اب اسے کچھ عجیب لگا تو دونوں سے بولا کیا کچھ ہوا ہے ہاں لگ تو ایسا رہا ہے کچھ تو ہوا ہے اب یقیناً یہ راز جلدی کھول جائے گا۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی سمعیر حورین فاطمہ

اریبہ نے کہا حسیب بولا کیا مطلب کیسار از جب کھلے گا تو پتا چل جائے گا ابھی میرا دماغ نہ جاٹو یہ کہ کر اریبہ عائرزہ کا ہاتھ تھامے نیچے کو چل دی حسیب بھی کانڈھے اچکا کر اپنا گیسٹار اٹھائے نیچے چلدیا۔۔۔۔۔۔۔۔ اف اوکیسے گھور رہے تھے کہی ان کو کچھ پتا تو نہیں چلا۔۔۔۔۔۔

نہیں چلا ہو گا میں نے بات سنبھال تولی تھی۔۔۔۔۔

پھر بھی کیسے گھور رہے تھے یہ تو ویسے بھی ہر وقت گھرتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔

کھڑوس کہیں کے ماہین وہاں سے آتے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی اور خود سے بڑبڑا رہی تھی پھر خود کو تسلی دیتی اپنا نائیٹ ڈریس نکال کر واشروم بند ہو گئی۔۔۔۔۔

باہر آکر بالوں میں کنگھی کر کے انہیں کھلا چھوڑا اور پھر بیڈ پر بیٹھ کر باڈی لوشن سے مساج کیا۔۔۔۔۔

اور لائٹ اوف کر کے سو گئی پر ماہین کو ڈر لگ رہا تھا کیوں کے اماں کی غیر موجودگی میں عائرہ اور اربیہ حسیب کے ساتھ بیٹھ کر دوپہر کو ہار رمووی دیکھی۔۔۔۔۔۔ ان تینوں نے منع بھی کیا پر ضد لگا کے بیٹھ گئی حالانکہ آدھی مووی پراٹھ گئی تھی ڈر کی وجہ سے سب جب ساتھ تھے تب تو ڈر کہی دور جا سویا تھا پر اب تنہائی پاتے ہی پھر سے ڈر ہاوی ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

ڈر سے ماہین نے لائٹ جلادی پرا بھی بھی اس ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے کے پیچھے کوئی ہے ماہین تو ڈر سے رونے جیسی ہو گئی تھی پپ پلیز کوئی ااجائے م م مجھ ب بہت ڈر لگ رہا ہے م مان ماہین بیڈ پر سیمیٹی پڑی تھی۔



طشن عاشقی

اور ماہین کی چینیخ گونجی۔۔۔۔۔

لگاتے ہی کھل گیا تھا۔۔۔۔۔

\_\_\_\_\_

پانی سے لبریز تھی امان کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔۔

کی انگلیاں ماہین کے دودھیا بازوؤں میں پیوست ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ماہین جو پہلے ڈر اور تکلیف کی حالت میں رو رہی تھی امان کے جلادی روپ کو دیکھ کر دھواں دار رو دی۔۔۔۔۔



طشن عاشقی

چپ ایک دم چپ امان نے دھاڑ کر کہا تو ماہین ڈر سے اسے دیکھنے لگی امان نے ماہین کی آنکھوں میں آنسو اور ڈر  
دیکھ کر اس چھوڑا اور اپنی کمرڈ سے شال لا کر اس کے گرد لپیٹی جو ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔  
اسے سہارا دے کر بیڈ پر بیٹھا یا اور اس کا سر اپنے سینے سے لگا کر اسے چپ کروانے لگا۔۔۔۔۔ ششش بس چپ  
ہو جاؤ امان ماہین کی پیٹھ سہلا کر اسے چپ کروانے لگا۔۔۔۔۔ اپنی انگلی کے پوروں سے اس کے آنسو صاف  
کیے۔۔۔۔۔

اور اس چوپ کرونے لگا بس اب رونا نہیں چپ ہو جاؤ اور مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

ماہین اب کچھ سنبھلی تھی اماں کے سینے لگانے اور حوصلہ دینے سے اسے سکون ملا تھا۔۔۔۔۔

پر کانپ اب بھی رہی تھی وودہ م م م مجھے ڈڈر ل ل لگ ر رہا ت تھا ہچکیاں لیتی اسے بتانے لگی۔۔۔۔۔ ڈر کیو

لگ رہا تھا کیو ڈر لگ رہا تھا اماں نے سوال کیا اور چہرے سے اس کے بال سمیت۔۔۔۔۔ وودہ آج م م میں نے ہ

ہار م م مووی دد دیکھی تھی نہ ت تو ڈر گی ا ا ا اور ڈر سے ب بیڈ سے ن ن نیچے گر گی اور چوٹ لگ گئی اماں نے

اس کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ سن کر پہلے تو ماتھے پر بل ڈالے پر اس کی چوٹ کا سن کر پریشان ہوتا ماہین کے بازوؤں کو

چیک کرنے لگا۔۔۔۔۔

کہاں چوٹ لگی ہے دیکھاؤ مجھے۔۔۔۔۔ امان ماہین کے ہاتھ چیک کرنے لگا یہاں پر نہیں تو پھر کہاں ماہین نے چادر اتار کر امان کی طرف کمر کر کے اسے دیکھا پا جسے دیکھ کر امان کا دماغ گھوماتھا۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ایک تو سرخ لکیر جو کاندھے پر تھی دوسرا وہ جس حلیے میں بیٹھی تھی کوئی بھی مرد بہک سکتا تھا پر وہ امان شاہ تھا خود کے بال ہاتھوں میں جکڑ کر غصہ کنٹرول کیا اور کبرڈ سے فرسٹ ایڈ باکس لا کر ماہین کی بینڈیج کی اور دوبار اس پر شال کر دی اور اس کا رخ اپنی طرف کر کے دوبارہ اس کے آنسوؤں پونچھے شششش بس اب میں نے بینڈیج کر دی ہے ابھی آرام آجائے گا۔۔۔۔۔

ماہین ہاں میں سر ہلاتے اس کے سینے پر سر رکھ کر اس کی شرٹ اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں میں دبوچے آنکھ موند گئی پہلے تو امان حیران ہوا پھر اس کی حالت سمجھ کر اس کے سر کے پیچھے سے ہاتھ لے جا کر چہرے سے بال ہٹائے اور اس کے گرد اپنا حصار ڈالے اس سے پوچھا اچھا اب بھی ڈر لگ رہا ہے ماہین اسی پوزیشن میں پڑے نامیں سر ہلایا تو امان اچھا کرتا اور سوال کیا ایسے کپڑے کیوں پہنے ہے۔۔۔۔۔

میں تو تمہارے ایسے کپڑے نہیں لایا تھا تو یہ کس کا ہے یہ یہ جب سمبل بھا بھی آئی تھی نا تو انہوں نے عازہ آپی اربہ آپی اور میرے لیے لائی تھی وہ بولی یہ ناٹنی رات کو پہن کر سوتے ہے اس سے بوڈی لوشن بھی آرام سے لگایا جاتا ہے نا۔۔۔۔۔

سمبل امان کی ماموں زات کزن کی بیوی بڑے مامو کی بیٹی بھی تھی امان نے اس کے سر کو گھورا ایک تو تم لڑکیوں کے فیشن سے الگ بچائے ماہین امان کی بات کو انور کرتے آنکھ موند گئی ماہین۔۔۔۔۔

امان نے ماہین کو پکارا تو ماہین نے جواب دیا جی اب ڈر تو نہیں لگ رہا نا ماہین نے دوبارہ سر نامیں ہلایا اور درد وہ بھی نہیں ہو رہا نا ماہین نے دوبارہ نامیں سر ہلایا تو جا کر اپنے کمرے میں سو جاؤ نا۔۔۔۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے ماہین نے تھوڑی



## ٹشن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

امان کے سینے سے لگائے چہرا اٹھا کر دیکھا ویسے تو ماہین کا وجود بھی امان کو ہمیشہ کی طرح سکون دے رہا تھا پرا بھی وہ ایک دوسرے کے لیے نامحرم تھے۔۔۔۔۔

پہلے بھی امان نے کیسے خود پہ کڑے پہرے بٹھائے تھے یہ وہی جانتا تھا پر یہ لڑکی آج اس کی روح کو جھنجھوڑ کر رکھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اور اب بھی اس کا امتحان لینے پر تلی تھی۔۔۔۔۔ تو تم لائٹ اون کر کے سونا تباہ ڈر نہیں لگے گا میں نے لائٹ اون کی تھی پھر بھی ڈر لگ رہا تھا ماہین نے سہمی نظروں سے امان کو دیکھا امان تو ان سہمی نین کٹورے میں خود کو کھوتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ماہین کی آواز نے ہوش دلا یا مان کیا میں آج آپ کے روم میں سو جاؤں اتنے سالوں بعد آج پھر وہی سوال جس کا جواب چاہ کر بھی مان نہیں دی سکتا تھا۔۔۔۔۔ ماہین سر اٹھا کر التجائی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ پلیز مان امان نے نظرے چرائی اور پیار سے بولا بلکل نہیں جاؤ اپنے کمرے میں سو جاؤ امان کے پہلے والے بول سون کر ماہین کی آنکھوں میں پھر سے پانی جما ہونے لگا مان میں وہی ماہی ہوں جس کے بغیر آپ سانس بھی نہیں لیتے تھے۔۔۔۔۔

آپ نے میرا مان کہاں غائب کر دیا وہ تو ہمیشہ مجھے اپنی آغوش میں چھپا کر رکھتے تھے درد کا نام نشان میرے پاس آنے نہیں دیتے تھے کیا ایک دن کے لیے مجھے میرا پہلے والا مان نہیں مل سکتا۔۔۔۔۔



مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ماہین کی باتیں امان کا سینہ چیر رہی تھی آج سارے وعدے ساری قسمے توڑ کر ماہین کے ماتھے پر بوسہ دیا جسے محسوس کر کے ماہین کی آنکھوں سے آنسوؤں آگرا اور اپنا سر دوبارہ امان کے سینے پر رکھ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امان نے ماہین کو گود میں اٹھائے بیڈ پر لیٹا کر اس پر کمفرٹر ڈالا اور اس کے پاس بیٹھ کر اس کے بال سہلانے لگا ماہین اپنا سر اس کی گود میں رکھ کر سونے لگی۔۔۔۔۔

امان اس کے چہرے کو تک رہا تھا ساتھ ساتھ بالوں میں ہاتھ جاری تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب ماہین سو گئی تو اپنا سر بیڈ کی پشت پر ڈال کر اپنا ماتھا مسلا امان کو کب سے سگریٹ کی طلب ہو رہی تھی پر ماہین کی موجودگی میں پی بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ اسے سگریٹ سے سخت چڑ اور نفرت تھی۔۔۔۔۔

اس لیے اس کا سر تکیے پر رکھ کر بالکونی جا کر سگریٹ سلگائی اور سگریٹ ختم کر کے دوبارہ روم میں آیا جہاں ماہین سکون کی نیند لے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امان نے احتیاط کے ساتھ اسے باہوں میں اٹھا کر اس کے کمرے میں لا کر سولایا، اور اس پر کمبل ڈال دیا پھر ماتھے پر بوسہ دے کر واپس چل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ بھی تھا پر ماہین اس کے لیے ابھی نامحرم تھی اور وہ اپنی عزت اپنی پرنس پر کسی کو باتے بنانے کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



واپس اپنے کمرے میں آکر دھڑام سے بیڈ پر لیٹا اور ماہین کے بارے میں سوچنے لگا ایک دم سے ماہین کی ڈائری کا خیال آیا جو وہ کچھ دن پہلے اس کے کمرے سے لایا تھا امان نے سوچا تھا کہ اس میں ضرور بیوقوفوں والی باتوں کے علاوہ ماہین کچھ نہیں لکھ سکتی اس لیے ابھی تک اسے ریڈ نہیں کیا پر اب امان کو لگا ایک بار اسے پڑھنا چاہیے اور ڈائری کھول کر پڑھنے لگا۔۔۔!!!

ماہین کی ڈائری۔

میری ساتھی میری سکھی سسہیلی۔۔ کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی ویسے تو مجھے کسی دوست کی ضرورت نہیں تھی کیوں کہ مان ہی میرے دوست تھے مان ہی میرے پانٹر تھے مان ہی میرے سب کچھ تھے پر ناجانے کیو مان کو کیا ہوا وہ مجھ سے خفا ہو گئے ہیں۔

کل پہلی بار مجھ مان نے اتنا ڈانٹا مجھ کمرے سے نکل دیا کیا میں نے کوئی مسٹیک کی ہے اگر ہاں تو میں سوری کر لوں گی۔

مجھ سے اتنے خفا تو نا ہوں کہ خود سے ہی دور کر دیں کیا میری مسٹک اتنی بڑی تھی کہ مجھے ماف نہیں کریں گے بلکہ اتنی بڑی پنشنمنٹ دیں گے پر میں نے کیا کیا میں تو مان کو تنگ بھی نہیں کرتی مجھ ان کے بنائیند نہیں آتی داد و بہت اچھی ہیں وہ میرے بفروٹ بل بھی سہلاتی ہیں فرہٹ کس بھی کرتی ہیں پر داد و مان تو نہیں نامان تو مان ہے۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

دادو مان کیسے بن سکتی ہے مجھے تو مان چاہیے مان آجائے نا اپنی ماہی کے پاس مجھ آپ سے دور اچھا نہیں لگتا،،، جگہ جگہ ماہی کے رونے کے نشان تھے۔

امان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو پر امان ضبط کر کے آگے پڑھنا شروع ہوا۔

،،، کچھ دن باد،، میری پیاری ڈائری آج میں بہت سیڈ ہوں کیوں کہ آج بڑے بابا نے مان کو بہت مارا وہ بھی پائپ سے مان نے سگریٹ پیا پر مان دادو کہتی ہیں سگریٹ پینا بری بات ہے تو مان تو اچھے ہیں نا تو انہوں نے کیوں پی اگر وہ نا پیتے تو بڑے بابا ان کو نہیں مارتے مان کو بہت پین ہو رہا تھا انہوں نے مجھ سے بینڈز بھی نہیں کروائی مجھ بہت رونا آیا۔۔

ماضی۔

۔ امان کا ماہین کے بغیر رہنا بہت مشکل تھا کیوں کہ ماہین کے ساتھ امان بھی بہت تڑپتا تھا ہر وقت ٹینشن لگی رہتی رات کو اٹھنا جائے کسی چیز کی ضرورت نا ہو دادو نے سختی سے مانا کر دیا تھا۔

ان کے کمرے میں چوری چھپے رات تنہا نا آئے پر امان کو سکون کہاں ملتا پر دادو کو انکار بھی نہیں کر سکتا تھا پر امان کو سکون چاہیے تھا اس حالت میں کب امان کو عادت سگریٹ کی لگ گئی کچھ پتا نہیں چلا پہلے تو امان کی حالت خراب ہو جاتی تھی کیوں کہ اسے سگریٹ پینے کی عادت نہیں تھی سب پریشان تھے پر اس سے پوچھے بیماری کی وجہ پر امان ٹال جاتا امان شاہ نے خود پہ خول چڑھا لیا پر جب عادت پڑ گئی تب زیادہ پینے لگ گیا۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ایک دن امان اپنے کمرے میں بیٹھا پڑھائی کر رہا تھا جس سے سردرد بڑھا اور سگریٹ کی شدت طلب ہوئی تو سگریٹ سلگانے باہر گاڈن میں آگیا ابھی ایک دوکش لیے ہونگے کے واصف شاہ باہر سے آئے اور ان کی نظر امان پر پڑی اور اس کی طرف غصے سے گئے پر راستے میں ان کو پائپ کا کاٹکڑا ملا اس اٹھائے امان کے طرف لپکے اور اس سمجھنے کا موقع دیے مارتے گئے۔۔

امان اس سب کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے خود کو بچانہ سکا۔  
پر جب موقع ملا پھر بھی اپنا بچاؤ نہ کیا اور صبر کر کے مار کھاتا رہا۔  
،، جب امان باہر گاڈن میں آیا اور سگریٹ سلگایا تب ماہین کنچ کے ونڈو پر سر ٹیکے کھڑی تھی امان پر نظر پڑی تو اس دیکھنے لگی جو ہونٹوں میں سگریٹ لیے گہرے کش لے رہا تھا۔  
ماہین نے دیکھ کر دادو سے پوچھا دادو سگریٹ پینا بری بات ہوتی ہے نا؟  
ہاں میری بچی تم کیوں پوچھ رہی ہو۔  
دادو امان کیوں پی رہے ہیں؟؟  
کیا امان سگریٹ پی رہا ہے۔

جی دیکھیں زارا ماہین دادو کی طرف منہ کر کے بولی اور دوبار ونڈو کی طرف منہ کیا تو سامنے کا۔ منظر دیکھ کر ماہین کی چیخ نکلی۔۔

ماننسن دادو ماہین کی چیخ سن کر دھل کر دیکھا کیا ہو اپر ماہین اب ہوش میں کہا تھی۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

مان یہ کہتے ماہین نیچے باہر کو دوڑی مان۔۔۔۔۔ دوڑتے دوڑتے ماہین کی چیخ جاری تھی۔  
اس کی چیخ سن کے اکبر شاہ جو tv پر نیز دیکھ رہے تھے ماہین کی طرف متوجہ ہوئے ماہی میرا بچا کیا ہوا۔۔۔ پ  
۔۔۔ پاپام م م مان مان کو ب ب ب بڑے پاپا مار رہے ہیں گاڈن میں یہ کہتے ماہین باہر کو بھاگی۔۔۔  
مان۔۔۔ مان۔۔۔ نو نو بڑے پاپا ماہی واصف شاہ کے پاس پونچ کر چیخی۔۔۔۔۔  
پیلز بڑے پاپا مان کو چھوڑ دیں یہ بیڈ بوائز نہیں ہے مان نے کچھ نہیں کیا میرے مان کو نامارے یہ کہتے ماہین امان کے  
پاس لپکی جو زمین پر زخمی حالت میں پڑا تھا۔۔  
مان۔۔۔ مان۔۔۔ امان کو اپنے ہاتھوں سے ہلا کر پکارا۔۔  
مان آپ ٹھیک ہے ماہین کی پکار پر امان نے مشکل سے آنکھیں کھول کر دیکھا اور مسکرا دیا۔۔۔  
ہٹ جاؤ ماہین بچے آج اس نہیں چھوڑوں گا ماہین کی چیخ پر سب اس کے پیچھے آئے اور آگے کا منظر دیکھ کر دھل گئے۔  
اربیہ نورین عائرہ کی چیخ ایک ساتھ گونجی امان میرے بچے نورین دوڑی اور اکبر شاہ اپنے بھائی کے پاس گئے اور ان  
سے پائپ لے کر دور پھینکا۔۔  
بھائی جان کیا ہو گیا ہے آپ کو کیا کر دیا سے کچھ ہو جاتا تو نورین بیگم ماہی کو اندر لے جائیں۔  
نورین نے شوہر کو شکوہ کن نظروں سے دیکھا۔  
آپ نے سنا نہیں ماہی کو اندر لے جائیں واصف شاہ کی دھاڑ پر روتے ہوئے ماہین کو۔۔۔ ندر لے گئیں۔



## لٹسن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

بڑی ماما مجھے مان کے پاس جانا ہے ان کو پین ہو رہا ہو گا مجھے اندر نہیں جانا مجھے میرے مان کے پاس جانے دیں ماہین روتے ہوئے چیخ رہی تھی۔

پر نورین مجبور تھی اس لیے اسکی التجاؤں اور چیخوں کو انور کر کے لے گئیں۔

دادو جب گارڈن میں پہنچی تو واصف شاہ پر دھاڑی۔

تمہارا دماغ خراب ہے اجازت کس نے دی ہمارے پوتے پر تشدد کرنے کی ہم ابھی زندہ تھے واصف شاہ۔  
بس کر دیں اماں جان آپ کے اور اکبر شاہ کے لاڈلیار نے بیگاڑا ہے اس کی عمر دیکھیں بیچ میں جو اس کی تعبیت خراب ہوئی تھی اس کی وجہ یہ سگریٹ ہے اس عمر میں یہ نشی بن گیا ہے پوچھے اس سے کیو واصف شاہ نے آدھی جلی سگریٹ نیچے سے اٹھا کر دیکھائی۔

تو اس میں تم میرے بچے کی جان لو گے اپنا وقت بھول گئے تم نے بھی ہمیں بہت ستایا پر آپ کے والد نے ہمیں اتنی اجازت نہیں دی کے اونچی آواز میں بات کریں مارنا تو دور کی بات۔

اور تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔

اکبر شاہ اٹھاؤ میرے بچے کو اور ڈاکٹر کو فون کر دادو نے واصف شاہ سے کہہ کر اکبر شاہ کو حکم دیا۔

باقی بچے سہمے کھڑے تھے جن کو دادو اپنے ساتھ لگائے اندر لے گئیں اور اکبر شاہ امان کی طرف متوجہ ہوئے۔

کچھ دیر میں ڈاکٹر آکر امان کو مرہم پٹی کی کچھ ٹیوپ داویاں وغیرہ کا نسخہ بنا کر اکبر شاہ کو دیا اور چلے گئے۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ماہی اندر آتے بے حوش ہو گئی تھی سب جب اندر آئے تو نورین ماہین کو حوش دلانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

ڈاکٹر کے آتے ہی پہلے ماہین کا چیک اپ کیا پھر امان کا۔

کچھ دوا یاں ڈائٹ کا خیال رکھنے کے تاکید کرتے چلے گئے۔

دونوں اس وقت گنودگی میں تھے اور گھر کا ماحول کسی سوگ سے کم نہیں تھا دادو نے واصف شاہ سے بات کرنا ترک کر دیا تھا۔

سب لوگوں نے مل کے ماہین امان کا بہت خیال رکھا جس سے دونوں کی صحت میں سدھار آیا اس دوران ماہین نے بہت کوشش کی امان سے ملنے کی پر وہ جب بھی اس کے کمرے میں جاتی امان دروازہ بند کر دیتا اور ماہین مایوس ہو کے چلی جاتی۔

واصف کی مار کا اثر یہ ہوا تھا امان شاہ پر جو وہ گھر والوں سے چھپ کر پیتا تھا اب سب کے سامنے پیتا اور واصف شاہ کلس کے رہے جاتے ایک دو بار نورین دادو اکبر شاہ نے بہت سمجھایا پر وہ امان شاہ ہی کیا جو کسی کی سن لے۔ اس طرح سب اس چیز کے بھی عادی ہو گئے اور ماہین کے لیے اس کا مان کھڑوس نشئی بن گیا۔

امان سوچوں سے نکل کر دوبار ڈائری کی طرف متوجہ ہوا۔

مجھ سخت نفرت ہے سگریٹ سے ویسے تو یہ کسی کو اچھے نہیں لگتے پر مجھ ان سے بے تحاشا بے انتہا نفرت ہے سگریٹ سے بلکہ ہر اس چیز سے جو میرے مان کو تکلف دے مان کہتے ہیں نفرت کرنا بری بات ہے ہمیں کسی سے بھی نفرت



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

نہیں کرنی چاہیے پر یہ میرے بس میں نہیں مجھے ہر اس جاندار بے جان چیز سے نفرت جو میرے مان کی تکلیف کی وجہ بنے۔۔

کچھ ٹائم باد۔۔۔

آج میں فرسٹ ایئر میں فرسٹ آئی ہوں سب نے مجھے گفٹ دیا پر مان نے مجھے ہمیشہ کی طرح الگ گفٹ دیا وہ چاہتے ہیں کہ میں کوکنگ کروں ان کو اچھے اچھے کھانے بنا کر کھلاؤں میں یہ ضرور کروں گی میرے لیے مشکل ہے پر ناممکن نہیں میں کوک ضرور بنو گی۔۔

ہائے اللہ جی آج مان کتنے پیارے لگ رہے تھے فائنلی مان وکیل بن گئے آج ان کا پہلا کیس ہے۔ میں بھی سب کے ساتھ مل کر ان کو بیسٹ آف لک بولنا چاہتی تھی پر سٹرل پاس بھی نہیں آنے دیتے اللہ جی امان کو ان کی محنت کا اجر دے نا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے آمین۔۔۔۔

میری پیاری ڈائری آج میں بہت خوش ہوں کیوں کہ مان کیس جیت گئے اور مجھے بھی پرفکٹ کھانا بنانا آگیا سب نے بہت تعریف کی داد و پا پابڑے پا پا بڑی ماما حسیب بھائی سب نے مجھ، گفٹ بھی دیا۔

پر مان کھڑوس نے ایک بار بھی تعریف نہیں کی پر انہوں نے کھانا بہت شوق سے کھایا جان کے کیڑے نکال رہے تھے پر مجھے پتا ہے ان کو میرے ہاتھ کا کھانا بہت پسند ہے۔۔

دن بدن مجھے جانے کیا ہوتا جا رہا ہے مان کو دیکھتے میری دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور زندگی حسین لگتی ہے میری دوستیں کہتی ہیں کہ سب کے لیے ایک راج کمار آتا ہے اور اسے سب سے دور لے جاتا ہے۔۔



تو کیا میرا بھی راج کمار ہو گا پر کیسا ہو گا مجھے تو مان چاہئے جو نہ تو اپنے آپ سے دور کرے ناگھر والوں سے دور کرے۔۔

کیا مان بھی،،،۔

تجھے روز دیکھوں قریب سے۔

میرے شوق بھی ہیں عیب سے

مجھے مانگنا ہے تجھ ہی کو بس۔

اپنے رب اور اس کے حبیب سے۔

میری آنکھوں میں ہے عاجزی۔

میرے خواب بھی ہیں غریب سے۔

(ماہین)

۔ مت پوچھ وجہ بس تم پسند ہو بے وجہ۔ (ماہین)

کس نے کہا تجھے کے انجان بن کر آیا کر۔

میرے دل کے آئینے میں مہمان بن کر آیا کر۔

پاگل اک تجھے ہی تو بجشی ہے دل کی حکومت۔

READERS CHOICE



یہ تیری سلطنت ہے تو سلطان بن کر آیا کر۔

(ماہین:-)

نہ ظاہر ہوئی تم سے نہ بیان ہوئی ہم سے  
۔ بس سلجھی ہوئی آنکھوں میں ابجھی رہی عاشقی۔

(ماہین:-)

امان نے ڈائری بند کی اور اسے آنکھوں اور ہونٹوں سے لگایا۔

ہم تو میرا بچہ کب کا بڑا ہو گیا اور ہم یو ہی انکے بڑے ہونے کا انتظار کرتے رہے اب تو کچھ سوچنا پڑے گا سارے  
شکوے دور جو کرنے ہیں یہ کہتے امان مسکرا دیا اور آنکھ مندلی۔

اگلی صبح جب ماہین کی آنکھ کھلی تو اپنے کمرے میں خود کو پایا زہن جب بیدر ہوا تو رات کا  
واقعہ یاد آیا تو خود کو کو سا یہ کیا کر دیا میں نے افواہ اب ان کے سامنے کسے جاؤں گی میں اور اب کیا بہانا بناؤں گی۔  
اور مجھ کیا مان کمرے میں لئے زہر ہے اور کس کے کام ہو سکتا ہے افو میں نے مان سے شکوہ کیا دماغ خراب تھا میرا  
افو ماہین اب وکیل صاحب جانے کون سی دفع لگا دے  
بس انور ہی کرنا پڑے گا اور کوئی چارہ نہیں بیٹھی رہو گی تو یونی کے لیے لیٹ ہو جاؤ گی جو ہو گا دیکھا جائے گا ماہین  
خود سے ہی سوال کرتی خود ہی کو جواب دیتی آٹھ گئی۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

فریش ہونے کے بعد جب ڈاننگ ٹیبل پر سب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے تب امان اسے شوخ نظروں سے نہار رہا تھا جس سے ماہین کنفیوز ہو رہی تھی پر نظریں اٹھا کر امان کو نہیں دیکھا پر بیچاری سے ناشتہ بھی نہیں ہو رہا تھا اس لیے اٹھ جانا بہتر سمجھا۔

جیسے ہی ماہین اٹھی امان بولا کہاں جا رہی ہو کھانا کھاؤ وہ مجھے بھوک نہیں بھوک نہیں تو پھر بھی کھاؤ امان نے زار اگھورا تو ماہین دو بار بیٹھ گئی۔

امان سمجھ تو کب کا گیا تھا پر اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا پر اب خود بھی کھانے کی طرف متوجہ ہوا تاکہ ماہین سکون سے کھا سکے اور ایسا ہی ہوا کچھ دیر میں سب نے کھانا کھایا اور اپنے اپنے روزمرز کے کاموں میں سب چلے گئے اور امان دادو کی طرف دادو جان کیا آپ فری ہیں؟؟؟  
ہاں پتر مجھ کیا کام ہو سکتا ہے آج آج کام پر نہیں جانا کیا؟؟؟ دادو نے پوچھا

نہیں دادو آج لیٹ جاؤں گا امان نے دادو کے پاس بیٹھتے کہا اچھا کیا کام تھا میرے بچے کو دادو اب کیا ارادہ ہے؟؟؟  
کس بارے میں؟؟ تیری شادی کے بارے میں یہ تو بتائے گا نا مجھ بوڑھی کو اپنی شادی دیکھانی ہے یا یہ امان لے کر میں چلی جاؤں دادو جانی آپ کو دادو کے پاس جانے کی بڑی جلدی ہے امان نے شرارت سے کہا۔  
چل ہٹ بے شرم!! شرم نہیں آتی اپنی دادی سے ایسا مذاق کرتے ہوئے امان کا قہقہہ جاندار تھا دادو گھور کر رہ گئیں جو بات کرنے آیا ہے وہ کرنی تو کر نہیں تو چلتا بن۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اچھا اچھا داد و جان ناراض کیوں ہوتی ہیں آپ امان نے ہستے ہوئے کہا تو داد و مسکرا دی داد میں اب شادی کرنا چاہتا ہوں پلیز اب مجھ ماہین واپس لوٹادیں۔ آپ ماما چاچو اور ڈیڈ سے بات کر لیں۔ پر پہلے ماہی کو سب سچ بتادے باقی رہ گئی ماہی کی بات کے ابھی وہ شادی کے قابل ہے کہ نہیں تو اس کی ٹشن بھی نالے 20 سال کی تو ہو چکی ہے بالغ بھی ہے باقی میں سمجھال لوگا۔۔۔

امان نے کہہ کر داد کو دیکھا،،، بچے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں تو تجھے کب سے کہہ رہی ہوں اب اپنی ذمہ داری سنبھال پر تجھ ہی چھوٹی لگی ویسے بھی میری بچی نے کسی غیر کے پاس تھوڑی نا جانا ہے۔۔۔ آج آجائے ماہین اس سے بات کر کے سب سے بات کرتی ہو کافی ٹائم سے اس گھر میں شہنائی نہیں بجی۔ بھی میرے تو کان ترس گئے ہیں۔ جی ضرور چلیں اب میں چلتا ہوں۔۔۔ اللہ کی امان سوہنار ب تجھے دنیا کی ساری خوشیاں دے آمین۔۔۔

جب سب یونی سے آئے تب تو آرام کرنے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے اب شام کے 4 بج رہے تھے تو داد و نے سب بچوں کو بلایا جو تھوڑی دیر میں آگئے۔ جس میں ماہین حسیب اربہ عازہ تھے۔ سب داد و کے کمرے میں اس وقت موجود تھے داد و آپ نے ہم سب کو بلایا خیریت؟؟؟ عازہ نے کہا ہاں پتر خیرت ہے سب بیٹھو داد و نے سب کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ماہین کو اپنے پاس بیڈ پر بیٹھایا ماہین چندا تو میرے پاس آجا اور بھر داد و نے بولنا شروع کیا۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ماہین یہ تو جانتی تھی اس کی ایک ماں تھی جو اس کے پیدا ہوتے ایک ماہ بعد فوت ہو گئی اب دادو نے اس ساری صورت حال سے آگاہ کیا تو ماہین پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے اور آنکھیں حیرانی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں البتہ عازہ حبیب اور اربہ ریلیکس سے بیٹھے ماہین کی حالت سے محفوظ ہو رہیں تھے،،،

دادو دادو جان یی یہ کیا کہ رہی ہے آپ م م م مطلب کیا ہے ان سب باتوں کا ماہین کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیا بولے ارے لڑکی انوکھی بات کر دی ہے کیا؟؟؟

جیسے سب کی شادی ہوتی ہے ویسے تیری ہوگی سوچا تجھے آگاہ کر دوں تو باقی سب سے کہہ کر شادی کی تاریخ رکھتی ہوں۔۔۔

کیہ میسیا؟؟؟ ماہین کے ساتھ حبیب اربہ عازہ ایک ساتھ چلائے،،، آہستہ اس عمر میں میرے کان کے پردے پھاڑنے ہیں کیا؟؟؟

دادو نے سب کو گھور کر کہا تو سب خوشی سے جھوم اٹھے سوائے ماہین کے۔۔۔ ہائے دادو شکر ہے ہمارے گھر میں بھی شادی کے شامیانے لگیں گے ہم تو ترس گئے تھے اپنے گھر کو دلہن کی طرح سجا دیکھنے کے لیے اربہ بہت اکسائڈ لگ رہی تھی۔۔۔

عازہ اور حبیب نے بھی اس کی تائید کی بلکل۔۔۔ ماہین نے سب کو گھورا،،، اور سوال کیا!!! کیا آپ سب لوگ پہلے سے جانتے تھے جس سے سب نے زور و شور سے سر ہلایا۔۔۔ دادو بس مجھ اندھیرے میں رکھا آپ نے؟ میں ٹھیک کہتی تھی میں تو ہوں بھی پرانی ماہین نے دادو کے ساتھ سب سے شکوہ کیا۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ہاہم نے کب کہا؟؟؟ تم پر ای نہیں ہو بلکہ تم تو پیدا نشی پر ای ہو ہمارے لیے اربہ نے اس چڑایا تو ماہی رونے جیسی ہو گی عازہ نے اس کے کاندھے پر تھکی ماری۔۔

خبردار میری ہونے والی بھابی کو کچھ کہا تو عازہ کی بات سن کے ماہین چیخی دادوم م میں کسی کی بھابی نہیں دیکھ لیں اپنی پوتیوں کو اور سمجھا دیں۔۔۔

ماہین کی بات پر سب مسکرا دیے۔۔ اچھا ان سب کو چھوڑ تو بتا خوش ہے نا؟؟؟

دادو کی بات سن کے ماہین کا دل دھڑکا جیسے اگنور کر کے بولی ایسے کسے دادو میری ماما کو مجھ معصوم پر ترس نہیں آیا میرے پیدا ہونے سے پہلے ہی داماد ڈھونڈ لیا اور جب پیدا ہوئی تو منگنی بھی کر دی یہ کیا بات ہوئی نا مجھ کچھ پتا تھا نا کسی نے میری رائے لی۔۔ نہ ہاں نہ کا انتظار کیا اور مجھے منگنی شدہ کر دیا اب میں اپنی دوستوں سے کیا کہوں گی میں پیدا نشی منگنی شدہ تھی۔۔

وہ بھی اس کھڑوس نشی وکیل کی امان کو۔ کھڑوس نشی بولنے سے دادو نے گھورات تو وہ ان کی گھوری کو اگنور کرتے بولی م م میں امان سے شادی نہیں کرو گی کبھی نہیں میں اس منگنی کو بھی نہیں مانتی دادو۔۔۔

کیوں نہیں مانتی تمہارے ماننے یا ناماننے سے کیا ہوتا ہے تم شاید بھول رہی ہو ہم اسی مان کی بات کر رہے ہیں جن کے بنا تمہیں نیند نہیں آتی تھی،،، یاد ہے عازہ آپنی جب ہم اس اٹھاتے تھے کیسے اس کا سپیکر بجتا تھا۔ یہاں تک ماما پاپا سے بھی چپ نہی ہوتی تھی اور جب مان بھائی اٹھاتے تھے تو رونا کیا ہوتا ہے میڈم بھول جاتی تھی۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ماہین کی بات سن کے اربہ کو تو تپ چڑ گئی تھی اس لیے اس کی کلاس لینے لگی اور تم پیدا ہوتے ہی منگنی شدہ نہیں ہوئی تھی ایک ماہ کی تھی تم تو تمہارے پاس ایک ماہ کاریزن ہے پہلی بات غصہ آخر شرارت سے اربہ نے بولی تو ماہین کو اور تپ چڑ گئی۔۔۔

تب میں بچی تھی مجھ کچھ نہیں معلوم تھا چلو ٹھیک ہے اب تو بچی نہیں نا اور دادو تمہاری رضامندی بھی لے رہی ہیں تو انکار کیوں؟؟؟ کیا خرابی ہے مان بھائی میں؟؟؟  
دادو نے بتایا نا وہ تم سے روڈ کیوریتے تھے تو اب اعتراض کیسا اربہ نے دانت پس کر کہا بس میں نے کہا دیا نا نہیں تو نہیں میں امان سے شادی نہیں کروں گی بس بات ختم۔۔۔

ابھی ماہین یہ بات کہہ کر اٹھی ہی تھی کہ امان جو دادو کے کمرے کی طرف آ رہا تھا ماہین کی بات کا انکار سن کر آگ بگولہ ہوتا اندر آیا اور ماہین کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کی گردن سے پکڑ کر کسی کی بھی پرواہ کیے بنا اس کو دیوار سے پن اپ کیا۔۔۔

اور اس کے چہرے پر دھاڑا تمہاری ہمت کسے ہوئی انکار کی ہاں؟؟؟ کس نے یہ حق دیا بولو تم سے کسی نے پوچھا نہیں صرف بتایا ہے دوبارہ سے اگر انکار کا سوچا بھی تو پہلے تمہیں جان سے مارو گا پھر خود کو اس آفت کے لیے ماہین کے ساتھ کوئی بھی تیار نہیں تھا۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اس لیے سب حیران رہے گئے پر ہوش میں آتے ہی عازرہ اور حبیب نے ماہین کو امان کی گرفت سے چھڑوایا امان بھی ہوش میں آتے ہی پیچھے کو ہوا۔۔۔ امان پاگل ہو گیا ہے دادو نے کہا ہاں دادو جان پاگل ہو گیا ہوں۔۔۔ اگر اب اس نے یہ بکو اس کی ناتو کچھ کر بیٹھوں گا میں۔۔۔ بھائی آپ پاگل ہو گئے ہے اتنا جنونی بننے کا کوئی تک نہیں بنتا اور ماہین کو پورا حق ہے انکار اقرار کا۔۔۔ حبیب نے کہا،، تم زیادہ اس کے وکیل نابو اس کے لیے میں کافی ہوں سمجھے تم۔۔۔

امان شاہ آپ جو مرضی کر لیں میں آپ سے شادی نہیں کروں گی سمجھے آپ۔۔۔ ماہین کو جیسے ہی امان کی گرفت سے چھڑوایا عازرہ حبیب نے اربہ جلدی سے پانی لائی جو امان کی سخت پکڑ سے کھانس رہی تھی۔۔۔ جب کچھ بہتر ہوئی اور امان کی بات سن کر جانے کسے اس میں اتنی ہمت آئی کہ آج امان کو ڈٹ کر جواب دیا امان ہنسا۔۔۔ اچھا تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی پھر یہ کیا ہے؟؟؟؟ امان نے اس کی ڈائری دی کھائی ماہین تو اپنی ڈائری دیکھ کر حیران ہو گئی یی یہ آپ کے پاس کیا کر رہی ہے ا آپ نے چرائی؟؟؟؟

ماہین بھڑکی آپ کی ہمت کسے ہوئی میری ڈائری چرانے کی؟؟ چوری کرنا غلط بات ہے نادو سروں کو باڑا سبق دیتے ہیں

اور خود کے کام آپ کو وکیل کس نے بنادیا میں آپ پر کیس کر دو گی ماہین نے دانت پس کر اپنی ڈائری چھینتے ہوئے کہا جو امان ماہین کی پہنچ سے دور لے گیا اور اس کی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔



اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

<https://ezreaderschoice.com> آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)



اور ملی بے بی ڈول تم مجھ پہ کیس کرو گی ضرور کرو اس کے لیے بھی ایک عدد وکیل چاہیے ہوتا ہے جو میرے سیوا تمہارا کوئی وکیل نہیں بنے گا۔۔۔

اس ڈائری میں کیا ہے اربہ جو سب کے ساتھ مل کے ان کی فلائٹ کو انجوائے کر رہی تھی ڈائری میں کیا لکھا ہے یہ جانے کا تجسس ہوا تو بول اٹھی

کچھ نہیں اس میں سب بکواس ہے مابین نے دانت کچا کے کہا مابین کی بات اور غصے سے سرخ چہرے کو دیکھ کر امان مسکرا دیا دادو نے سب کو ڈانٹا۔۔۔

بس کرو تم لوگ میرے کمرے کو چیریا گھر بنانا بند کرو میں نے یہاں تم سب کو اہم بات کے لیے بولا یا تھا سر درد کر دیا میرا دادو نے سب کو گھورا۔۔۔

یہ لوحیب میرا کریڈٹ کارڈ اس سے تم اپنی عائزہ کی اور اربہ کی گڑیا کی شوپنگ کروادو شادی کی۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

باکی ماہین کے اور اپنے میں خود لاؤ گا امان نے پوکٹ سے کریڈٹ کارڈ نکال کر حسیب کو دیا پر بھائی ابھی تو دادو نے گھر کے بڑوں سے بات نہیں کی

اس کی تم ٹنشن نالو میں ابھی سب کو بھیجتا ہو تو دادو کر لے گی دادو کل سے گھر میں شادی کی تیاریاں شور ہو جائے 10 دن کے اندر ہی تاریخ رکھنی ہے اور اب کسی نے چوچا کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

امان نے ماہین کی طرف دیکھ کر اربہ کو ڈائری دے دی یہ لو گڑیا اس میں تمہاری بہن کے معصومیت کے قصے ہے پڑ کے بتاؤں زرا دادو کو کتنی بڑی ہو گئی ہے ان کی لاڈلی امان نے جان کے ڈائری اربہ کو تھامادی اور واپس چلا گیا۔۔۔

امان کے

جاتے ہی ماہین نے اربہ سے ڈائری چھینی اور کمرے سے نکل گئی اس کے جاتے ہی عائرہ حسیب اربہ کی ہنسی چھوٹی عائرہ پوتر سمبل کو فون لگا اس بول دے صبح حسیب اس لینے آئے گا تو وہ اپنی تیاری پکڑے جی دادو عائرہ بھی جی دادو کہتی اپنے کمرے کی طرف چل دی عائرہ کے جاتے ہی اربہ حسیب بھی اپنے اپنے کمروں میں چل دیے

رات کا ڈیز کر کے سب بڑے اس وقت دادو کے کمرے میں تھے جب کے بچے باہر انتظار کر رہے تھے جس میں امان تو ریلکس بیٹھا تھا جب کے اربہ حسیب عائرہ تجسس میں بیٹھے تھے۔۔۔

اور ماہین اپنے کمرے میں منہ پھولا کر بیٹھی تھی امان سے رہانا گیا وہ کمرے میں اکیلی بیٹھے اس لیے اس کے کمرے میں چل دیا امان نے کمرے میں قدم رکھا تو ماہین کو روتا پایا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

جو بیڈ کروں سے ٹیک لگائے بیٹھی رو رہی تھی۔ حسیب عازہ اربہ بھی پیچھے آئے تو ماہین کو روتا پایا کیو رو رہی ہو امان کی آواز پر ماہین نے سر اٹھا کر دیکھا وہ سر اٹھا کر دیکھنا بھی کیا دیکھنا تھا

امان کو ان نین کٹوروں میں اپنا دل ڈوبتا نظر آیا کیا آپ جانتے نہیں جب میں نے کہا کہ مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی تو پھر یہ سب کیو تم مجھے انکار کی وجہ باتوں کیا فتور دماغ میں پالے بیٹھی ہو

جب تک وجہ نہیں باتوں کی تب تک شادی نہیں روکے گی بتائوں وجہ امان کی بات پر ماہین بھڑکی کیوں کیوں کرو آپ سے شادی سمجھ کیا رکھا ہے

ماہین بیڈ سے اٹھ کر امان کے سامنے آئی اور چیخی اربہ عازہ کا منہ کھول گیا نہیں کرنی شادی آپ سے سمجھتے کیا خدا کو جب دل چاہے گا اپنا بنائے گے اپنی عادت ڈالے گے جب دل چاہے گا خود سے دور کر دے گے کچی عمر کا روگ بہت جان لیوا ہوتا ہے

امان صاحب اور میں ایک کمزور لڑکی میری جب ماں کی مجھ نہیں معلوم تھا ماں کی دوری کا غم ماں کا آنچل مجھے یہ سب آپ سے میلا کتنا ٹپنی کتنا روئی پر آپ سنگ دل بنے مجھ ازیتے دیتے رہے کیا

خود کو کمزور سمجھتا تھا ماہین اربہ چیخی بند کر واپنی بکواس اب تم زیادہ بڑھ رہی ہو بولنے دواسے گڑیا پر بھائی امان نے ہاتھ کے اشارے سے منا کیا مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ میں نے خود کو آپ کے بنا بہت مشکل سے سمجھا لایا ہے۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حورین فاطمہ

دوبار مجھ میں ہمت نہیں ہے پھر سے اپنی عادت ڈال کر خود سے دور کر دیں اب میں برداشت نہیں کروں گی یہ کہ کر ماہین ہاتھوں میں چہرہ لیے پھوٹ پھوٹ کر رودی

اور عازرہ نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا مجھ معلوم تھا تم نے بچکانہ بکواس کرنی ہے خیر شادی تو تمہاری مجھ سے ہی ہوگی بہتر ہے خود کو سمجھاؤ باکیں میں تم کو جواب دے نہیں ہو یہ کہتے امان پھر چلا گیا

عازرہ اربیہ حبیب نے مل

کے ماہین کو سنبھالا اب ماہین پہلے سے بہتر تھی۔۔ دادو نے نورین و آصف اور اکبر کو اپنے کمرے میں بولا لیا اور ان سے ماہین اور امان کے رشتے کی بات کی۔۔ دیکھو بیٹا جیسے کے ہم سب جانتے ہیں۔

ماہین امان کی امانت تھی تو اب وقت آگیا اس کی امانت اس کے حوالے کر لو مجھ مزید گناہ گارنا کرو میں نے اوپر جا کے اپنی بہو کو جواب دینا ہے۔۔ جانے کتنی زندگی ہے میری مجھ اپنے پوتے کو سہرا باندھتے دیکھا دو

اماں جان آپ کا سایہ ہم سب پر سلامت رہے کیسی باتیں کرتی ہے و آصف شاہ کے ساتھ نورین اکبر بھی ان کی بات پر تڑپ اٹھے اکبر شاہ کی بات پر دونوں میاں بیوی نے تعید کی ماں جان اس گھر کے سارے فیصلے آپ کرتی ہے آپ کو بہتر لگ رہا ہے تو مجھ کیا اعتراض۔۔

بس ماہین سے پوچھ لے پھر جب کہے گی ہم تیاریاں شروع کر دیں گے کیوں بھائی بھابھی اکبر نے ماں سے مخاطب ہو کر اپنے بھائی بھابھی سے ان کی رضائی۔۔



## ٹشن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

جی بھائی صاحب ویسے تو مجھ کوئی اعتراض نہیں پر ماہین سب بچوں سے چھوٹی ہے اور امان سے بھی وہ تھوڑی میچور ہو جاتی تو باقی مجھ بھلا کیا اعتراض نورین نے اپنے خدشے ظاہر کیے۔

ارے بہو تمہاری اولاد ہے اور تمہیں پورا حق ہے ان کے حق میں بہتر فلسفہ کرو پر ماہین کسی غیر کے ہاں نہیں اسی گھر میں رہے گی اور امان ہم سے بہتر جانتا ہے اس کیسے رکھنا ہے باقی جو تم کہو بالکل اماں مجھ اپنے بچے پر پورا یقین ہے اور رہے گی ماہین سب بچوں سے چھوٹی ہے تو مان بھی تو سب بچوں سے بڑا ہے۔ تو پہلے اسی کا ہو گا نا اکبر شاہ نے کہا ٹھیک ہے بس اماں جان آپ جو حکم کریں کب کی تاریخ رکھنی ہے و آصف نے کہا اسی مہینے کی دس ٹھیک ہے پھر بچوں کے امتحان شروع ہو جانے ہیں۔۔ چلو پھر ٹھیک ہے۔۔ سب نے حامی بھری۔ سب جانتے تھے ان کی ماں کبھی کوئی غلط فیصلہ نہیں کرتی اس لیے نورین نے بھی آپ نے سارے فیصلے ان کے ہاتھ میں رکھے تھے

اور تم سب ماہین کی فکر نا کرو میں نے اس سے پوچھ لیا ہے دادو کے بتانے سے سب شکر ادا کرتے اٹھ گئیں بھابھی کچھ سوئٹ ڈش نہیں ہے منہ تو میٹھا کروادیں

کیوں نہیں میں ابھی لائی یہ کہتے نورین نے کچن۔ کی راہ لی اور و آصف اکبر اپنی ماں سے باتیں کرنے لگے



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

نورین باہر آئیں تو امان اکیلا لاونچ میں بیٹھا تھا۔۔۔ امان اپنی ماما کو دیکھ کر کھڑا ہوا کہاں ہیں باقی سب۔۔ نورین نے پوچھا۔۔؟؟ ماہین کے کمرے میں آپ بتائیں ہو گئی میٹنگ جی بلکل بہت مبارک ہو اللہ تمہیں دنیا کی ساری خوشیاں دے آمین۔۔۔۔۔

نورین نے امان کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تو امان بھی دل میں آمین کہتا،۔۔ ان کے سر پہ بوسا دیا اچھا میں سب کا منہ میٹھا کر والوں۔۔۔ یہ کہتی نورین کچن میں چلی گئی ماہین کو جب سے تاریخ پکی ہونے کا پتا چلا اس چوپ سی لگ گئی جو داد کی ٹنشن کی وجہ بنی تھی۔۔۔۔۔

اگلے دن حسیب سمبل کو لے آیا سمبل ایک خوبصورت نوجوان لڑکی تھی جس کے سنہری بال بلیک آنکھیں چھ فٹ دو انچ قد بارک سی ناک جس میں لونگ چمکتی تھی ویسے تو سمبل ایک بہت سمجدر لڑکی تھی پورے گھر کو ناصر ف بلکہ دونوں خاندانوں کو بہت اچھے سے جوڑ رکھا تھا۔۔۔۔۔ اس کے چرچے پورے خاندان میں مشہور تھے۔۔۔ بس اس ہر کسی کے پرنسپل میں گھوسنے کی عادت تھی۔۔

اسلام علیکم دادو جانی آگئی تو مل گیا ٹائم آج بھی نابولتی تو تو نے کبھی نہیں آنا تھا۔۔۔ اور یہ حالت کیا بنائی ہوئی ہے ہائے اللہ رو کھے کھے بال اور اتنی کمزور یا اللہ عازہ مجھ تیل کی بوتل اٹھا دے اور ادھر تو تجھے تیل لگاؤ دادو نے آتے ہی سمبل کو لتاڑا اور اس اپنے پاس بولیا دادو ابھی میں آئی ہو آپ آتے ہی میری خدمت نا شروع کر دے سمبل نے کہا۔۔۔



تو یہاں آنہ اور سمبل چپچاپ بیٹھ گئی ایک تو تم آج کی لڑکیوں کو تیل لگتے پتا نہیں کیا ہوتا ہے ایک ہم تھی جب تک تیل نالگو الے سکون نہیں ملتا تھا۔

دادو کی ہمیشہ کی طرح نصحتیں شروع ہو گئی تھی جسے سمبل خوشی سے سن رہی تھی اور عائرہ اربہ ماہین اس کی دورگت بنتے دیکھ رہی تھی میرا بچہ کہا ہے وہ سو رہا ہے پھوپو نورین کے کمرے میں، اسے سونے دے دادو اٹھ گیا تو ناک میں دم کرے گا سمبل نے بال جوڑے کی صورت میں باندھتے کہا۔ آپ بائیں اتنی ٹنشن میں کیوں ہے ہاں بڑی جلدی نظر آگئی دادی کی ٹنشن اتنے دن غائب رہتی ہے یہ نہیں کے شوہر سے بول کر دادی کو اپنی شکل ہی دیکھا آؤ۔

اوہو میری پیاری دادو جانی آپ تو فیسل کی جو ب کا جانتے ہے ان کو وقت کہاں ملتا ہے گھر کم ہی آتے ہیں اب بھی اتنے دن سے بول رہی تھی پر ان کو ٹائم ہی نہیں ملا یہ تو حسیب لینے آگیا تو اب حاضر ہو۔ اب آپ مجھ اپنی اس ٹنشن شیر کریں۔

READERS CHOICE



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ارے اور کون ہو سکتی ہے یہ یہی بیٹھی ہے اس تم سمجھو اس کی بچکانہ حرکتوں سے تم سب وقف ہو پورے خاندان نے یہ نہیں کہنا یہ معصوم ہے بس اس کی حرکتوں سے سب نے اس پاگل ہی کہنا ہے اور امان کے غصہ کو تو جانتی ہے بہتر ہے تم ہی اس اب سمجھو مجھ بوڑھی میں اب اتنی سکت نہیں۔۔

کے ایک ایک بات کا اس سبق دو دادو نے ماہین کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا پہلے اس کے انکار سے پریشان پھر جب سے ڈیٹ رکھی گئی تھی ماہین کو چپ لگ گئی تھی اس لیے دادو نے اس سمبل کے حوالے کرنا مناسب سمجھا کیوں کے وہ بھی ایک تو شادی شدہ دوسرا آج کل کی بچی تھی خوب جانتی تھی کیسے اس کی عمر، ماحول کے ہاں سے بات کرنی ہے۔۔

دادو جان آپ ٹنشن نالیں میں آگے ہونا میں اسے دیکھ لوگی آپ پریشان نا ہو آپ بس آرام کرے باقی مجھ پہ چھوڑ دیں یہ کہتے تینوں کو اٹھنے کا اشارہ کرتی دادو کے کمرے سے چلی گئی۔۔ اور اپرا لگ روم میں آگئی کیوں کہ شادی تک چارو نے وہی رہنا تھا کمر بہت خوبصورت تھا چاروں نے نیچے قالین پر میٹرس بچھائے تھے جہاں ایک ساتھ سوئے گی اب وہاں بیٹھے باتیں کرنے لگی ہابھائی یہ اتنی خاموشی کیوں اب تو ہمیشہ کے لیے مان کی ہونے جارہی ہو پھر انکار کی وجہ خبردار مجھ سے جھوٹ بولا

تو سمبل عازرہ سے کافی صورت حال جان گئی تھی اس لیے ماہین سے من وجہ پوچھی سب سمبل کو بھابھی پر ماہین شروع سے آپی ہی بولتی تھی۔۔۔



طُشَن عاشقی

بس آپنی مجھے ناان کا سگریٹ پینا پسند نہیں بات بات پہ پہلے تو غصے کرتے تھے اب تو گلاب دیتے ہیں۔ بس کر دو ماہین  
ایک بار کیا گلہ دیا یا تم تو اب بات بڑھا کر بتا رہی ہو  
اربیہ جو کبھی بھی امان کی برائی نہیں سن سکتی تھی بول اٹھی جی نہیں میں بات بڑھا کہ نہیں بتا رہی انہوں نے دوسری  
بار دیا یا ہے ماہین نے بتایا تو سب نے پوچھا پہلے کب دیا یا اور ماہین نے سارا واقعہ چھت اور روم والا بتایا جس سن کے  
سب کی آنکھیں حیرت سے کھل گئی۔۔۔ !!

کیا واقعہ ہاہاہاماہین تم سچ کہ رہی ہو اور امان نے تمہیں کچھ نہیں کہا بڑی بات ہے بھائی سمبل کا ہنس ہنس کے برا حال تھا بتایا تو ہے آپ میرا گلاد بایا اور اتنا غصہ کیا ماہین نے منہ بگاڑ کر کہا۔ ارے بھائی وکیل صاحب کی ہمت کی داد ہے بہت بڑا ظرف ہے ایک تو ہو شر با حسن اوپر سے بچپن کی منگنی اور ایسے سوال واہ بھائی واسلام ہے وکیل صاحب کو ہے عے عے آپ ان کو داد دے رہی مجھے اتنا ڈنٹا نہوں نے اوہوا بھی سے انہوں بن گئے کیا بھا بھی جس سے آپ چھڑ رہی ہے اس ان لفاظی کے معنی نہیں معلوم نہیں تواب تک ہم میں ایسی سکون سے بیٹھی نہیں ہوتی اور تم تم نے بیوقوفی میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے۔۔۔

ماہین ایسی باتے ہر کسی سے نہیں کرتے اربیہ جو ماہین کی بکواس سن کے بھری بیٹھی تھی سمبل کے بار بار ہنسنے اور اس کے معنی خیز باتوں سے شرماتے بہن کی بازوؤں پر ایک تھپکی لگائے ہاں امان بھی یہی بول رہے تھے کسی سے کچھ نہیں کہنا۔۔۔ ماہین نے اپنا بازو سہلاتے کہا اور تم نے پھر بھی کہہ دیا۔۔۔ اربیہ نے کہا ہاتو جھوٹ بولنا بری بات ہوتی ہے



طُشَن عاشقی

کیا میں جھوٹ بولتی؟؟؟۔ کیوں آپو ٹھیک کہا نا میں نے سمبل سے رائے جانی بلکل ماہی چندا جھوٹ بولنا تو بری بات ہوتی ہے پر ایسی باتے کسی سے نہیں کرتے بس مجھ سے کر لیا کرو۔۔۔۔

وہ کیوں آپنی کوئکے السدپاک گناہ دیتے ہیں پر چھوٹ بولنا بھی تو گناہ ہے نا۔۔۔ ہاں نا پر مجھ بتا دو گی تو جھوٹ نہیں رہیے گا اوکے آپنی سمبل کی بات پر ماہین سر ہلاتے اس ہاں کا جواب دیا اور رات دیر تک باتے کرتے رہے جن کو سن کے عائرہ اربیہ منہ پر کپڑا ڈال کر سو جاتی اور ماہین کے سر کے اوپر سے گزر جاتی ایسے ہی ماہین کو نیند آ گئی تب ہی سمبل کی منہ کی بیٹری بند ہوئی اور وہ بھی بستر تان کر سو گئی۔۔۔۔۔

یہ رات 2 بجے کا وقت تھا جب حسیب لڑکیوں کے کمرے میں پہنچا جہاں سب نیند کے مزے لے رہی تھیں ہاتھ میں کچھ سامان لیے ٹاریچ لائٹ لیے سب پے ماری تو اسے اربہ آسانی سے مل گئی جو عائرہ کے ساتھ سو رہی تھی چھپ کے سے اس کے پاس گیا اور اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی ہاتھ روک لیا سوتے ہوئے کتنی معصوم لگتی ہے۔۔۔ پر خود کے ساتھ بیتے تشدد یاد کر کے اپنا کام انجام دینے لگا دل تو کرتا ہے تمہیں گنجی کبوتری بنادوں پر ہائے میری داد و کی محنت چلو جو کرنے جا رہا ہوں یہ بہت ہے تمہارے لیے خود اربہ کے چہرہ کی طرف دیکھ کر حسیب نے دل میں کہا۔۔۔

اور اپنا کام کرنے لگا۔ رسیہ کے چہرہ پر کچھ لٹے جھول رہی تھیں جسے حسیب نے اپنی دو انگلیوں سے پکڑ کر کنجی سے کٹ دیا اور ان پر جل لگا کر مونچھوں کا شیب دیا پھر مونچھوں کی بیک پر گم لگا کر رسیہ کے ہونٹوں کے اوپر ناک کے



## ٹشن عاشقی سمعیہ حورین فاطمہ

نیچے اچھے سے چپکادی مونچھیں چپکاتے وقت اربہ کی سانسیں حبیب کے ہاتھوں پر پڑ رہی تھیں بلیک مار کر سے آنکھوں کے پاس جا کے لمبی لمبی لکیر کھینچی اور اس کی ایک سائڈ گال پر بڑا سا تل بنایا اور موبائل کا کیمرہ اون کر کے تصویر لی اور واٹس ایپ گروپ میں سینڈ کر دی۔۔۔

یہ گروپ حبیب عائرہ اربہ ماہین اور سمبل کا تھا۔ اپنا کام کر کے جس راستے سے آیا تھا وہی سے چلا گیا۔ اربہ کی صبح آنکھ کھلی تو ہونٹوں پر کچھ عجیب سا چھتا ہاتھ لگا کر اتار تو اربہ کی درد سے آہ نکلی اور ہاتھوں میں اپنے بال منچھوں کی شب میں دیکھ کر چلائی۔۔۔

حبیب اس کے چلانے سے سب بیدار ہوئے اور مندی مندی آنکھوں سے اربہ کی طرف دیکھا تو ایک ساتھ سب کی چیخ نکلی سب کی چیخ سے سمبل کا بیٹا جسے رات کو نورین کے کمرے سے لائی تھی اور اپنے پاس سلا یا سب کی چیخ سے ڈر کے رونے لگا رہے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے عائرہ نے کہا۔۔۔

سمبل اپنے بچے کو چپ کروانے لگی اور ماہین کا ہنس ہنس کے برا حال تھا یہ دیکھیں آپ کی بھائی نے میرے بال کاٹ کر مونچھیں بنائی ہیں ہا ہا ہا۔۔۔

آپ کی صرف مونچھیں نہیں زرا مر میں جا کے اپنا فیس بھی دیکھیں۔۔۔ ہا ہا ہا ماہین نے ہستے ہوئے بتایا اور ماہین واشر و م بھاگی اور اپنا چہرہ دیکھ کر پھر چیخ حبیب میں نے دانت توڑ دینے ہیں تمہارے۔۔۔ آرام سے لڑکی پہلے ہی یہ



نالائق نہیں چپ ہو رہا باقی کی تم نے کسر نکال دی اربیہ کی دوبار چیخ سے ماہین کا ہنس ہنس کے برا حال تھا جب کے سمبل نے اس گھر کا۔۔۔

کیونکہ پہلے بھی اس کا بیٹا چپ نہیں ہو رہا تھا کہ دوبار سے اربیہ کی چیخ سے اور رونے لگا۔ اربیہ نے فریش ہو کے نماز پڑھی اس کے ساتھ باقی سب نے بھی ابھی سب اپنا موبائل اٹھا کر چیک کرنے لگے تو حسیب کا گروب میں نوٹیفکیشن دیکھ کر سب کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔۔۔ اربیہ جو غصہ سے پہلے بھری بیٹھی تھی اپنی پکس دیکھ کر آگ بگولہ ہوتی باہر کو لپکی۔۔۔

جب حسیب نے اربیہ کی پکس بھی تو ساتھ لکھا تھا مونچھیں س ہوں تو ننھ لال جیسی ہوں ورنہ نہ ہوں جس سے اربیہ اور طیش میں آتی باہر کو لپکی جہاں لاؤنج میں حسیب سب کے ساتھ بیٹھا چائے سے لطف اندوز ہو رہا تھا اربیہ کو دیکھ کر چائے کے پیچھے سے ہستے ہوئے اربیہ کو دیکھا۔۔۔ اربیہ جو آگ بگولہ ہوتے باہر آئی تھی حسیب کو سب کے ساتھ بیٹھا دیکھا تو گھور کر رہ گئی۔۔۔

اس کے پیچھے ماہین اور باقی سب بھی آئے تو سمبل نے اس کے کان پکڑے نالائق شرم نہیں آتی لڑکیوں کے کمرے میں چوروں کی طرح چوری چھپے آتے ہوئے سمبل کی بات سن کر امان کے کان کھڑے ہوئے،،،،، کیا کیا یہ کل آپ لوگوں کے کمرے میں آیا تھا اس سے پہلے سمبل کچھ کہتی ماہین بولی جی بلکل آئے تھے اور یہ دیکھے ماہین نے اپنا موبائل امان کو دیکھا یا تو امان نے جب پکس دیکھیں۔۔۔ تو حسیب کو اس کی گردن سے پکڑ کر بولا کیوں نالائق شرم نام کی کوئی چیز ہے تجھ میں یہ کیا حرکت کی ہے۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

مان چھوڑے میرے بھائی کو ماہین نے آگے بڑھ کر حسیب کی گردن سے امان کے ہاتھ ہٹائے آپنی آری بھی کچھ کم نہیں انہوں نے بھائی کے واشر و م کا پانی بھی بند کروادیا تھا میں نے خان بابا سے پوچھا تھا تو انہوں نے بتایا ماہین کی بات سن کر امان نے ہاتھ ہٹا دیے۔۔۔۔۔

یہ دونوں کبھی نہیں سدھر سکتے امان نے کہا اربہ اور حسیب تو ماہین کو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے دیکھ کر دانت پس گئے۔۔ چلو مانا آری گڑیا نے بھی شرارت کی پر غلطی زیادہ حسیب کی تھی اب تمہاری سزا یہ ہے شادی پر لڑکیوں کے جتنے کام ہونگے وہ سارے تم سمبھالو گے یعنی ان کے چوبیس گھنٹے کی باڈی گارڈ کی جاب کے لیے حاضر نہیں تو تمہاری پوکٹ منی میں نے بھی بند کر دینی ہے اور پاپا سے بھی بند کروا دینی ہے۔۔۔

بھانسی یہ تو زیاتی اتنی بڑی سزا میں ان کا باڈی گارڈ نہیں بنوں گا حسیب نے امان کی سزا سن کر دہائی دی۔ دادو جانی دیکھ لیں۔ امان پترا سے کیا پڑی تھی بچے کے ہاتھ کا پانی بند کروانے کی

میرے بچے کو کچھ ہو جاتا تو دادو نے اربہ کو گھور کر دیکھا دادو اس کی جرأت کیسے ہوئی میری گڑیا کے بال کاٹنے بلکہ چوری چھپے آدھی رات کو لڑکیوں کے کمرے میں جانے کی اور تم سب کیا گدے گھوڑے بیچ کر سوئی تھی سب

READERS CHOICE

اور سمبل بھابھی کیا آپ نے بھی بھنگ پی تھی جو روم لوک نہیں کیا امان دادو سے مخاطب ہو کر سب لڑکیوں کی کلاس لی نہیں بھائی ہم لوگ لاک کر کے سوئے تھے اس نے ڈپلی کیٹ چابی سے لاک کھولا اربہ نے اپنا دماغ دوڑا کر



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

کہا۔۔ اور تھا بھی درست امان ہاں میں سر ہلا گیا۔۔ حسیب میں لڑکیوں کی زمے داری کسی اور کو نہیں دینا چاہتا اس لیے مجھ کوئی شکایت کا موقع نہ ملے۔۔۔

جی بھائی حسیب ناچاہ کر بھی حامی بھر گیا اور سب لڑکیاں خوش ہو گئیں۔۔ اربہ کا بدلا لینے کے لیے۔۔ شادی کی تیاریاں زور شور سے جاری تھیں۔۔ جب سب شاپنگ کے لیے نکلے تو امان بھی ساتھ تھا امان کی گاڑی میں امان اور ماہین تھے جب کے حسیب کی گاڑی میں سمبل عازہ اربہ تھے۔ عازہ آگے بیٹھی تھی حسیب کے ساتھ جب کے اربہ سمبل پیچھے اربہ حسیب کی ڈرائیونگ سیٹ کے پیچھے بیٹھی تھی اس لیے گاڑی میں بیٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے حسیب کے بال پکڑ کر اس کا سر گھومادیا۔۔۔۔۔

حسیب جو گاڑی میں سب کے بیٹھنے کا انتظار کر رہا تھا اربہ کے بیٹھتے اور اچانک حملے سے اس کا سر گھوم گیا۔ او جنگلی بلی حسیب کے جنگلی بلی کہنے سے اربہ نے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی۔۔ تم سناؤ کہیں کے۔۔۔ او فوالد انا تو والے نیلز بڑھار کھے ہے حسیب نے بازو سہلاتے کہا یہ چھوٹی سی ڈوز ہے اربہ نے کہا تو دونو ایک دوسرے کو گھور کر رہے گئے۔۔ عازہ سمبل نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہوں ان کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

مال جا کے بھی اربہ نے حسیب کو بہت تنگ کیا جب بھی حسب بدلا لینے کی کوشش کرتا اربہ امان کو آواز دے دیتی جس سے وہ زہر کے گھونٹ پی کر برداشت کرتا۔۔ امان نے ماہین کے لیے ساری شوپنگ خود کی اور اپنے لیے اس کی



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

پسند کی لی سب جب تھک گئے تو سب کو بھوک نے ستایا سوائے ماہین کہ کیوں کے ہر تھوڑی دیر بعد شاپنگ کے  
دورن امان اس کچھ نا کچھ کھیلا دیتا۔ اس لیے وہ ریلکس سے گھوم رہی تھی۔۔۔

سب نے کچھ ہی دیر میں اسلام آباد کے مشہور ریسٹورنٹ میں کھانا کھایا جس کے پاس حبیب سے بھروسے یہ کہ کر  
کہ دولہے اور دولہن کا بھائی ہے۔ تو پہلی ٹریٹ اس کی طرف سے امان سے پھر کبھی کھالتے۔۔

امان نے بھی سب کی ہاں میں ہاں ملا کر حبیب کی جیب ہلکی کی اور گھر کی راہ لی۔۔ حبیب بھی چڑچڑاسا منہ بنے گھر کو  
چل دیا۔۔ ٹائم کب گزرا وقت کا پتا بھی نہیں چلا اور نکاح مایوں کا دن آن پہنچا۔۔ نکاح مایوں جمعہ کے دن کا رکھا  
گیا۔۔ جمعہ کی نماز کے بعد نکاح اور شام میں مایوں تھی۔۔

امان نے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا سب سے پہلے وہ دولہن کو سچے سنورے روپ میں دیکھے گا اور ہلدی لگائے گا کیونکہ  
کے وہ نا صرف دولہا ہے بلکہ اب ماہین کا ہونے والا شوہر ہے اور سمجھے گی بھی اس کے لیے تو حق بھی اسی کا بنتا ہے اور  
دادو نے بھی امان کی ہاں میں ہاں ملائی،،

سب لوگ جمعہ کی نماز کے لیے تیاری کر رہے تھے حبیب بھی تیار ہونے کمرے میں آیا۔۔ اور اپنے کپڑے بیڈ سے  
اٹھانے لگا تو حیران رہ گیا کیونکہ اربہ نے اس کا نیو سوٹ استری سے جلادیا تھا حبیب تو غصے سے آگ بگولہ ہوتے  
دروازے میں آکر نورین کو آواز دینے لگا۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

مومنم نورین بھاگتی حبیب کے کمرے میں آئی کیا ہو گیا حسب یہ یہ ہو گیا ہے آپ کی لاڈلی نے میرے کپڑے جلا دیے ہے اور جمعہ ہونے میں کم ٹائم بچا ہے۔ بھائی نے پورا گھر سرپے اٹھا لینا ہے۔ حبیب نے اپنے کپڑے اپنی ماں کے آگے کیے جو درمیان سے جلے تھے۔۔۔ افو حبیب ایک تو تم دونوں کی لڑائیوں سے میں تنگ ہوں پھر اتنا کام ہے الماری میں دوسرا سوٹ ہے پریس کیا ہوا جا کے وہ پہن لو نورین بیگم اس کے جلے کپڑے اٹھاتی باہر کو چل دی۔ حبیب اس کی خبر بعد میں لینے کا سوچ کر نہانے چل دیا۔۔۔ کچھ دیر میں مرد حضرات نماز پڑھ کر آگئے۔ اور عورتوں نے گھر پڑی۔۔۔ ماہین کا پیلا رنگ کا جوڑا جو بہت خوبصورت فرائی تھا جس پر خوبصورت سا کام کیا ہوا تھا پھولوں کی جو لری پہنے پنک رنگ کا لپ گلو زگائے آنکھوں میں کاجل پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی کے اتنے میں امان ہاتھوں میں ہلدی کا باؤل لائے ماہین کے کمرے میں آیا۔۔۔

جہاں صرف سمبل کھڑی تھی ماہین کے پاس اس تیار کرنے میں امان کی نظر ماہین پر ماہین کی نظر جب امان پر گئی تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر دنگ رہ گئے لگ بھی تو بہت پیارے رہے تھے امان نے سفید کرتا پاجامہ اور پیلی واسکٹ پہن رکھا تھا جیل سے بال سٹ کیے بلو آنر میں دنیا جہاں کا عشق لیے ماہین کو تک رہا تھا۔

دھرم سے دروازہ کھلنے اور اندر آنی والی مخلوقوں کو دیکھ کر امان ہوش میں آیا اور ماتھے پر بل پڑے اربہ عائرہ دادوں نورین سب آگئے تھے۔۔۔ جن کو انگور کر کے امان ماہین کے قدموں میں دونوں گٹھنے زمین پر ٹیکائے اس کے سامنے بیٹھا اپنے والٹ میں ہاتھ ڈال کر کچھ نوٹ نکالے اور ماہین پر واردیے جانے کتنے ہزار ہزار کے نوٹ تھے۔۔۔



## لٹسن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

اور نورین کے ساتھ کھڑی ملازمہ کو دے دیے اور ماہین کی طرف دیکھ کر اس سے مخاطب ہوا یہ پہلی ہلدی اس ماں کے نام کی جس نے تمہیں ہر تکلیف اٹھا کر پیدا کیا اور پیدا کر کے میرے نام کیا۔۔۔ امان نے ہلدی کے باؤل سے ہاتھوں کی دو انگلیوں سے اٹھا کر ماہین کے دونوں چیکس پر لگائیں ماہین حیرانگی سے دیکھ رہی تھی حیران تو سب ہی تھے۔۔۔

دوبار پھر باؤل سے ہلدی اٹھائی یہ تمہارے ہونے والے شوہر تمہارے ماں کھڑوس نشئی کی طرف سے دوبار ماہین کے دونوں چیکس ہاتھوں پر ہلدی لگا کر بنا کسی کی پرواہ کیے ماہین کے ماتھے پر بوسہ دیا جسے محسوس کر کے ماہین آنکھیں موند گئی اور آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر بکھر گئے۔۔۔ جنہیں امان نے اپنے انگوٹھے سے صاف کیے بولا بہت خوبصورت لگ رہی ہو بلکل ایک پری کی طرح یہ بول کر امان نے ٹیشو سے ہاتھ صاف کیا۔ اور دوبار اجیب میں ہاتھ ڈال کر اس میں سے ڈائمنڈ کی انگوٹھی نکالی اور ماہین سے مخاطب ہوا۔۔۔

اوپر والے نے شروع سے تمہیں میرے لیے بنایا تھا تب ہی میرے دل میں عشق کے جذبات تب ڈالے جب تم اس دنیا اور پہلی بار میری گود میں آئی اور مجھ اس احساس نے چھو ا خدا مجھے توفیق دے تمہارے ہر آنسو ہر تکلیف جس کی وجہ میں بنا اس کا ازالا کر سکوں میں امان شاہ آج تم سے اقرار کرتا ہوں میں تم سے بے تحاشا بے پناہ بے انتہا عاشق کرتا ہوں۔۔۔



تمہی سے میری عاشقی تمہی سے میری بندگی تم ہی ہو میری زندگی I love you ماہین شاہ کیا تم اپنے کھڑوس ناشی اپنے مان کا ساتھ زندگی بھر قبول ہے امان نے اپنا ہاتھ آگے کر کے بولا تو ماہین کے ساتھ سب حیرانگی سے اور نم آنکھوں سے امان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ ماہین نے امان کا ہاتھ تھام کر آنکھوں سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی جس امان اپنے سینے سے لگا گیا۔۔۔

جب ماہین کچھ سنبھلی تو سمبل نے پانی کا گلاس لائی اور امان کو دیا جس نے ماہین کو پانی پلایا جس کی اب بھی ہچکیاں جاری تھی پانی پلے لاکر ٹوشو پیپر سے اس کا چہرہ صاف کیا۔۔۔ تو امان نے ماہین کو دیکھا بولوں اب تو قبول ہے نا امان نے سوال کیا ماہین بولی ایک شرط پر امان اس کی اس ادھر مسکرا دیا۔۔۔

باقی سب نے ماہین کو گھورا کون سی شرط امان نے سوال کیا تو ماہین بولی آپ مجھ بچپن کی طرح اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلائے گے میرے بال بنائے گئے میرے سارے کام کرے گے اور ابھی ماہین آگے بولتی کہ امان نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

کیوں کہ ماہین کی اگلی بات امان اور سمبل سمجھ گئے تھے اگر امان ہاتھ نہ رکھتا تو پکا ماہین اس سب کے سامنے شرمندہ ہو چکی ہوتی بس بس بس مجھ ساری شرطیں منظور ہے اب اور کچھ نہیں امان نے یہ دیکھ کر ہاتھ ہٹایا اور ماہین کو رنگ پہنا دی اور اس کی انگلیوں کو ہونٹوں سے چھوا پھر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا جسے دیکھ کر داد و لال پیلی ہوتی ابھی امان کو گھور رہی تھی۔۔۔



امان بولا ماہی اپنے مان کو اس کی چاچی پاٹنر کی طرف اور اپنی طرف سے ہلدی نہیں لگاؤ گی کیا تم چستی ہو تم سے پہلے کوئی اور مجھ لگائے امان نے سوال کیا تو ماہین بولی نہیں تو پھر لگاؤ میں کیسے مجھ کیا کرنا ہے ماہین نے معصومیت سے پوچھا تو امان اس کی سادگی پر مسکرا کر بولا جسے میں نے لگائی ہے ویسے تم مجھے بھی لگاؤ امان نے بتایا، تو ماہین نے ویسے ہی کیا ہلدی کی باؤل سے دونوں انگلیوں پر ہلدی لگا کر امان کے چہرہ پر لگا کے بولی یہ ماما کی طرف سے دوبارہ ہی عمل کیا یہ میری طرف سے اور پھر امان کے چہرہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔

ماہین کی اس حرکت پر امان اور باقی سب حیران تھے امان تو مسکرا دیا پر دادو گڑ بڑا کر چہرہ دوپٹے میں چھپا لیا اور باقی سب مسکرا دیے سمبل نے دادو کی حالت دیکھ کر بولی اولیلا مجنوبس کرو باہر مولوی صاحب آگئے ہو گے آج کے دن میں بہت ہوا امان نے سمبل کو گھور اپر جب سمبل کے ساتھ کھڑی اپنی دادو کو شرم غصے سے لال پیلا دیکھ کر مسکرا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب آگئے اور نکاح پڑوایا گیا سب سے پہلے

دلہن کے کمرے میں اس وقت سب موجود تھے اکبر شاہ ماہین کے ساتھ بیٹھے تھے دوسری طرف دادو اور اربہ بیٹھی تھی مولوی صاحب کے آتے ہی سمبل نے ماہین کے سر پر لال دوپٹہ اوڑھا۔۔

"ماہین شاہ آپ کا نکاح امان شاہ ولد و آصف شاہ سے سکھ رائج الوقت پچاس لاکھ حق مہر کے عوض طے پایا کیا آپ کو قبول ہے؟" مولوی نے بسم اللہ پڑھتے ہوئے چند آیتوں کے بعد شروعات کی۔۔۔ ماہین نے سر اٹھا کر دادو سے سوال کیا میں کیا کہوں دادو اس کی معصومیت پر مسکرا کر بولی بولو بیٹھا قبول ہے ماہین نے ہاں میں سر ہلا کر کہا قبول ہے تین بار قبول ہے کامر حلہ طے پایا۔



## ٹشن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

ماہین نے دستخط کیا۔ مبارکباد کا سلسلہ جاری ہوا داد اور اکبر شاہ کی آنکھیں نم تھی اکبر شاہ بیٹی کو پیار کر کے بیوی کو یاد کرتے رو دیے اربہ بھی ماں کو یاد کر کے رو دی اور اکبر نے اس بھی سینے سے لگایا حسیب نے انہیں الگ کر کے اکبر صاحب و آصف شاہ کو باہر لے گئے۔۔

"امان شاہ آپ کا نکاح ماہین شاہ ولد اکبر شاہ کے ساتھ طے پایا گیا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟" امان کی آواز گونجی قبول ہے جی قبول ہے قبول ہے امان کی طرف سے بھی قبول ہے کامر حلہ طے پایا گیا اور دستخط کروا کر سب نے امان اور ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔۔

امان جب اکبر شاہ سے ملا تو دونوں احمنہ کو یاد کر کے غم غین ہو گئے دونوں کی آنکھوں سے ایک آنسو موتی کی صورت گرا ایک دوسرے کے کاندھے میں جذب ہو گئے۔ اکبر شاہ نے بھی بیٹے کو مبارک دے کر اس کا ماتھا چوما آج ان کی محرومہ بھابھی کی تمنا پوری ہوئی تو وہ کسے راضی نہ ہوتے اپنے بیٹے سے ویسے تو ان کو کوئی دشمنی نہیں تھی اپنے اولاد سے بھلا کیسی دشمنی بس کچھ عادت ان کو اس کی پسند نہیں تھی جس کی وجہ سے اسے روڈ رہتے تھے۔۔۔۔۔ ورنہ تو ہر اولاد کی طرح امان ان غرور تھا۔۔۔ نکاح سے فارغ ہو کر سب نے مایوں کی تیاریاں کی کب شام ہوئی اور پتا بھی نہیں چلا ہال میں سب اولڈ مرد حضرات کی جگہ بنی تھی جب کے گارڈن میں مایوں کی رسم ادا ہونی تھی گارڈن کو بہت ہی خوبصورت سے لئیسٹوپیلے اور سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا گارڈن کے درمیان میں ایک خوبصورت جھولار کھایا تھا جس سفید پھولوں سے سجایا تھا امان ماہین کے لیے اس سے تھوڑا دور کالین بیچھا کر گدے لگا کر ان پہ رنگ برنگی کوشن رکھے گئے تھے۔۔



اربیہ گجروں کی تھال لیے جب سیڑیوں سے نیچے اتری تو سامنے سے آتے حسیب سے ٹکرائی اور سارے گجرے نیچے گر گئے اربیہ کچھ کہتی حسیب بول پڑا زردے کی دیگ دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا بھی تو چشمہ بھی لگایا ہے اربیہ کا تو منہ ہی کھل گیا خود کے لیے زردے کی دیگ الفاظ سن کر اور دانت پیس کر بولی کس اینگل سے تمہیں دیگ لگ رہی ہوں ہاں تمہاری آنکھوں کی جگا بٹن فٹ ہے کیا۔۔۔

جو تمہیں دیکھائی نہیں دیتا حسیب نے اس کے پیلے ڈریس میں دیکھ کر چوٹ کی یہ سچ تھا اربیہ سامٹ تھی۔۔ فل پیلے فراک میں جس پہ گولڈن کام تھا

پھولو کی جیولری میں بندیا اور گجرے پہنے آنکھوں میں لائٹ سا کا جل کی بارک سی لائن کھینچے اور چشمہ پہنے ہونٹوں پر پنک لپگلو زلگائے بالو کو تھوڑا سا کچر میں باندھے کچھ کھولے چھوڑے فرنٹ پر بیکوم بنائے بہت پیاری لگ رہی تھی حسیب نے سفید کرتا اور یلو واسکٹ پہنے جیل سے بال سیٹ کیے بازو تھوڑے سے فولٹ کیے گرین آنکھوں میں شرارت لیے بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔

بوکھڑا انسان سے اتنا نہیں ہو سکا کہ اپنے ہی بہن بھائی کی مایوں میں نیوڈرس پہن سکے اربیہ نے اس کے کپڑوں پر چوٹ کی یہ سب تم فتنی کا کام ہے

کیو جلائے تھے میرے کپڑے اربیہ کی بازو مروڑ کر بولا چھوڑو مجھے جنگلی انسان ہاں جلائے تھے تم نے کیوں میرے بال کاٹے تم بھی تو اس کا بدلہ لے چو کی ہو



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ٹائن ہاپر سکون تمہارے کپڑے جلا کر آیا کیوں کے تم نے میرے بال کاٹے اس کے آگے جو میں نے کیا اب بھی کم ہے اچھا کم ہے ابھی بتاتا ہو یہ کہتے حسب نے مزید بازو مروڑی تو اربہ کی چیخ نکلی۔۔۔

اور اتنے میں باہر سے سمبل آئی یہ کیا ہو رہا ہے حسیب نے اربہ کو چھوڑا ری کب سے گجروں کا تھال منگایا تھا یہ کیا حال کر دیا تم دونوں نے جگا جگا گجرے پڑے تھے

یہ سب سمبل بھا بھی اس بلڈوزر کے کام ہے بتاؤں میں تمہیں مانو بلی اچھا بس بہت ہوا کبھی تو دونوں سکون سے بیٹھ جایا کرو

---

سمبل نے دونوں کو لڑتے ہوئے کہا اور حسیب تم جا کے اور گجرے ابھی لاؤ میں نہیں جانے والا مجھے بکشتو بہت خواری میری کر چوکے ہو ایک ہفتے میں

حسیب تم کیو چاہتے ہو پھوپو سے اور امان سے تمہاری آج کے دن بھی درگت بنے سمبل نے دھمکی دی جو کام کر گئی آج آپ کے شوہر صاحب آئے ہے نا ان سے بولتا ہوا اپنی زوجہ کو سمجھالے جاؤ جاؤ ہم کسی سے نہیں ڈرتے سمبل ہنستی ہوئی اربہ کو لے گئے۔۔

کچھ دیر میں امان ماہین کو لا کر جھولے پر بیٹھایا گیا مہمان سب آچکے تھے بڑوں کے لیے گارڈن میں کرسیوں کا انتظام کیا تھا دولہن دولہا کے آتے ہی رسم شور و ہو گئی



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

سب سے پہلے داد و نورین اور دوسری عورتوں نے دونوں کو ہلدی لگائی اور دعائیں دی جب ینگ جنریشن کی باری آئی تو امان نے خود کو لگانے سے منا کیا پر اربہ نے بولا وہ بھی تو امان کی بہن ہے اور بہنو کے کچھ ارمان ہوتے ہیں تو وہ ان کو نہیں روک سکتا اس لیے امان چپ کر گیا پر سمبل اربہ عائرہ کے باد سب کو منا کر دیا تو سب نے ہنسی خوشی ماہین کو لگا کر رسم پوری کی اب سب سامنے نیچے گدے پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

جس کی ایک طرف لڑکیاں اور دوسری طرف بوڑھے سب نے درمیان میں دونوں پاڑی نے ڈھول رکھی تھی سمبل نے گانا شور و کیا۔۔۔۔۔

چیٹا کو کڑ بنے رے تے چیٹا کو کڑ بنے رے تے کشنی ڈوبتے لیے منڈا عاشق تیرے تے کشنی ڈبے والے منڈا عاشق تیرے تے،،

سمبل کے باد اربہ نے گانا گایا باگے وچ آیا کرو باگے وچ آیا کرو گنگی شیشا میں دینی آئیں تو سی ڈنڈ لاش کا یا کرو،، اربہ نے سمبل کے شوہر پر چوٹ کی جس کے بال درمیان سے کم اور سائٹ پر زیادہ تھے سمبل نے اسے دھپ لگائی جب کے باکی سب کے قہقہہ گونجے۔

اب لڑکوں کی طرف سے حسیب بولا باگے وچ آیا کرو باگ وچ آیا کرو مکھیا تو ڈر دے ہو گوڑ تھوڑا کھایا کرو،، اب ہسنے کی باری لڑکوں کی تھی۔۔۔

سمبل کا شوہر شور و ہوا ٹانگے دیا گدیانے ٹانگے دیا گدیانے او بھر کے چن پوچھ دائے سٹا کتھے کتھے لگیانے،،



## لٹسن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

اب سمبل بولی،، کوٹھے تے کھلوما یا کوٹھے تے کھلوما یا چن پاو نتھڑے یا مینو تیری لومایا۔۔ سمبل۔ کے بول پر سب لڑکیاں نے اس گھوراجو شوہر کو دیکھتے ہی رومانٹک بن رہی تھی سب کو خود کو گھورا تا پا کر دانت تلے زبان دی۔۔ جسے فیصل مزدبھلا،،

کوئی پانی پیتے نے ایویں نہیں گورے! اساں خرچے کیتے نے،، فیصل کے بول سے لڑکوں کے قہقہہ گونجے جب کے لڑکیاں سمبل کو گھور رہی تھی۔۔

اربیہ نے بول شور و کیے۔۔ کوئی تندوری تائی ہوئی اے! کوئی تندوری تائی ہوئی اے! اک ماہی آپ کو جا! دو جا بو تھی وی بنائی ہوئی اے،،

اربیہ کے بولوں نے اب کے قہقہہ چھوٹے اور حسیب گھور کر رہے گیا اس طرح ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے رہے بھر دادوں نے سب ختم کرنے کو بولا کیوں کے رات کے دو بج گئے تھے

آخر میں سب نے دولہن دولہا کو ڈانس کے لیے اٹھایا اور سب نے حسیب سے گانا سننے کی فرمائش کی حسیب کے گانے کے ساتھ امان ماہین نے ڈانس کیا۔۔

READERS CHOICE

Sajde kiye hai lakhon  
lakhon duaiyen mangi  
,,paya ha maine fir tujh



,tujhse hi dil ye bahla  
tu jasi kalma pahla  
chahu na fir kyu Mai tujhe  
jis pal na chaha tujhko  
us pal sajaye mangi  
paya hai Main fir tujh  
Sajde kiye hai lakho  
.....lakho duaye mangi paya hai Main fir tujh  
Jane tu Sara wo  
dil me Jo mere ho  
padhle tu aankhehar har dafa nakhre sa naji bhi  
hote hai raji bhi  
tujhse hi hote hai kafa  
Jane tu batyn sari

READERS CHOICE



kati hai raatyn sari

jalter diye se unbujhe

khud ko mitaya Maine Teri balaye mangi paya hai mane phir

....tujh

حسیب نے جیسے جیسے بول بولے امان ماہین نے ویسے ویسے ایک ایک بول پے بہت خوبصورت سٹپ کیے دونوں ڈانس کرتے بہت خوبصورت لگ رہے تھے دادو تو ان کی بالائے لٹی ان کو دعائیں دیتی نہیں تھک رہی تھی سب نے حسیب کو گانے کی اور امان ماہین کو ڈانس کرنے کی دعائیں دی دادو نے سب کے سر پر پیسے وار کے کام والیو کو دے دیے اور ایک خوبصورت شام اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔!!

آج صبح سے گھر میں افراتفری کا علم تھا نورین بیگم نے پورا گھر سر پہ اٹھا رکھا تھارات دیر تک جاگتے رہنے سے سب ابھی تک سو رہے تھے گھر مہمانوں سے بھرا پڑا تھا ایسے میں سمبل اور نورین بیگم سب سنبھال رہی تھی کچھ درمیں عازرہ اور اربہ بھی آگئی سمبل نے دونوں کو ناشتہ دیا تو دونوں شرمندہ ہو گئی جو بھی ہو سمبل بھی اس گھر کی مہمان بن کر آئی تھی اس سے ایسے اپنی خدمت کرنا ان کو اک آنکھ نابھایا تو منہ لٹکا کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگی اتنے میں سمبل بولی

"اوے یہ دونوں نے منہ کس خوشی میں لٹکایا ہے اور کیا دیکھ رہی ہو ایک دوسرے کو بتاؤ ذرا"

"سوری بھابھی یہ کام ہمارا تھا پر ہم لٹ ہو گئے"



دونوں نے سر چھوکائے کہا سمبل دونو کو گھر کر بولی

"پہلی بات تو یہ اپنے سراٹھاؤ اور میرے ساتھ مل کے کھانا کھاؤ دوسری بات یہ میری پھوپو کا گھر یعنی میرا ہے تو اپنے گھر میں کام کرتے کسی شرم کیا میں نے کوئی بکوس کی ہے جو تم دونوں ڈارے کر ہی ہو یا میں کچھ نہیں لگتی تم دونوں کی بولوں سوری"

سمبل کی بات سن کے دونوں معافی مانگنے لگے جس سے وہ اور غصے ہوئی

"بس بس رہنے دو تم مجھ اپنا مانتی بھی نہیں ہو اس لیے غیروں والا رویہ رکھا ہوا ہے"

سمبل نے گیلا کیا اتنے میں حسیب کچن میں آیا

"بھابھی جی آپ عورتوں کا میلو ڈارمہ ختم ہو گیا ہو تم مجھ ناشتہ دے دے میں ہونا قدر دان آپ کا معصوم سادیور چلو جلدی سے میری خدمت کر کے ثواب کماؤ"

حسیب کی بات سن کے تینوں نے اسے گھورا اور اربہ کا دل کر رہا تھا اس کا سر پھاڑ دے جو ان کی ہر بات میں ٹانگ

اڑاتا ہے سمبل نے جب اربہ کی شکل دیکھ تو سمجھ گئی وہ کتنی بھڑکی بیٹھی ہے یہ دونوں بھر سے اپنی جنگ شروع نا

کرے اس لیے حسیب کو بیٹھنے کا بول کر اسے بھی ناشتہ دینے لگی جو بنا کوئی شرارت کیے کھانا کھانے لگا کیوں کہ گھر

میں کام بہت تھے اور سارے کچھ حسیب اور امان دیکھ رہے تھے

اکبر شاہ اور و آصف شاہ افوس اور گھر کے مہمان مراد حضرت میں تو ایسے میں حسیب نے اپنی مستی کو ابھی ایک طرف

رکھ کر کاموں پر دیہان دیا امان نے سمبل کا دیماخ چٹ رکھا تھا



"فون کر کے ماہین کا اچھے سے خیال رکھنا اس بار بار کچھ نا کچھ کھیلتی رہنا ہی اس سکون کرنے دیں نا"

سمبل آخر پہ اجزا کے بولی

"برخوردار تم سے زیادہ پتا ہے اس کا خیال کسے رکھنا ہے زیادہ میرے ابانا بنو اور اب سرمت کھانا اتنا نام نہیں کے بار

بار تمہاری کال رسو کرو"

امان کو اندر آنے کی زار افرست نہیں تھی اور ماہین کو مایوں کے باد دیکھا بھی نہیں تھا تب سے ہی سمبل کو تنگ کر رکھا

تھا پر سمبل نے بھی اس اب خوب لتاڑا جو کے بلکول اثر نہیں کیا

"آپ جتنی بھی مصروف ہے مجھ میری بیوی کا خیال رکھنا ہے اس سے آپ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں جتنا کہا ہے

اتنا کرے"

سمبل ابھی کچھ بولتی کے امان فون بند کر گیا اور وہ دانت کچ کچا کے فون بند کرتی ماہین کے کمرے میں چل دی جہاں

بیٹیشن نے سب کو تیار کرنا تھا

شام کب ہوئی وقت کا پتا بھی نا چلا ابھی بھی کچھ کی تیاری رہتی تھی کسی کے سنڈل گم تھے تو کسی کو ڈوپٹہ نہیں مل رہا تھا کسی کے لانز لگانے رہتے تھے تو کسی کے ہر سنڈل پر سمبل نے سب سنبھال لیا تھا سب تیر ہو چو کے تھے بس نورین کے ساتھ مل کے چھوٹے موٹے کام دیکھ رہی تھی کے و آصف شاہ کے آواز گونجی



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

"حد ہے نورین بیگم میرج ہل میں مہمانوں کے انا کا وقت ہو گیا ہے اور میزبان ابھی تک ہل نہیں پہنچے کیا اب عورتوں کی طرف بھی ہم استقبال کرنے جائے"

و آصف شاہ ابھی اپنی بیگم کی کلاس لے رہے تھے کہ سمبل بولی  
"پھوپاجی آپ ٹشن نالے سب تیار ہے بس ہم نکلے رہے ہے"

یہ کہتی نورین بیگم کو لے کر وہاں سے جلدی جو پہلے ہی ہر کام میں بوکھلائی بوکھلائی گھوم رہی تھی کچھ دیر میں سب لوگ ہال پہنچ ہال کو اور سیٹیج کو بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا سبز اور پیلے بھولوں اور لٹیننگ سے سجایا تھا ایک طرف ڈانس کے لیے الگ سیٹیج بنا تھا دولہا کی ایک ساتھ انٹری ہوئے تھی۔۔ جب امان گھر لوٹا تو اس دادو نے سید اتیار ہونے بھیج دیا تھا تیار ہو کے جب امان ماہین کے کمرے میں گیا اور اس پے نظر پڑی تو سانے وہی تھم گئی وہ لگ بھی تو بہت پیاری رہی تھی

یلو اور گرین کلر کے درس لہنگا چوکی پہنے بالوں کی لونگ چوٹیاں کیے کچھ بال لیٹو کی سورت چہرے پہ جھول رہی تھی بیوٹیشن کا خوبصورت میک اپ کیے کاناری کا خوبصورت زیور پہنے کوئی حور ہی لگ رہی تھی

امان تو جم ہی گیا تھا حیران تو ماہین بھی تھی امان نے آج بھی سفید کرتا پہنے گرہین و سکوٹ پہنے جل سے بال سٹ کیے پاؤں میں گھوسا پہنے بیلو آنکھوں میں دنیا جہان کا پیار لیے ماہین کو تنکے جا رہا تھا دونوں کو حوش سمبل نے دیلوا دیا  
"اگر آنکھوں سے دیدار ختم ہو گیا ہو تو چلے پہلے بھی پھوپاجی ناراض ہو رہے ہے"



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

امان نے سہبل کو گھورا اور ماہین کا ہاتھ تھام کے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیے اس کے آنکھوں سے تھوڑا سا کاہل لیے  
ماہین کے کان کے پیچھے لگا کر اور اس کا ہاتھ تھام کر باہر کو چل دیا۔

س وقت ہل میں دولہن دولہا کی انٹری ہوئی تھی اور پھولوں کی بارش ان پہ ہوئی یہ حسیب نے اپنی طرف سے ان  
دونوں کے لیے سپر از دیا تھا دونوں بہت خوش اور پیارے لگ رہے تھے  
دادا اور نورین ان کی دل ہی دل میں نظریں اتری بالائے لیتی نہیں تھک رہے تھے بہت سے لوگوں نے انہیں رشک  
تو بہت سے لوگوں نے حسد بھری نظروں سے دیکھا کیونکہ کچھ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ امان جیسا خوبرونو جوان  
اور امیر کبیر ماہین کا محافظ بنے کیوں کہ کافی لوگوں نے بڑی باتے بنائی تھی کہ ماہین اس کا بل نہیں کے امان کے  
ساتھ آگے چل سکے کافی نے خود اپنی بیٹیوں کی آفر کی جیسے دادوں نے خوب جھڑکا اور باتے سنائی  
اور کسی میں اتنی جورت نہیں تھی دادو کے سامنے دوبار آواز نکالی جائے مایوں پہ بھی بہت سے لوگوں نے دادو سے  
گلے شکوے کیے کہ آپ کو ہمارا ذرا خیال نہ آیا اور ماہین کے مقتول بھی بہت باتے کی پردادو نے صاف کہہ دیا سب  
کے گھر کے سورتے حل سے اور بچوں سے وقف ہے پر ان ہونے کبھی ان کے گھر اولادوں کے معاملے میں ٹانگ  
نہیں اڑائیں تو ان سب کا بھی مقصد نہیں وہ زیادہ بہتر جانتی ہے



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

اپنے بچوں کا کہا کب کسے کرنا ہے اسے آگے کسی کی جورت نا تھی کے زیادہ سوال جواب کرے پر حسد بھر نظر سے اب بھی باز نہیں آئے پر یا پورا کسے تھی امان نے بہت احتیاط سے پہلے ماہین سٹیج پر چسڑھایا پھر خود سٹیج پر چسڑھا سمبل عازرہ اربہ نے ماہین کو چیر پر بیٹھایا

سمبل عازرہ اربہ نے ایک جیسے شرارے پہنے بالوں میں خوبصورت سی چھوٹیا کیے ان میں پھول لگائے خوبصورت سے میکب میں بہت پیاری لگ رہی تھی آج تو حسیب بھی حیران تھا اربہ کو دیکھ کر حوش رو با حسن لیے آنکھوپہ چھوٹے گلکس لگائے کوئی گڑیا ہی لگ رہی تھی حسیب نے لائٹ بلیو کرتا اور سفید پجما پہنے گالے میں چونی کا دو بٹا اوڑھ پری محفل کی جان بنا گھوم رہا تھا

خاندان کی لڑکیاں اس کے آگے پیچھے گھوم رہی تھی پروہ مغرور شہزادہ تو سب کو بہن بول کے بھگادیتا دادو نے بھی سختی سے منا کر دیا تھا کہ خبردار اگر کسی لڑکی کے اس پس دیکھ تو وہی سے پیٹنا شور و کردو گی تو حسیب نے بھی ان کی بات پر عمل کیا ویسے بھی اس کوئی شوق نہیں تھا خاندان کی لڑکیوں سے اتنا فرنگ ہونے کا۔

دادو کے کہنے پہ مہندی کی رسم شور و ہوئی کال کی طرح آج بھی سب سے پہلے بڑوں نے بھر بچوں نے دونوں کو خوب مہندی تیل لگیا جس سے امان اجزاء آیا بیٹھا تھا اللہ اللہ کر کے جان چھوٹی نورین نے پہلے کھانا کھو یا کھانے سے فرگ ہو کر پہلے گورپ ڈنس ہوا جس میں حسیب اربہ سمبل عازرہ اور سمبل کا شوہر فیصل اور ایک اور لائبر نام ان کی کزن تھی سب نے سٹک کے ساتھ لوٹی ڈانس کیا،،، ڈانس گروپ ---- Dum dum danke pe

chot padi Cham Cham Chamke ya raat badi Dum dum danke



pe chot padi Cham Cham Chamke ya raat badi Nahi tera bhi  
dosh nahi Mera bhi mera bhi dosh nahi dono ko hoah ye hai  
joban ka josh lag gye pyear ki hatkari dum dum danke pe chot  
padi Cham Cham Chamke ya raat badi.

🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 . Baithe batihe  
mujh kuch hone laga nind udne lagi chan khone laga,, baithe  
batihe mujh kuch hone laga nind udne lagi chan khone laga  
apni palko me sapne pirome lagi jagte jagte ma tu sone lagi  
Badi Aayi ye muskil ghdi dum dum danke pe chot padi Cham  
Cham Chamke ya raat badi سب نے بہت اچھا ڈانس کیا اب حسیب اور اریبہ کی باری  
تھی۔

READERS CHOICE

Haseeb Vs Areeba...

Khidkei se

Khidkei se ..aribeh ne pehla ki۔ mujhe taakein saare gali ke baanke



lut gaye ainvay aake there mohalle.... اب حسیب بھی میدان میں آیا۔۔۔

ho chal kat le tu kitna phenke hai zara bhi dam nahi hai there  
darme mein badha lo ji badha lo relation wa badha lo naino ke  
pench lada lo AA jao na chhat par hum lut gaye baby aake  
there mohalle hum lut gaye zaalim aa ke there mohalle

Page 126 of 359



حسیب اور اربیعہ نے رنگین رومال لے لیے۔

حسیب اور اربیبہ نے ڈانس میں بھی ایک دوسرے کو بہت تنگ کیا پر ڈانس بہت اچھا تھا ان کا سب نے ان دونوں کو اور ان کے ڈانس کو بہت انجوائے کر رہے تھے بس دادوں اور نورین سر پکڑے بیٹھی تھی آنکے ڈانس ختم ہوتے ہی نورین دادوں نے شکر ادا کیا اور امان ماہین کی باری آئی آج بھی حسیب نے بہت خوبصورتی سونگ گایا تھا جس پہ امان



ماہین نے کپل ڈانس کیا تھا۔۔۔ Amaan Maheen special coupl Danes..

Waada raha Pyar se Pyar ka ab hum na hinge Juda ya meri  
dharkane sun raha hai khuda chahe tumhe kis Kadar Mera Dil  
tum ko nahi hai pata ya meri dharkane sun raha hai khuda  
Waada raha..

Dono jaha ko Bhola ho ma asi lagi hai tum se lagan chahe  
khaho as awargichahe kho as diwanapan Dil NE khaha Dil NE  
sona mein tumhe dilbar chona aab doriya na rahe darmiya kya  
rang layi wafa ya meri dharkane sun raha hai khuda Waada  
raha hai pyear se Pyar ka ab hum na hinge Juda ya meri  
dharkane sun raha hai khuda.....V

نے ان کی جوڑی اور ڈانس کو سحر اور ایک شام اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔

READERS CHOICE

گھر آکر سب بڑے تو سونے چلے گئے مرد حضرات بھی کچھ لڑکیاں لاونج میں ماہین کے ساتھ بیٹھ گئی کیونکہ بیٹیشن  
نے ماہین کو مہندی لگانی تھی۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

تو ابھی تک ہلا گلا گھر آ کے کر بھی جاری تھا اور ماہین کا نیند سے بورا حال تھا۔۔۔۔۔  
جب کے وہ یہ رسے بھی بہت انجوائے کر رہی تھی پر اس اب نیند کی اشد ضرورت تھی۔۔۔۔۔ پر ابھی مہندی کو ٹائم  
تھا کچھ لگ چکی تھی کچھ رہتی تھی۔۔۔۔۔

سمبل آپنی سمبل جو عازہ کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی ماہین کے مخاطب کرنے پر اس کی طرف دیکھا آپنی مجھ  
سونہ ہے میری کمر درد سے دکھ رہی ہے ماہین کی بات سن کے سیٹشن اور ساری لڑکیاں ہس دی۔۔۔۔۔  
اور سمبل اربہ نے اسے گھورا آج کے دن کوئی سونا ونا نہیں ہے ابھی مہندی رہتی ہے نا آرام سے بیٹھو کچھ کھانا  
ہے۔۔۔۔۔

تو بتاؤ میں لاتی ہو نہیں مجھ سونا ہے اس لیے اگر آپ سب لوگ مجھ سونے نہیں دے گے تو میں سب کی شکایت مان  
سے کرو گی ماہین کی بات سن کے سب حیرانگی سے منہ کھولے۔۔۔۔۔  
اس دیکھ رہی تھی سمبل آنکھے چھوٹی کر کے بولی آری یار جب سے امان صاحب نے اظہار کیا ہے چونٹی کے پر نہیں  
نکل آئے کیا ہانا آپنی مجھ بھی یہی لگتا ہے۔۔۔۔۔

سنو لڑکی ہم نہیں ڈرتے تمہارے مان سے جسے مرضی جا کے بولوں تم تب تک نہیں اٹھ سکتی جب تک یہ مہندی  
پوری نا ہو جائے۔۔۔۔۔  
سمبل نے اس کی مہندی کی طرف اشارہ کرے کہا تو ماہین لڑکیوں کی طرف متوجہ ہوئی جو ڈھو لکی پیٹتی گانے گارہی  
تھی۔۔۔۔۔ ماہین اور باقی سب نے مہندی لگوالی تھی یہ رات تین بجے کا وقت تھا۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

اور عائرہ اربیہ سمبل ماہین کے کمرے میں بیٹھے اس کا دماغ چٹ کر رہی تھی میری بات سنو ماہین خبردار کل تم نے اپنی رونمائی کا گفٹ لیے بنا اپنا چہرہ امان کو دیکھا یا سمبل نے کہا۔۔

تو ماہین نے پوچھا یہ رونمائی کیا ہوتا ہے اربیہ سمبل نے دانت پسے اور عائرہ ہس دی کل جب تم دو لہن کے روپ میں امان کے پاس جاؤ گی تو وہ تمہارا گھونگھٹ اٹھائے گا نا تو اس کا گفٹ لینا۔۔۔۔۔

اس کہتے ہے رونمائی سمبل نے بتایا تو ماہین بولی پر آپی مان تو میرا چہرہ پہلے دیکھ لے گے نا میرج ہال میں تو وہی لینی ہے مان ہال میں میرا گھونگھٹ اٹھائے گے کیا۔۔۔۔۔

اور میں تو مایوں مہندی پر بھی دو لہن بنی تب کیوں نہیں بتا یا تب بھی تو لینا ہو گا نا ماہین نے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑاے۔۔۔۔۔

اور اربیہ کا دل کیا اپنی بہن کا سر توڑ دے اس نے تو بیوقوفوں کے سردار کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

عائرہ کا ہس ہس کے برا حال تھا السلاماہین انسان بن جاؤنی تو میں نے تمہارا خون کر دینا ہے۔۔۔۔۔

اربیہ نے گھور کر کہا تو ماہین معصومیت سے بولی میں نے کیا کیا ہے۔

سمبل آپی آپ جانے اور یہ جانے ہم یہاں بیٹھے تو اس نے اور پاگل کر دینا ہے آپ ہی اس سنبھال ہم سونے چلی یہ کہتی عائرہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں سونے چلے دی۔۔۔۔۔ سمبل ہستے ہوئے ماہین کی طرف متوجہ ہوئی اور اس سمجھانے لگی۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

تو اس کی باتوں کو سن کے ہا میں سر ہلاتی رہی پھر جو سمجھ نا آیا تو نیند کے جھولے لیتی سوئی بنی سمبل نفی میں سر ہلاتی اس کے پاس سو گئی۔۔۔

اگلے دن بھی افراتفری میں دن گزرا۔۔۔ اور بارات کا وقت آپہنچا  
ماہین کے ساتھ اربہ سمبل پلر دوپہر سے چلی گئی تھی حسیب نے ان کو وہاں سے پک کر ناتھاداد اور اکبر پہلے سہرا بندی میں و آصف شاہ کے ساتھ کھڑے تھے۔۔۔

پھر اکبر شاہ اماں کو لے کر میرج ہال چل دیے بارات کا استقبال کرنے کے لیے بارات کا سارا خرچہ اکبر نے خود کیا۔۔۔۔۔

اور اماں و آصف کو سختی سے منع کیا کہ مجھے میری زمینداری سے کوئی نارو کے نہیں تو میں یہ شادی اٹینڈ نہیں کرو گا جس سے دونوں چپ ہو گئے،

اماں کی طرف سے عازرہ نورین و آصف شاہ اور کچھ مہمان بارات لیکر پہنچے اماں نے بلیک شیر وانی سر پہ ریڈ پگڑی پہنے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔۔

سب نے اماں کی خوب نظر اتاری بارات بہت شاندار دھوم دھام سے ہال تک پہنچی اور بہت شاندار طریقے سے استقبال کیا گیا داد و نورین تو اماں کی نظرے اتارتی اور حمنہ کو یاد کرے بار بار آنکھے نم کر رہی تھی۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اداس تو امان بھی بہت تھا اپنی پاٹنر کو یاد کر کے اس کے خاص موقع پر سب تھے پر امان کی پاٹنر نہیں تھی یہ سوچ کر امان کا دل درد سے پھٹ رہا تھا دوپہر میں بھی گھنٹہ حمنہ کی تصور سے بیٹھ کر باتیں کی رو یا جب دل کا بوج کم ہوا تو تب باہر نکلا پر اب امان کو کمزور نہیں پڑنا تھا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا حمنہ جہاں بھی ہو گی آج بہت خوش ہو گی یہی تسلی خود کو دے کر خوش ہو جاتا۔۔۔ امان کب سے سیٹج پر بیٹھا ماہین کا انتظار کر رہا تھا جیسے حسیب لینے گیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اور اس کا انتظار ختم ہوا ماہین پر اس کی نظر گئی تو وہی تھم گیا۔۔۔

ڈیپ ریڈ فل لہنگا چولی پہنے جس پہ خوبصورت گولڈن نگو کا کام تھا چہرہ پر گھونگھٹ کیے زیور پہنے ناک میں نتھ پہنے سر پہ برائٹل سٹائل نٹ کا دوپٹا اوڑھے مہرت سے کیے گئے میکپ میں کوئی دوشیزہ لگ رہی تھی۔۔

امان تو جم سا گیا تھا ماہین کو سمبل نے پکڑ رکھا تھا کیو کے اتنے وزنی کپڑے ماہین سے سمنجھال مشکل تھا ساتھ میں اربہ تو پہلے موجود تھی عازرہ بھی آگئی اور بہت احتیاط کے ساتھ ماہین کو سیٹج پر لائی۔۔۔۔۔

امان کو حوش دادوں نے دلویا تو آگے ہو کے ماہین کا ہاتھ تھا ماہین کی نظر امان پر گئی تو وہ بھی جم سی گئی دنیا کو بھولے دونوں ایک دوسرے کو ٹک ٹک باندھے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

فوٹو گرافی نے جانے کتنی پکس لے ڈالی سمبل کو اب غصے آنے لگا تو بول اٹھی اولیلا مجنو ہم نے اپنے پاؤ کرائے پر نہیں لیے ہم پر رہم کھاؤ اور ماہین کو اوپر چڑنے دو پاس بیٹھا کر جتنا مرضی دیدار کر لینا۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حورین فاطمہ

سمبل کے مخاطب کرنے پر دونوں حوش میں آئے اور ماہین کو بہت مشکل سے اوپر چڑھایا جو اتنے وزنی کپڑوں سے چڑنا مشکل تھا۔۔۔۔۔

آخر کار امان نیچے اتر کر ماہین کو گود میں لیتے بناسب کی کھی کھی اور گھوری کی پروا کیے۔۔۔

آرام سے ماہین کو سیٹج پر چڑھ کر چیرپہ بیٹھایا دادوں کی گھوری اب بھی جاری تھی پروا ہاں پروا کسے تھی۔۔۔۔۔

اور ماہین تو شرمانے کے بجائے مزے سے امان کی باہوں میں آکے اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی دونوں کی مسکراہٹ کتنی جان لیوا تھی۔۔۔۔۔

سب ماشاء اللہ کہے بیٹنا نہیں رہ پارہے تھے فوٹو گرافی نے یہاں بھی بہت سی تصویریں لی۔۔۔۔۔ ماہین کے بیٹھتے ہی ناختم ہونے والا تصویروں کا سلسلہ ٹوٹا آج سمبل نے بہت ہی خوبصورت گولڈن نیٹ کی ساڑی پہنی تھی بالوں کا جوڑا بنائے کچھ بال چہرے پر جھول رہے تھے پوری محفل کی جان لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

سب خاندان والے پکڑ پکڑ کر تصویریں بنوا رہے تھے آج تو فیصل کے بھی چاروشانے چت تھے بار بار کسی ناکسی سے پوچھتا کسی نے میری بیوی دیکھی ہے جو آج مل نہیں رہی۔۔۔۔۔

اور سمبل اس گھور کر رہے جاتی آخر کردادوں کی جھڑپ نے اس چپ کروا کر کھانا کھلوانے کو بولا کچھ دیر میں سب لوگ کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو دودھ پلائی کی رسم شروع ہوئی۔۔۔

اربیہ نے گولڈن رنگ کا لہنگا پہن رکھا تھا جس پہ ریڈ چھوٹے چھوٹے پھول تھے عائزہ اربیہ کا سیم تھا بس ان دونوں نے بال کھولے چھوڑے تھے آگے سے بکومین بنا کر چھوٹی سی بندیا لگا رکھی تھی۔۔۔۔۔



حسیب کی نظر بھٹک بھٹک کر اس پہ جارہی تھی نظر تو کسی اور نے بھی عائرہ پر رکھی ہوئی تھی جسے عائرہ محسوس کر کے دیکھ تو اس سمجھ نہیں آتا کون بھری محفل میں اس پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے آخر کر تنگ آکر وہ شادی انجوائے کرنے لگی۔۔۔۔۔

عائرہ اربیہ سمبل دودھ لے کر سٹیج پر پہنچی جی تو امان صاحب جیب خالی کرے سمبل نے کہا۔۔۔۔۔  
تو امان کے پیچھے کھڑے حسیب نے فیصل سے مخاطب ہوا یار فطیل بھائی آج جمعرات ہے کیا لوگ چندا منگنے آگے یار و سب جیسے چیک کر و کسی کے پاس 5 والا سکا ہے کیا حسیب کی بات پہ سب کے قہقہہ چھوٹے لڑکیاں لڑکوں کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔ اوہو امان بھائی بہت افسوس کے ساتھ اپنے اتنے غریب چیلے رکھے ہے۔۔۔۔۔  
بتاؤ گر لڑکسی کے پاس 5 والا سکا ہے۔۔۔۔۔

تو بیچاروں کو دے دو اس نے یہ کہتے اربیہ نے ایک لڑکی سے سکا لیے حسیب کے ہاتھ میں رکھ دیا یہ لو ہم سب لڑکیوں کی طرف سے کنڈی کھا لینا۔۔۔۔۔

اب قہقہوں کی باری لڑکیوں کی تھی سب کا ہس ہس کے بورا حال تھا یونہی کچھ دیر ان کی نوک جوک جاری رہی۔۔۔۔۔

پھر نورین نے سب کو ختم کرنے کو بولا تو امان نے دودھ پی

کے ایک ایک لاکھ کا چک تینوں کو دیا۔۔۔۔۔

جس سب کی آنکھیں کھل گئی حسیب نے بہت شور کیا پر امان نے بول دیا۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

بیٹیوں بہنوں کو دیتے وقت ہاتھ کھولا رکھنا چاہیے جب اللہ نے اس اتنا دیا ہے۔۔۔۔۔

تو وہ کسے بہن بیٹیوں کے لیے ہاتھ کھولا نار کھتا جس سے حسیب چپ ہو گیا اور دادو نے امان کی طرف دیکھ کر اس کی پیٹھ تھپ تھپائی۔۔۔۔۔

اور رخصتی کا وقت آپہنچا چاہیے ماہین نے واپس اسی گھر جانا تھا۔۔۔۔۔

پر یہ وقت لڑکیوں کے لیے بہت نازک ہوتا ہے حمہ کو یاد کر کے سب کی آنکھیں نم تھی اکبر شاہ دونوں بیٹیوں کو سینے سے لگا کر رو دیے۔۔۔۔۔

دونوں کو بہت دعائیں دی اور پیار کر کے ماہین کو نسبت کی اکبر نے دونوں بیٹیوں سے کہا میری تم دونوں میرا مان میری کل کائنات ہو چاہیے

تم دوبار اسی گھر لوٹ رہی ہو ماہین پر ایک اچھے باپ کی طرح میرا فرض ہے تمہیں سمجھانا اپنے باپ کا مان دونوں کبھی مت توڑنا۔۔۔۔۔

نہیں تو تمہارا باپ جیتے جی مر جائے گا سب اکبر کی بات پہ تڑپ اٹھے اربہ ماہین کا ہاتھ پکڑ کر اپنے باپ سے بولی پاپا ہم دونوں آپ کا مان کبھی نہیں توڑے گی۔۔۔۔۔

ماہین نے بھی اربہ کی ہامیں ہاملائی اور دونوں دوبار باپ کے سینے سے لگ کر خوب روئی امان نے آگے بڑھ کر ان کو جدا کیا اور اپنے چاچو کو سینے سے لگایا۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

چاچو جان آپ کا بیٹا کھڑا ہے نا پھر کیسی ٹنشن آپ میری بیوی کو بہت رولا چکے اب بس کرے اس کی بات پر اکبر مسکرا کر امان کا ماتھا چوما۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام دونوں کی جوڑی یو ہی سلامت رکھے آمین ثم آمین سب نے آمین کہا اور گھر کو چل دیے ایک اور شام اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔

گھر آکر داد دینے کچھ رسم کی پھر ماہین کو سمبل عائرہ اربہ امان کے کمرے میں لیے گئی۔۔۔۔۔

ماہین سڑھیاں چڑھتی جب کمرے کے نزدیک پہنچی تو اس کا دل زور زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔ بچپن کا ہریل آنکھوں کے آگے ناچنے لگا۔۔۔۔۔

ماہین پہلے بھی اس کمرے میں آچکی تھی پر تب وہ اپنے حوش میں کہا تھی پر اب ماہین کے ہر قدم کے ساتھ اس کی دھڑکنیں بھی بڑتی جا رہی تھی۔۔۔۔

سمبل نے جب دروازہ کھولا اور اندر سب آئے تو حیران رہ گئے کیوں کہ امان نے اپنا کمر خود سجایا تھا۔  
اور کسی کو بھی اندر نہیں آنے دیا تھا اس لیے اب سب کے منہ حیرانگی سے کھول گئے تھے ہر جگہ امان حمنہ ماہین کے  
تصویروں سے کمر ڈیکورٹ کیا تھا۔۔۔۔

ماہین کی ہر ایک ڈول ٹونز سے سجایا گیا تھادر میان میں جہازی سائز بیڈ اس کی بک دیوار پر گلاب کے پھولوں سے  
welcome back mahi Jaan لکھا تھا۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

بیڈ پہ بیڈ شیٹ سفید اور ریڈ کلر میں بیچھائی گئے تھی جس کے درمیان میں گلاب سے دل بنایا تھا۔۔۔۔۔  
پورے بیڈ کو جالی کے پردوں سے کور کیا ہوا تھا ہر طرف چھوٹی چھوٹی کانڈلز لگی تھی۔۔۔۔۔  
بیڈ کی لیفٹ سائیڈ پر ماہین کے کمرے کا دروازہ اتھارائٹ بینڈ پر زرد اور جا کے سٹڈی روم اور چینجنگ روم تھا۔۔۔۔۔  
ایک طرف کمرے میں کبرڈ بنایا تھا۔۔۔  
لیفٹ سائیڈ پر فرنٹ دیور کے ساتھ ایچ واش روم تھا ماہین تو منہ کھولے گھونگھٹ اٹھائے پورا کمرہ دیکھ کر حیران اور  
آنکھ نم تھی۔۔۔  
ڈریسنگ ٹیبل پر ماہین کی ہر سہولت کی چیزیں تھی پورے کمرے کو ابھی ماہین اور باقی سب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔  
جب امان اندر آیا آپ سب لوگ ابھی گئے نہیں۔۔۔  
سب کو خوش امان کی آواز نے دیلوا یا  
تو سمبل نے گھورا۔۔۔۔۔ تم ایسے کیسے کمرے میں آگئے بنانینگ دیے چلو نکلو یہاں سے صبر کر جائے بھا بھی جان یہ  
کہتے امان نے کبرڈ سے تین بوکس اٹھا کر سمبل اربہ عائرہ کو دیے۔۔۔۔۔۔۔  
جس میں گولڈ کے نیکس تھے جو بہت خوبصورت تھے تینوں بہت خوش تو ہوئی پر امان کو اتنی آسانی سے چھوڑنا نہیں  
تھا واہ بھائی بڑے تیز ہو بڑی جلدی ہے تمہیں۔۔۔۔۔  
ہمیں کمرے سے نکلانے کی پر پہلے یہ تو بتاویہ کمرہ کیا واقعی تم نے سجایا ہے۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

بہت خوبصورت ہے بڑی محنت کی ہے سمبل کے بولنے سے امان نے اس گھوڑا یہ آپ کے لیے نہیں ہے ناہی مجھ  
آپ سے تعریف سننی ہے۔۔۔۔۔

ابھی امان کچھ کہتا کہ سمبل بولی ہائے ہمارے ایسے نصیب کہا امان باہر سے فیصل کو پکڑ لیا لے بھائی اپنی بیوی کو  
سنجھال۔۔۔

اور یہاں سے چلتا کر امان نے کہا تو فیصل ہستے ہوئے تینوں کو زبردستی لے گیا۔۔۔۔۔  
سب کے جاتے ہی امان نے کمرہ لوک کیا اور ماہین کی طرف متوجہ ہوا جو نم آنکھوں سے اب بھی کمرے کو دیکھ رہی  
تھی۔۔۔۔۔

امان نے جا کے پیچھے سے ماہین کو اپنے بازوؤں میں لیا اور تھوڑی ماہین کے کاندھے پر رکھ کے بولا کیسا لگا،،، م م م مان  
ی ی ی یہ سب ماہین نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے بس اتنا کہا میں چاہتا تھا۔۔۔۔۔  
تم جب واپس آؤ تو تمہیں بالکل ویسا ملے جیسا چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔۔۔

یہ کہنے کی دیر تھی ماہین جو ضبط کے باوجود آنسو نہیں روکے تھے اب ہاتھوں میں چہرہ لیے پھوٹ پھوٹ کر رودی  
امان نے ماہین کے گرد حصار توڑ کر اس اپنے سامنے کر کے سینے سے لگا گیا۔۔۔۔۔ آنکھیں تو امان کی بھی نم ہوئی  
تھی۔۔۔۔۔

برسوں کے منچھڑے آج جا ملے یہ وقت کٹ تو گیا پر کیسے کاٹا کوئی ان دونوں سے پوچھے۔  
جانے کتنے پل یو نہی گزرے جانے کون کون سی یادیں زہن کے پردے پر لہرائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ماہین نے امان کے سینے سے سراٹھایا تو امان نے اپنے انگوٹھے کے پوروں سے اس کے آنسو صاف کیے اور اسے گود میں اٹھا کر بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔

اور جگ سے پانی بھر کر اس پلا یا جو سمبل نے پہلے سے بھر کے دیا تھا،  
اور اب امان اس سے گلاس لے کر سائڈ ٹیبل پر رکھ کر ماہین کے پاس بیٹھا تو ماہین بولی مجھ لگا آپ یہ سب بھول گئے  
ہونگے۔۔۔

کیوں کے آپ جب مجھے دادوں کے کمرے میں چھوڑ آئے تھے تب اپنے میری چیزے بھی دی تھی۔۔۔۔  
پر یہ سب ان میں نہیں تھا مجھ لگا آپ نے جلا دیے۔۔۔۔

کیا سچ تمہیں لگتا ہے میں ایسا کرو گا امان کے پوچھنے پر ماہین سر جھکا گئی تو امان مسکرا دیا۔۔۔۔  
اور اسکی تھوڑی سے پکڑ کر چہرہ پر کیا میرا بچہ نظریں نیچی کی بلکل اچھا نہیں لگتا ماہین نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو امان  
دیکھتا ہی رہے گیا۔۔۔۔

اور مدحوش ہونے لگا کہ ماہین ماتھے پر ہاتھ مار کر بولی او ہومان سب خراب ہو گیا امان ماہین کا انداز دیکھ کر مسکرا دیا اور  
بولا کیا خراب ہو گیا۔۔۔۔

وہ سمبل بھا بھی نے بولا رو نمائی کا گفٹ ہوتا ہے۔۔۔

اور تب تک اپنا فیس آپ کو نادیکھوں جب تک آپ گفٹ نادے دے پر اپنے تو دیکھ لیا اب مجھ گفٹ نہیں ملے گا  
نا۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ماہین نے منہ بسور کر کھا تو امان اس کی یہ عدا دیکھ کر بہکنے لگا آنکھوں میں جزبات کا خمار اترنے لگا خود پہ ضبط کے پہرے ڈال کر بولا کس نے کہا میری جان کو گفٹ نہیں ملے گا آ جاؤ۔۔۔۔۔

میں آپ کو دو امان یہ کہتے بیڈ سے اٹھ کر ماہین کی طرف ہاتھ کر کے بولا تو ماہین اٹھ گئی ہم کہا جا رہے ہیں۔۔۔  
مان ماہین نے سوال کیا آپ کو سپرائز گفٹ دینے کیا واقع ہی بلکل یہ کہتے امان نے ماہین کو سٹڈی روم میں لے گیا۔۔۔

اور وہاں کی لائٹ اون کر کے ایک ریک کے پاس جا کے کھڑا کیا۔۔۔۔۔

تو ماہین حیرانگی سے آنکھ کھولے ریک کو دیکھ رہی تھی اور خوش میں آتے بولی م م م مان ی ی یہ سب میرا ہے اومانی گاڈ  
واللہ جی اتنے سارے ڈائجسٹ یہ سب میرے ہے کیا مان بتائیں نا۔۔۔۔۔ ماہین تو خوشی سے پھولے نہیں سہا رہی تھی۔۔۔

اسے تو یقین نہیں ہو رہا تھا امان نے اس ڈائجسٹ سے بھراریک ماہین کو دیا ہے۔۔۔۔۔

امان تو ماہین کو خوش دیکھ کر بہکتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

تھنکیو سوچ مان ماہین نے آگے بڑھ کر امان کی لیفٹ چکس پر کس کر کے تنھکیو بولا۔۔۔

تو امان بھی حیران رہ گیا پھر اپنی بیوی کی معصومیت کو دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔۔۔

اور کمر سے پکڑ کر اپنے بہت قریب کیا کے ماہین بوکھلا گئی اور امان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

امان بھی خمار بھری نظروں سے ماہین کو دیکھ رہا تھا ماہین نے اپنے دونوں نازک ہاتھ سے امان کی شیر وانی کو پکڑ رکھا تھا۔۔۔۔۔

اس جھنجھوڑ کر بولی مان کیا۔۔۔۔۔ میں ایک ڈائجسٹ پڑھ لیا بھی امان جو ابھی کوئی جسارت کرتا۔۔۔۔۔  
ماہین کے جھنجھوڑنے پر حوش میں آیا پر اس کی اگلی بات سے ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔۔۔۔

پر پیار سے بولا کیا یہ جانا ہے رومانس کیا ہوتا ہے ماہین امان کی بات سن کے زور و شور سے سرہاں میں ہلانے لگی۔۔۔۔۔  
تو امان مسکرا کر بولا تو میں بتانا ہوں رومانس کسے کہتے ہیں پر آپ تو بتاتے بھی نہیں بس یہ کہتے ہیں ابھی ٹائم نہیں ہوا  
جب ٹائم ہو گا تب بتاؤ گا اور بھر بتاتے بھی نہیں ہے ماہین نے منہ بسور کر شکوہ کیا۔۔۔۔۔

اوہو چلو آج وقت آ گیا ہے میں تمہیں بتانا ہوں رومانس کسے کہتے ہیں امان کی بات سن کے ماہین کی آنکھ چمکی کیا واقعہ ہی  
آپ سچ کہہ رہے ہیں ماہین نے اس سائنٹسٹ سے پوچھا۔۔۔۔۔ تو امان ماہین کی انتہا کر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا  
پہلے پہل تو پکڑ نرم تھی پر آستہ آستہ مان نے سخت گرفت کی۔۔۔۔۔

ماہین جو اس آفت پر پہلے بھی بوکھلا گئی تھی امان کے شدت بڑھتے دیکھ کر اس جھنجھوڑنے لگی جس سے امان ہوش میں  
آتے ہی

ماہین کے ہونٹوں کو آزاد کیا جواب امان کے سینے پر سر رکھ کر اپنی دھڑکنیں بحال کر رہی تھی۔۔۔۔۔  
اور امان اس کی کمر سہلا رہا تھا ماہین جیسے ہی سنبھلی۔۔۔۔۔  
تو سراٹھا کر امان کو گھور کر بولی۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

آپ مجھ مارنا چاہتے ہیں اور یہ کون سا طریقہ ہوتا ہے مارنے کا۔۔۔۔

یہ مارنے کا طریقہ نہیں اسے رومانس کہتے ہیں میری جان جس جاننے کے لیے تم بڑی اکیسٹڈ تھی امان کی بات سن کے ماہین بولی۔۔۔۔

آپ ج ج جھوٹ بول رہے ہیں کیوں جھوٹ بولو گا۔۔۔۔

م م میں ڈا تجسٹ میں پڑ لوگی تمہیں ڈا تجسٹ پہ یقین ہے مجھ پر نہیں امان نے گھورا تو ماہین بولی نہیں۔۔۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔۔۔

آپ پر بھی یقین ہے ماہین نے سر جھکائے کہا تو امان ماہین کو اٹھا کر واپس روم میں لے گیا۔۔۔۔ اور بیڈ پہ بیٹھا کر اس کے زیور اتارنے لگا سب سے پہلے ڈوپٹے سے پن نکال کر اسے آزاد کیا۔۔۔ پھر سارے زیور اتارے نازک سا سہرا پانا امان کو بہکا رہا تھا۔۔۔۔

پرا بھی امان کو خود پہ پہرے بیٹھانے تھے تب تک جب تک ماہین کو میاں بیوی کے سہی معنی سمجھ نہیں آ جاتے۔۔۔۔ ، اٹھو ماہی جا کے چینجنگ روم چینج کر لو اور جو نائٹ ڈریس میں لیا ہوں۔۔۔

وہی پہنو گی تم او کے ماہین نے ہاں میں سر ہلایا اور چینج روم میں چل دی اور امان واشر روم کچھ دیر میں دونوں فریش سے باہر آئے۔۔۔۔

ماہین نے بے بی پنک کلر کا ٹراؤزر اور شرٹ پہنی تھی اور امان بھی بلیک شرٹ ٹراؤزر میں تھا۔۔۔۔



امان ماہین کو اٹھا کر بیڈ پہ لٹا کر دوسری سائڈ خود آیا اور اسے اپنے سینے پر سر رکھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔۔

ماہین بھی سکون سے امان کے گرد اپنی باہوں کا حصار ڈالے سو گئی۔۔۔۔

امان بھی ماہین کے سر پر پیار کرتا سوتا بنا اس کے لیے ابھی اتنا کافی تھا اس کی کل کائنات اس کی ماہی اس کے پاس تھی۔۔۔

امان کی جب صبح آنکھ کھلی تو ماہین اس کی باہوں میں

سمٹی مزے سے سو رہی تھی ماہین اس طرح سوتی بکل بچپن والی ماہین لگی۔۔۔۔

تب بھی وہ اس سے یونہی چپکتی اس پہ اپنی ٹانگیں رکھ کر سوتی تھی۔۔۔۔

امان ٹک ٹک باندے کب سے مسکرا کر اس دیکھے جا رہا تھا پھر اس کے ماتھے پر محبت بھرا لمس چھوڑتے فریش ہونے چل دیا۔۔۔۔

جب باہر آیا تو ماہین بھی جاگ چکی تھی امان کو گڈ مورنگ بول کر خود بھی فریش ہونے چل دی۔۔۔۔

امان کے اس کے لیے بہت ہی خوبصورت ریڈ کلر کا کام والا فراک نکالا جس پہ چھوٹے چھوٹے پھول بنے تھے پہنے میں بھی ایزی اور نی نویلی دولہن کے حسب سے بھی بہتر تھا۔۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی

ماہین نہا کر باہر نکلی اور چینجنگ روم بند ہو گئی کچھ ہی دیر میں فراک پہنے بالوں کو ٹاول سے آزاد کیے مگر کے سامنے تھی۔۔۔۔۔

امان بیڈ پہ بیٹھے اس کی ساری کارروائی نوٹ کر رہا تھا مان کیا میں بال کٹواد و ماہین کی بات سن کے امان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔۔

[illegible]

اور بالوں میں کھجوری چیٹیا کیے مہارت سے میک اپ کرنے لگا۔۔۔۔۔

ماہین تو حیرانگی سے امان کو دیکھتی جا رہی تھی اور جیسا وہ کہتا میری طرف دیکھو آنکھ بند کرو۔۔۔۔۔

ماہین ویسے کرتی جاتی کچھ ہی دیر میں امان نے لائٹ سامیک اپ کر کے سر پر سٹیلے سے دوپٹا اوڑھے۔۔

ماہین کے ایئر رنگ ڈھونڈ کر پہنائے پھر بیڈ کی سائیڈ سے ایک ڈبی نکال کر اس میں سے گولڈ کی چین نکالی۔۔

جس کا لاکٹ ہارٹ کی شیپ دے رہا تھا لاکٹ ماہین کی گردن میں ڈال کر وہاں اپنے لب رکھ تو ماہین لرز گئی۔۔۔

اور لاکٹ کو چھو اتو امان نے پیچھے سے اس کی گردن میں سے لاکٹ اٹھا کر اسے کھولا جس میں ایک طرف حمہ اور

دوسری طرف مان ماہین کی تصویر تھی۔۔۔۔۔

یہ بھی تمہاری منہ دیکھائی کا تحفہ ہے امان نے کہا تو ماہینِ نم آنکھوں سے بولی بہت خوبصورت ہے۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

امان نے اس آگے کر کے ماتھے پر عقیدہ ت بھرا لمس چھوڑا ماہین نے نظریں اٹھا کر امان سے پوچھا۔۔۔  
مان یہ سب آپ نے کہا سے سیکھا ہے آپ نے بہت پیار امیک اپ کیا اور بہت خوبصورت بال بنائے ہے۔۔۔۔  
یہ سب میں بچپن سے کرتا آ رہا ہوں اور ماہین کو بتانے لگا کیسے حمنہ پہ سب ٹرائے کرتا تھا  
۔۔۔ ماضی۔۔۔

امان جیسے ہی حمنہ کے کمرے میں گیا جاتے ہی جٹ پٹ ماہین کو پیار کیا اور اس کے ساتھ کھیلنے لگا مان مجھ تمہاری یہ  
عادت بالکل پسند نہیں ہے سکول سے آتے ہی اس سے چپک جاتے ہونا کھانے کا حوش ناکسی بات کا مجھ بالکل اچھا  
نہیں لگتا۔۔۔۔

اوہو پاٹنریا جب میں اپنے سونا ماہی کو دیکھتا ہوں تو بوکھ پیاس سب بھول جاتا ہے نا مان ہستے ہوئے ماہین کی ناک سے  
اپنی ناک رب کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تو حمنہ گھور کر رہے گئی پر ایسا نہیں چلے گا میں ابھی کھانا لاتا ہوں بنا چو چاکیے کھانا کھا لینا۔۔۔۔  
ناوا کے پاٹنر اور حمنہ کھانا لینے گی اور امان ماہین سے لاڈ کرنے لگا کچھ دیر میں حمنہ کھانا لائی۔۔۔  
تو امان حمنہ کے ہاتھ سے کھانا کھا کر ماہین کو سولا دیا اور اب حمنہ سے بولا۔۔۔۔۔

چاچی جانی کیا میں آپ کا میکپ کرو پیلز حمنہ تو اس کی فرمائش پر آنکھے کھولے اسے دیکھنے لگی اور ہس کے بولی کیا کیا تم  
میرا میکپ کرو گے اچھا وہ کیسے۔۔۔

آپ یہاں بیڈ پر بیٹھے اور مجھ بتائے آپ کا سامان کدھر ہے امان رہنے دو۔۔۔۔۔ تمہیں کیا پڑی ہے



میک اپ سیکھنے کی

نووے میں اپنے ماہی کے سارے کام خود کرو گا آپ مجھ سامان بتائے امان ڈرسنگ ٹیبل سے حمنہ کا سامان ڈھونڈتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تو حمنہ نم آنکھوں سے مسکرا کر اسے اپنا سامان دیا اور بیڈ پر بیٹھ گئے اور اماں نے میکپ کر کے بال بنائے جب مر ر لیے حمنہ کے پاس آیا تو وہ حیران رہ گئی۔۔۔۔۔

امان نے بہت خوبصورت میکپ کیا تھا اور بہت خوبصورت سے فرنیچ چوٹیاں بنائی تھی کیسا ہے۔۔۔۔۔

پاٹنر امان تم نے اتنا پرفیکٹ کیسے کیا میں روز تو ساری ویڈیو نیٹ پہ دیکھتا ہوں بار بار ایک ایک چیز دیکھی سوچا آج آپ پہ

ٹُڑے مار لو۔۔۔۔۔

حمنہ امان کی بات سن کے اس سینے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی کیا ہوا پار ٹنرا چھا نہیں لگا کیا امان حمنہ کے رونے سے بوکھلا کر پوچھ ڈالا ارے نہیں میرے بچے تم نے بہت زبردست کیا ہے۔۔۔۔۔۔ میں دنیا کی پہلی چاچی ہو گئی جس کے بھتیجے نے اس اپنے ہاتھوں سے سجا یا۔۔۔

اور شاید ساس بھی یو نہی میں نے تمہیں اپنی بیٹی کے لیے نہیں چنایہ کہتی حمنہ امان کا ماتھا چوم کر اس سینے سے لگا گئی۔۔۔۔۔



۔ حال۔

امان ماہین کو بتاتے آنکھیں نم کر گیا ماہین بھی رودی اور امان کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

امان ماہین کے گرد اپنا حصار بنا گیا۔۔۔

امان ماہین نیچے آئے تو سب کھانے پہ ان کا انتظار کر رہے تھے سب کو سلام کیا دادو سے دونوں نے پیار لیا ماشاء اللہ بہت خوبصورت لگ رہے ہو دونوں۔۔۔۔

نورین نے دونوں کو پیار کر کے کہا باڑی ماما مجھ مان نے تیار کیا ہے ماہین کی بات سن کے سب چونکے اور امان ماہین کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیا واقع ہی ماہین اربہ نے حیرانگی سے پوچھا جی بلکل آپ دیکھے بال بھی مان نے بنائے ہے۔۔۔۔۔

و آصف شاہ نے بیٹے کو گھورا تم نے یہ کب سیکھا بڑے پاپا بچپن میں سیکھا ہے۔۔۔۔۔

مان تو چوپ کر کے ناشتہ کرنے لگا ماہین نے جواب دیا تو سب مسکرا گئے اور و آصف شاہ نفی میں سر ہلاتے کھانا کھانے لگے،،،،،

کھانا خوش گوار ماحول میں کھایا گیا امان کچھ دیر کام سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

اور سمبل نے ماہین کو آڑے ہاتھ لیا سناو بھائی کیسی گزری ماہین بولی کیا مطلب مطلب بھی اب میں بتاؤ۔۔۔۔۔

یہ بتاؤ امان نے منہ دیکھائی میں کیا دیا سمبل نے پوچھا تو ماہین نے پہلے لاکٹ دیکھا یا۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

واہ یہ تو بہت خوبصورت ہے کیا امان نے پہنایا سمبل نے پوچھا تو ماہین نے ہا میں سر ہلایا اور کیا اور تو کچھ بھی نہیں  
آپ کو پتا ہی مان نے مجھ رونمائی میں بہت بڑا گفٹ دیا ہے۔۔۔۔۔

کیا دیا ہے سب نے پوچھا تو ماہین سب کو کمرے میں لیجا کر سٹڈی روم میں لیے گئی اور ڈائجسٹ سے بڑا ریک دیکھا یا تو  
سب حیران رہ گئے۔۔۔۔۔

واہ ماہین تم کتنی لکی ہو کتنے پیارے ہے میرے بھائی اربہ نے امان کی تعریف کی اور ماہین کو رشک بھری نظروں سے  
دیکھا۔۔۔۔۔

ہا وہ تو ہے اب سب ماہین کے بیڈ پہ بیٹھے گئے تو بتاؤ ماہین امان نے بتایا تمہیں رومانس کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔  
آخر کار سمبل مدے پہ آئی ہا آپی اور ماہین نے سب بتایا تو عازرہ سمبل کا ہس ہس کے برا حال اور ہمیشہ کی طرح اربہ کا  
پاراہائی تھا۔۔۔۔۔

تم کب سدھرو گی ماہین ہر بات ہر کسی سے نہیں کرتے پاگل لڑکی اربہ نے اس چھا پڑ لگاتے کہا۔۔۔۔۔  
کیا آری آپی آپ کیو میرے پیچھے پڑی رہتی ہے میں نے کیا کیا تمہارا سر نکلی لڑکی۔۔۔۔۔

اربہ کو ماہین پہ تپ چھڑ رہی تھی ہائے بیچارے وکیل صاحب کتنی مہنگی پڑ گئی پابند یا ہا ہا بس کر دیے سمبل  
بھا بھی۔۔۔۔۔

اربہ نے ماہین کو گھور کر سمبل سے مخاطب ہوئی اچھا چلو میں تمہیں بتاتی ہو رومانس کے بارے میں اور سمبل نے اس  
کچھ اسلامی بوکس پر دائرے کے نشان لگا دیے۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

جس میں میاں بیوی کے حقوق اور جو ماہین کے سمجھنے کی بات تھی اور کچھ ناول کے رومانس سین پر بھی،،، نشان لگا کر ماہین کو دے کر اسے آرام کرنے کا بولی۔۔۔۔۔

اور عازہ اربہ کو لے کر چل دی باہر ولیمہ کی تیاری کرنے سب کے جاتے ہی ماہین نے سب پڑا سمجھا۔۔۔۔۔  
رومانس سین پڑھ کے ماہین سرخ ہو گئی اومائی گاڈی ی یہ میں نے کیا کر دیا امان کی رات کی جسارات یاد کر کے ماہین اور شرم سے نیلی پلی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

م م میں سچ میں بیوقوف ہوں ہوا فو میں نے تو ان سے رومانس کے بارے میں پوچھ لیا انوالس جی اب میں مان کا سامنا کیسے کروں گی۔۔۔۔۔

یہ سب سوچتے ماہین کمبل میں گھس کے سوتی بنی امان جب گھر آیا تو سمبل نے آڑے ہاتھ لیا۔۔۔۔۔  
آگے لاڈ صاحب اب زار اپنی زوجہ محترمہ کو جاگادو جانے کون سے گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی ہے اٹھنے کا نام نہیں لے رہی۔۔۔۔۔

تین بجنے والے ہے پار لرجانا ہے اچھا میں جا کر دیکھتا ہوں یہ کہتے امان کمرے میں آیا۔۔۔۔۔  
تو ماہین کو سوتا پایا جو ڈائجسٹ سینے سے لگائے سو رہی تھی نفی میں سر ہلاتے اس کے پاس بیٹھ کر ڈائجسٹ ایک سائڈ پر رکھ کر ماہین کے دئے بائے ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

کر اس دیکھ کر بولا ہم یعنی میرے بچے کو رومانس کا معلوم ہو گیا گڈ ویری گڈ اب مجھ زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

یہ کہتے امان نے ماہین کو جگایا ماہی میری جان اٹھ جاؤ ماہین کسمسکا کر پھر سودی۔۔۔۔۔

ماہی اٹھ جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہوگا سونے دینا مان اچھا تو ایسے نہیں اٹھو گی۔۔۔۔۔

اوکے یہ کہتے ماہین کو باہو میں اٹھا کر وشروم لیے گیا اور شاہر چلا دیا ماہین جو نیند میں جھول رہی تھی پانی گرنے سے

چینی آآآآ آمانسننن ی یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔۔۔

اٹھانے کا تم سیدھے سے اٹھ نہیں رہی تھی تو مجھ یہ کرنا پڑا مان ماہین کو باہو کے گھیرے میں لیے کر شاہر کے نیچے

کھڑا تھا۔۔۔۔۔

دونوں بھیگ چکے تھے سوا ببتا اور ومانس کسے کہتے ماہین کو شمار بھری نظروں سے تکتے بولا ماہین کا زہن بیدر ہوا تو شرم

سے نظریں نیچی۔۔۔۔۔

کیے بولی م م م مجھ کچھ نہیں پتا ہم پر تمہارا اثر مایا چہرہ تو کچھ اور کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔

امان نے ماہین کی تھوڑی اپنی دوا نگلیوں سے اوپر کی اور تھوڑی پر لب رکھے تو ماہین لرز گئی۔۔۔۔۔

بولوں اب اجازت ہے ہم امان نے اپنا ماتھا ماہین کے ماتھے سے ٹکائے اجازت لی تو امان کی سانسیں ماہین کا چہرہ جلایا

رہی تھی۔۔۔۔۔

ماہین پانی اور امان کی سانسوں سے لرز کر اس کے سینے میں اپنا منہ چھپائے اجازت دیتی شرما گئی۔۔۔۔۔

امان مسکرا کر ماہین کے کمر کی ڈور یا کھولے اس کی فرک کو کاندھے سے سرکا کر وہاں اپنے لب رکھے تو ماہین کانپ کے

رہ گئی۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حوسین فاطمہ

امان نے ماہین کا چہرہ سامنے کر کے اس کے ایک ایک نقش کو چھوتے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ماٹھا آنکھیں ناک گال پر سے ہو کر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔۔

جانے کتنے پل خاموشی کے گزرے امان ماہین کا خیال کرتے اس کے ہونٹوں پر شدت بھرا بوسہ دیتے پیچھے ہوتا ماہین لمبے لمبے سانس لینے لگی جب سانسیں درست ہوئی تو امان ماہین کی گردن پہ جھکے جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا۔

اور آج دوپیار کرنے والوں کا ملن ہوا آج امان نے اپنی عشق اپنی ماہی کو پالیا۔۔۔۔ آج بھی ولیمہ میرج حال میں تھا جسے سفید پھولوں سے سجھایا گیا تھا۔۔۔

ماہین نے پیچ کلر کی میکسی پہنے خوبصورت سے میکپ کیے شاندار سی جیولری پہنے سر پہ بڑا منڈل سٹائل دوپٹا اوڑھے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

امان گریے کلر کا تھرپس پہنے بہت خوبصورت لگ رہا تھا امان نے سمبل سے پہلے کہ دیا تھا۔۔۔

وہ خود ماہین کو لینے آئے گا امان کی گاڑی میں ماہین اور امان تھے۔۔۔۔

اور حبیب کی گاڑی میں اربہ سمبل اور عازرہ تھی عازرہ اربہ سمبل نے گریے کلر کی میکسی پہن رکھی تھی بالوں کو کھولا چھوڑے سامنے سے فرنیچ بنائے پیچھے سے بالوں کو رول کیے تینوں شہزادیاں لگ رہی تھی۔۔۔۔

امان حبیب کی ایک ساتھ گاڑی حال میں پہنچی حبیب نے تھری پس بلیک کلر کا پہنے ہاتھوں میں برنڈ ڈگھڑی پہنے بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔



سمبل عازہ اربیہ جلدی سے گاڑی میں نکل کر ماہین کو گاڑی سے نکلنے کی مدد کی اب ماہین امان کے باہوں میں ہاتھ ڈالے آرام سے اندر چل رہی تھی۔۔۔۔

مووی میکرفوٹو گرافی سب ہی لاتعداد تصویر لے رہے تھے کچھ دیر میں سب نے کھانا کھایا۔۔۔۔  
مستی مزاج سے فارغ ہو کر سب گھر کو چل دیے گھر آتے ہی پاس کے رشتہ دار تو حال سے ہی چلے گئے کچھ صبح جانے کا ارادہ کر کے ابھی یہی تھے۔۔۔۔۔

سب لوگ بہت تھک گئے اس لئے آتے ہی سب چینیج کر کے سونے چلے گئے۔۔۔۔  
امان جب کمرے میں آیا تو ماہین مرر کے سامنے کھڑے ایئرنگ اتارنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔  
امان نے اپنا کوٹ صوف پر پہنکا اپنی شرٹ کے بازو کے بٹن کھول کر ان کو فولڈ کیا اور ماہین کے پیچھے کھڑا ہو کر اس اپنے حصار میں لیے بولا کسے پوچھ کر۔۔۔۔۔  
چینیج کر رہی تھی مان میرے کان دکھ رہے تھے اس لیے بس یہ اتار رہی تھی ماہین نے شرم سے نظریں نیچی کی۔۔۔  
کہا تو امان ماہین کو اپنے سامنے کر کے اس کی ہیلپ کرنے لگا۔۔۔۔۔

م م میں خود اتار لو گی کیونکہ یہ کام میرا ہے میں ہی کرو گا امان نے بے باکی سے کہا۔۔۔۔

تو ماہین امان کی لودیتی نظروں سے اور بے باکی سے کی گئی گفتگو سے سرخ پڑ گئی۔۔۔۔

امان نے ماہین کو ڈریسنگ کے سٹول پر بیٹھا کر اس کے سارے زیور اتارے۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اور ماہین کے کان پر جھک کر بولا جاؤ چہنچ کر لو اور جو اس دن نائی پہنی تھی۔۔۔۔

وہی آج پہن کر انا امان نے ماہین کے کان پر بول کر کہا اور اس کے کان کی لو کو اپنے لب سے چھو کر پیچھے ہوا تو ماہین شرم کر بولی۔۔۔۔

مان م م وہ کیسے ماہین کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیا جواب دے۔۔۔۔

ماہین جو شادی سے پہلے اس کے کمرے میں نائی پہن کر آئی تھی۔۔۔۔

امان کے یاد دلانے سے مزید سرخ پڑ گئی امان اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر بولا اس دن تو نا محرم تھی۔۔۔۔

نا پھر بھی پہن آئی اب تو بیوی ہو اب تو میرا حق ہے تمہیں ہر روپ میں دیکھ کر سہرا انا امان نے ماہین سے کہا تو ماہین شرم سے سر مزید نیچے جھکا گئی۔۔۔۔

امان نے ماہین کو کھڑا کیا ابھی تو میں نے کچھ کیا نہیں تو تم اتنی سرخ پڑ رہی ہو۔۔۔۔

اگر ابھی امان کچھ کہتا کے ماہین نے اس کے منہ پر اپنا حنائی ہاتھ رکھ دیا جسے امان تھام کر اپنے لبوں سے لاگا کہ بولا اب پہنوں گی کے میں پہناؤ۔۔۔۔

ماہین امان کی بات سن کے جلدی سے دوڑی کوئی بید نہیں وہ ایسا کر گزرتا اس کی تیزی پر امان مسکرا کر سگریٹ جب سے نکال کر لیٹر سے جلایا اور سگریٹ سلگانے لگا۔۔۔۔

ماہین نے نائی تو پہن لی تھی پر اب امان کے سامنے جاتے اسے شرم سی آرہی تھی پہلے وہ کچھ جانتی نہیں تھی پر بیوقوفی کر گئی۔۔۔۔



## لٹسن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

پر اب اس سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے اتنے میں امان کی آواز آئی ماہی اور کتنی دیر ہے یا میں اندر آؤ امان کی بات سن کر ماہین شرم سے سرخ ہوتی۔۔۔۔

باہر آئی سلک کی ریڈ ٹخنوں تک آتی نائی جس کے بازوؤں سیلو تھے آگے پیچھے گلا گہرا تھا۔۔۔

بال کھولے چھوڑے کمر پہ لہر رہے تھے ہو شر با حسن لیے ماہین امان کی دھڑکنیں بڑھ گئی۔۔۔۔

امان چلتا ہوا اس کے پاس آیا ماہین نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو گھور کر رہے گئی کیونکہ امان منہ میں سگریٹ لیے کھڑا تھا۔۔۔۔

ماہین نے آگے بڑھ کر سگریٹ کو پھینکا مان مجھے یہ انتہا کا زہر لگتا ہے۔۔۔۔

اب آپ اس کبھی نہیں پیے گئے ماہین نے گھور کر امان سے کہا آپ نے ہونٹ دیکھ بلیک ہو رہے ہیں یہ آپ کے لیے اچھا نہیں۔۔۔۔

اب آپ اسے چھوڑ دے ماہین نے کہا تو امان نے ماہین کو کمر سے پکڑ کر خود کے بہت پاس کیا اور بولا اگر یہ جرت کسی اور نے کی ہوتی تو اس زندہ زمین میں گاڑ دیتا۔

پر یہ تم ہو میری ماہی میری عشقی میرے دل کی اکلوتی وارث امان شاہ کا جنون ہو تم تمہیں ہر حق ہے جو چاہے ہم سے سلوک کرو۔۔۔۔

رہی بات سگریٹ چھوڑنے کی یہ اتنا آسان نہیں میری جان اگر ایک بار کسی کا نشہ لگ جائے تو مرتے دم تک نہیں چھوڑتا ہاں پر تم چاہو تو چھوٹ سکتا ہے۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حوسین فاطمہ

کیسے ماہین نے پوچھا اس کے لیے تمہیں میری شدت برداشت کرنی ہوگی۔۔۔

جو تمہارے بس میں نہیں مجھ اس قدر اپنے نشیلے لب کا عادی بنادونوں مجھ اس نشے کے علاوہ کسی نشے کی طلب نا رہے۔۔۔۔۔

امان نے ماہین کے ہونٹوں پر انگوٹھا رب کر کے کہا تو ماہین اس کے ہاتھوں کا لمس ہونٹوں پر محسوس کر کے کانپ گئی بولو کر پاؤ گی۔۔۔۔۔

امان بولا یہ تمہارے بس کی بات نہیں میرا بچہ اور سگریٹ چھوڑنا میرے بس کی بات نہیں اس لیے تمہیں اب مجھ سگریٹ کے ساتھ جھیلنا پڑے گا۔۔۔۔۔

نن نہیں م م میں آپ کا ساتھ دو گی آپ وعدہ کرے چھوڑ دے گے ماہین نے اٹک کر بات کہی تو امان ماہین کے ہونٹوں پر جھکا اور ماہین اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالے اس کا ساتھ دینے لگی۔۔۔۔۔

جس سے امان نے مزید شدت پکڑی پر ماہین کی حالت کا احساس کر کے پیچھے ہوا۔۔۔۔۔  
جو نڈھال سی اس کے سینے پر سر رکھ کر اپنا سانس با حال کرنے لگی۔۔۔۔۔

امان اسے گود میں اٹھائے بیڈ پر لیٹا اور اس تکے پر لیٹا کر خود اس پہ سایہ بن کر بن بادل برسنے لگا پہلے اسکے ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیا۔۔۔۔۔

پھر چہرہ کے ایک ایک نقش کو چھو کے محسوس کیا اور گردن پر جھول کر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا گردن سے ہو کر ماہین کے نائٹی کی ڈوری کا ندھے سے سر کا کروہاں اپنی لب رکھے کا ندھے سے دوبارہ گردن گردن سے دل کے مقابلے پر



طُشَن عاشقی

[illegible]

سمبل نے جانتی نازرو سے ماہین کو دیکھا پھر شرارت سے بولی ماہین یہ تمہاری گردن پہ نشان کیسا کیا کسی کیڑے نے کاٹا ہے۔۔۔۔

سمبل کے کیڑے کہنے پر ماہین اچھل کر بولی خبردار کسی نے میرے مان کو کیڑا بولا۔۔۔۔

تو ہا ہا لا ونج میں سب کے تھتھے چھوٹے اور سمبل بولی میں نے امان کا نام بھی نہیں لیا۔۔۔

سمبل کی بات پر ماہین بخل سی ہوتی جلدی سے گردن پر دوپٹا پھلا کر سمبل کو گھورا شرم کرے آپنی او جاؤ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔۔۔۔

اب ہم سے کسی پردے داری سمبل کی بات سن کر عازنہ ارببیہ شرم سے سرخ پڑتی بولی یہ دیکھ بھابھی جی ہم بچیوں پر  
 ہی رحم کر لے۔۔۔۔

ارے اچھا ہے ناتم کو فری میں ٹویشن مل رہا ہے اب کیا بار بار تم لوگوں کو بھی نئے سرے سے سبق دو گی۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حورین فاطمہ

ویسے کیا لگتا اندر کیا میٹنگ ہو رہی ہے سمبل نے کہا تو سب کا ندھے آچکا گئی۔۔۔

اب یہ تو جب باہر آئے گے تب ہی پتا چلے گا ناعائزہ بولی ہا یہ تو ہے۔۔۔۔

سمبل نے جواب دے کر سب کا باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگے۔۔ دادوں نے امان کو ناشتہ کے بعد اپنے کمرے میں

بولیا

جہاں و آصف شاہ اکبر شاہ حبیب نورین پہلے سے موجود تھے۔۔۔

امان کے آتے ہی اسنے دادوں سے سوال کیا خیریت دادوں جان ہاں پتر یہ حبیب کے دوست ارسلان کو تو تو بہت

اچھے سے جانتا ہے۔۔۔۔

اس کا کلاس فیلو اور کالج سکول ایک ساتھ پڑے ہے بچپن سے ہمارے گھر آتا ہے اس کی والدہ نے عائزہ کا ہاتھ مانگا ہے

شادی پر سر کھار کھا تھا۔۔۔۔

اب وہ کہ رہی ہے جلدی ہی جواب دو اسی سلسلے میں بات کرنی تھی تجھ سے سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

دادو پر وہ عائزہ سے چھوٹا ہے جی بھائی وہ آپی سے ایک سال چھوٹا ہے اور ان سے بچپن سے محبت کرتا ہے کبھی کہا نہیں

اس نے اب بھی مجھ بنا بتائے اپنے والدین سے کہا کر رشتا بھیجا۔۔۔۔

دیکھو بیٹا جب ان کو اعتراز نہیں تو ہم کیسے کر سکتے ہے اچھا خاندان ہے۔۔۔۔

بچہ شریف ہے کافی اچھا تعلق ہے ہم سے ہم سب کو کوئی اعتراز نہیں بس جیسا تم کہو دادو جب سب راضی ہے۔۔۔

تو مجھے کیا اعتراز آپ ایک بار عائزہ سے پوچھ لے میری بچی کو بھی کوئی اعتراز نہیں ہوگا۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

وہ تو ٹھیک ہے پر ایک بار اس سے پوچھ لے ٹھیک ہے پر میں کچھ اور بھی سوچ رہی تھی۔۔۔  
دادو نے کہا کیا امان نے پوچھا خیر سے امان تم بھی اپنے گھر والے ہو گئے اور عائرہ بھی ہو جائے گی تو کیوں حسیب اور  
اربیہ کا بھی نکاح پڑو ادواب  
پھر رخصتی ان کے امتحان کے بعد کرے گے دادو کی بات سن کے حسیب اچھلا کیا۔۔۔،،،،، کیا،،،،، کیا،،،،،  
ہاں زیادہ میسنے نابنو۔۔۔

دادو اور میں تم دونوں کے جزبات سے واقف ہے امان نے حسیب کی گردن میں بازوؤں ڈال کر کہا۔۔۔  
دادو بولی تم دونوں کیا کہتے ہو اکبر و آصف اماں ہمیں کیا اعتراض ہو گا اچھا ہے گھر کی گھر میں ہی رہ جائے

----

تو و آصف نے کہا تو اکبر نے بھی ہاں میں ہاں ملائی تم کیا کہتی ہو نورین بہو نورین جو سوچوں میں گم تھی۔۔۔  
دادو کے مخاطب کرنے پر چونکی اماں کیا یہ سہی ہے ایک منٹ تو دونوں کی بنتی نہیں۔۔۔۔  
کہا انہیں پاک بندھن میں بندھ کر ان کا تماشا بنو اور نورین بیگم کزنوں میں اتنی نوک جھوک چلتی ہے۔۔۔  
و آصف شاہ کو اپنی بیوی کا اعتراض پسند نہیں آیا تو بول اٹھے ہم بات کر رہے ہیں نا و آصف شاہ اماں نے و آصف کو جھڑکا  
تو وہ چپ ہو گئے۔۔۔۔۔

دیکھو بہو ہم سب کیا پورا خاندان ان کی لڑیوں سے واقف ہے پر تم ان کے جزبات نہیں جانتی دوسرا جب رشتہ  
بدلے گا خود ہی سیدھے ہو جائے گے۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

دیکھو بیٹا مجھے اس بات سے اعتراف نہیں کے بیٹوں کو صرف اپنوں میں بس غیروں میں نہیں پر میں پہلے اپنوں کو  
اہمیت دو گی۔۔۔۔

آج کل لوگ نستے کرتے ہے کہ اگر رشتہ داری توڑنی ہو تو اپنوں میں یا تو بیٹیاں بیادو یا پھر قرض دے دو۔۔۔  
جب کہ ایسا نہیں ہے یہ سب ہم لوگوں کے دماغ کا فتور ہے ہماری میری صرف نیت صاف ہونی چاہئے اپنے بچوں کو  
جیسا ماحول دو گے وہ اسی میں ڈھلے گے۔۔۔۔

آج ہم صرف کمانے جوڑنے اور میں،،، میں میں لگے ہے جو میں پہنوں کھاؤ وہ میرا بھائی کیوں پہنے یہی وجہ ہے  
رشتوں میں اتنی دوری آگئی ہے۔۔۔۔

تم نے اور حمزہ نے میرے بچوں کی بہت اچھی پرورش کی میں تم دونوں سے راضی ہو رہا ہر گھر کو ایسی نیک بہوؤں  
دے۔۔۔۔

بہت اچھے سے جوڑے رکھا ہے تم نے پر اب میں لوگوں کو یہ دیکھنا چاہتی ہو خدا را اپنوں کی قدر کرو رشتوں کا احساس  
کر رہا اور اپنی اولاد کی ایسے پرورش کرو کہ دنیا یاد کرے۔۔۔۔

دادوں نے اربہ عازنہ کو اپنے کمرے میں بلایا اللہ خیر آج باری باری سب کو بلایا جا رہا پر سنل میٹنگ میں سمبل نے کہا  
کیا ہم بھی جائے ماہین بولی تو سمبل نے کہا بالکل نہیں دادوں ناراض ہو گی یہی انتظار کروں۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

عائزہ اربہ دادوں کے کمرے میں کنفیوز سی کھڑی تھی جانے کیوں دونوں کو بولیا تھا۔۔۔۔۔ دادوں نے ان کو پریشان چہرے دیکھ کر کہا پریشان نا ہو میری بچی یہاں میرے پاس آؤ دادوں نے دونوں کو اپنے پاس بولایا تو دونوں ان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

حسب شوخ نظروں سے اربہ کے پریشان چہرے کو دیکھ کر اندر ہی اندر مزے لے رہا تھا۔۔۔۔۔ اربہ کی نظر بے اختیار حسب پر گئی تو اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی اور اربہ کا دل کیا اس کا منہ توڑ دے جو اسکی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اربہ کے دیکھنے سے اس نے آنکھ ماری تو وہ گھور کر رہے گئی حسب اپنا قہقہہ دل میں دبا گیا۔۔۔۔۔  
عائزہ پتر تیرے لیے حسب کے دوست ارسلان کا رشتہ آیا ہے جو ہم سب کو تیرے لیے بہتر لگا پر ہمیں تیری مرضی جانی ہے دادوں کی بات سن کے اربہ کھل اٹھی اس بہت خوشی ہوئی پر عائزہ تھوڑی اب بھی کنفیوز تھی۔۔۔۔۔ بول بچے تیری کیا رائے ہے دادوں حسب کے سب دوست تو مجھ سے بچ بچ چھوٹے ہے نا ہابیٹا چھوٹے تو ہے پر ارسلان تجھ سے ایک سال چھوٹا ہے اور وہ اسکے گھر والے بہت زور ڈال رہے ہے میری چنداں کو بہت پسند آگئی ہے ان کو عمر سے اعتراض نہیں تو ہم بھلا کیو اٹھائے دادوں کی بات سن کے اربہ کو اور بھی زیادہ خوشی ہوئی سب عائزہ کے جواب کا انتظار کرنے لگے جو انگلیاں مروڑنے میں لگن تھی۔۔۔۔۔

دادوں نے دوبار اپو چھا بول بیٹا سب تیرے جواب کے انتظار میں ہے ج ج ج دادوں جو آپ کو بہتر لگے عائزہ کے جواب ملتے ہی امان کو سکون ملا سب بہت خوش تھے ہائے اب آپ کی بھی شادی ہوگی اربہ بہت اکسائیڈ سی بولی پر وہ



لُٹن عاشقی

یہ نہیں جانتی تھی اس کی یہ خوشی دو منٹ میں مانند پڑ جانی ہے اور حسیب اس کی حالت سے اندر ہی اندر کافی محفوظ ہو رہا تھا۔

دادو کی بات اربہ کے کانوں میں پڑی تو اس کا حیرت سے منہ کھل گیا طرف عازنہ کی نہیں تیری اور حبیب کا بھی نکاح عازنہ ارسلان کے ساتھ ہے پھر چارو کی رخصتی تم لوگوں کی پڑھائی کے بعد کرے گے یہ سن کر اربہ کا منہ کھل گیا۔

حسیب کا دل کیا زور سے قہقہہ لگائے پر وہ ضبط کر گیا پر عائرہ بہت خوش لگ رہی تھی حسیب کے ساتھ اب وہ بھی ارببیہ کی حالت سے محفوظ ہو رہی تھی دودادوں یہاں حسیب میرا کیا ذکر کیا مطلب جب تمہارے سب بہن بھائی اپنے گھر والے ہو رہے ہیں تو سوچا تم دونوں کو بھی کسی پار لگا دوں ویسے بھی تمہاری پڑھائی ختم ہونے والی ہے اور تمہاری شادی کی بھی عمر ہو چکی ہے تم سے پہلے ماہین کی کردی لوگوں نے پہلے بھی بہت باتے کی ہے اچھا ہے اب تم بھی اپنے گھر والی ہو جاؤ اور سب رشتے سے رازی ہے تم بھی اپنی مرضی بتا دوں۔۔۔۔۔۔۔۔

اربیہ کا دل کیا صاف انکار کر دے پروہ جانتی تھی سب اس سے کیا امید لگائے بیٹھے ہے اس نے حبیب کی طرف دیکھا جو بی بی باجہ بنے بیٹھا تھا اس کے دانت کیوں باہر نکل رہے تھے ان کا مطلب اب سمجھی تھی اربیہ کا دل کیا کوئی چیز اٹھا کر حبیب کا سر پھاڑ دے پر چپ کر کے بیٹھنے کے علاوہ کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ارے گڑیا کوئی زور زبردستی نہیں ہے جیسا تم چاہو گی ویسا ہو گا تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں جو دل میں ہو بول دو تمہارا بھائی دیکھ لے گا امان جو کب سے بیٹھے اربہ کا پریشان چہرہ دیکھ رہا تھا بول اٹھا ج جی بھائی اایسی کوئی بات نہیں ج ج جو آپ لوگ بہتر سمجھے نظریں نیچی کیے اربہ نے اپنا فیصلہ سنایا تو سب خوشی سے کھل اٹھے۔۔۔۔۔

حسیب نے سکون سے آنکھ مپچی اور اربہ کو دیکھا جو نظریں نیچی کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

سمپل سابلک ریڈ سوٹ پہنے سر پر سلیقے سے ڈو بٹا اوڑھے آنکھوں پر چھوٹے گلاسز لگائے حسیب کو اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی مزید بیٹھنا حسیب کو محل لگا تو دادوں سے بولا دادوں آپ مجھے بتادے ارسلان کے گھر والے کب تک آئیں میں اسے بتادو۔۔۔۔۔

ہاپتر آج شام کا بول دے جی ٹھیک ہے یہ کہتے ایک نظر اربہ کو دیکھتے باہر چلا گیا حسیب کے جاتے ہی اربہ نے سکھ کا سانس لیا کیوں کے کب سے وہ حسیب کے نظروں کی تپش خود پہ محسوس کر چکی تھی۔۔۔۔۔

حسیب کے جاتے ہی اربہ عازہ بھی باہر آگئی اور چین کا سانس لیا کیوں کے دادوں کی بات سومن کے دونوں کے دل ایک سو کی سپیڈ پہ دوڑ رہے تھے۔۔۔۔۔

سمبل ان دونوں کو دیکھ کر پاس آئی ابھی کچھ پوچھتی کے نورین نے آکر مبارک دی اور اس ساری خبر بھی ماہین سمبل بہت خوش ہوئے ماہین تو باقاعدہ چیخ کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی امان کے باہر آ کے گھورنے پر اس کا منہ بند ہوا دماغ تو نہیں خرب ہو گا یا ماہی میں ڈر گیا تھا جانے کیا ہو گیا۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

سمعیہ حورین فاطمہ

امان جو ماہین کی چیخ سن کے دوڑا باہر کو آیا اور عائزہ اربیبہ کے آگے پیچھے گھومتے ماہین کو دیکھ جو اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی گھور کر ماہین کو جھٹکنا سوری مان پر میں بہت خوش ہوا اب عائزہ آری آپنی کی بھی شادی ہوگی افو کب ہو رہی ہے مجھ سے تو انتظار بھی نہیں ہو رہا ماہین اب بھی امان کے آگے پیچھے گھومتے ہوئے بولی تو امان نے اس پکڑا اچھا بس کر دو چکر آجائے گے تمہیں اور شادی نہیں ہے ابھی صرف نکاح ہے دونوں کا امان کے پکڑنے سے ماہین روک کر اس کی بات سن کر بولی اچھا پر کب ہے۔۔۔۔۔۔

نکاح شام کو پتا چلے گا پر اب تم اچھلنا بند کرو چوٹ لگ جائے گی کوئی بات نہیں آپ مجھ کیا چوٹ لگنے دے گے نہیں  
 ناتونو ٹینشن ماہین ہستے ہوئے اور اماں سے اتنے مان سے بولی تو سب مسکرا دیے اور شام کی تیاری کرنے

لگے۔۔۔۔۔

شام ہوتے ہی ارسلان کے والد والدہ آگئے تھے اور سب سے باتیں کرنے لگے پر عائزہ کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھک دھک کر رہا تھا سمبل کب سے اس کا سر کھا چکی تھی جلدی سے کپڑے چینج کرو تمہارے ہونے والے سسرا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

تمہارا پر عازرہ کا ایک ہی کہنا بھی میرے سے نہیں ہو گا مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی م میں کیسے جاؤں لوگوں کے سامنے۔۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی

مجھے شرم آرہی ہے کیا مطلب آپ کیسے جاؤ آپ پہلی بار تھوڑی جارہی ہے پہلے بھی تو وہ ہمارے گھر آچکے ہیں نا اور میری شادی پر بھی آئے تھے تب تو آپ ان سے نارمل ملی اب کیا، ان کو پر لگے ہیں۔۔۔۔۔

انوماہی تم تو چپ کرو یہ سب تمہاری سمجھ سے پرے ہے اربہ نے اسے جھڑکا بھی سبمل کچھ کہتی کے نورین بیگم کمرے میں آئی یا اللہ! نیچے مہمان آچکے ہے اور تم دونوں ابھی تیار بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

سمبل تم انہیں سمجھانے کی بجائے خوش گپیوں میں مصروف ہو۔۔۔۔۔ پھوپھو جان میں کب سے یہی بول رہی ہو پردونوں بت بن کے بیٹھی ہے۔۔۔۔۔

عائزہ اربہ کیا بات ہے بچے کیا تم دونوں خوش نہیں اماں نے تم دونوں کی رائے جان کر ہی آگے قدم بڑھایا ہے بھر  
کیو پریشان ہو دونوں کیا تم لوگ خوش نہیں نورین کے پوچھنے پر عائزہ بولی نہیں ماما بس تھوڑی جھجک سی آرہی  
تھی۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا یہ وقت ہوتا ہی ایسا ہے ہر لڑکی کے لیے پر بیٹا ہمت کرو ایسے مہمانوں کو انتظار کر وانا اچھی بات نہیں۔۔۔۔۔ جی ماما نورین بیٹی کو سمجھاتے پیار کرتے اربیہ سے بولی آری بچہ کوئی بھی پریشانی ہو تو اپنی ماں کو بتا سکتی ہو میری جان تم مجھ عازنہ سے زیادہ عزیز ہو نورین کی بات سن کے اربیہ شرمندگی سے سر جھکا کے بولی نہیں بڑی ماما ایسا کچھ نہیں آپ ٹنشن نالے ہم ابھی آتی ہے۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی

اربیہ نورین کو تسلی دیتی اٹھ گئی اور نورین جلدی آنے کا بول کر کچن میں چلی گی ماہین جاؤ تم پھوپھو کے ساتھ کچن کو  
دیکھوں سمبل نے نورین کے جاتے ماہین کو کہا میں گئی تھی آپ پر بڑی ماما نے بولا ہے میں ابھی نئی نیولی دلہن ہو تو ابھی  
کچن میں نا آؤ وہ مجھ سے میٹھا بنوا کر پھر کام کروائے گی۔۔۔۔۔

اچھا تم ان دونوں کی ڈریسنگ ٹیبلٹ کی کبرڈ سے جیولری نکالو میں ان کے کپڑے دیکھوں ماہین ہا کرتی سامان نکالنے لگی اور سمبل سے بولی آپ یہ دونوں کب باہر آئے گی اور ہم کب باہر جائے گے۔۔۔۔۔

کیو بھائی تمہیں کس بات کی جلدی ہے سمبل نے مصروف سا پوچھا مجھے مان کو دیکھنا ہے میں نے صبح کا ان کو نہیں دیکھا تو میں مس کر رہی ہو۔۔۔۔۔



ماہین کی بات سن کے سمبل نے الماری سے سر نکال کر ہستے ہوئے ماہین سے مخاطب ہوئی تمہارا شوہر کون سے دیس چلا گیا تھا جو تم مس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

دیس ناسہی پر گھر پر تو سارا دن نہیں تھے نا مجھ انہوں نے باہر گھومنے لے جانا تھا پر کسی کام سے آکر چلے گئے اور اب نیچے مہمانوں کے پاس بیٹھے ہے ماہین نے منہ بسور کہا تو تم اب جا کے نیچے دیدار کر لو روکا کسنے ہے دادوں مارتی ہے انہوں نے کہا جب تک آری اور عائرہ آپنی نیچے نا آئی میں بھی نا آؤ۔۔۔۔۔



ماہین نے روتی صورت بنا کر سمبل کو بتایا تو اس کو ماہین پر بہت پیار آیا معصوم سی صورت لیے میٹھی سی بات کرتی سمبل کو ماہین بہت پیاری لگی دیکھنے میں تو ماہین ضرور بڑی ہو گئی تھی پر اب بھی اس کی حرکتیں اسے ناہی سی پنچی بنائے رکھتی وجہ امان کالا ڈتھا سمبل ماہین کے چہرے کی طرف دیکھ کر دل میں ماشاء اللہ بولتی اس کی نظر اتار تی دوبار اپنے کام میں لگ گئی اتنے میں عائرہ واشر و م اور اربہ اپنے کمرے سے عائرہ کے کمرے میں آ گئی۔۔۔۔۔۔

سمبل نے اربہ کا دریس جو لری پہلے سے نیکل کر کپڑے اسے بیڈ پر رکھ آئی تھی اور جلری بوکس ساتھ لئی تھی۔۔۔۔۔۔

سمبل نے دونوں کو بہت خوبصورت تیار کیا تھا۔۔۔۔۔۔ عائرہ نے پنک کلر سوٹ فراک پہنے جو کام والا تھا ناک میں نوز پن پہنے آنکھوں میں کاجل لاسر لگائے پنک لپسٹک لگائے بہت پیاری لگی رہی تھی دادوں نے پہلے کہا دیا تھا ارسلان کے گھر والوں سے جیسے بات پکی کرے گے دونوں کی منگنی کی رسم ایک ساتھ کر دے گے اس لیے سمبل نے دونوں کو تیار کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پر اربہ کو ابھی کمرے میں روکنے کا بولا اور جاتے ہوئے ماہین کو چیخڑا ماہی تم آری کے پاس بیٹھ جاؤ اس کے ساتھ آنا ماہین نے جب سمبل کی بات سنی تو رونے جیسی ہو گئی تھی۔۔

اربہ کو کمرے میں بیٹھائے سمبل ابھی باہر جاتے ہوئے شرارت سے ماہین سے بولی ماہی تم بھی آری کے پاس بیٹھ جاؤ اس کے ساتھ آنا سمبل کی بات سنتے ماہین رونے جیسی ہو گئی تھی عائرہ اربہ دیکھ کر ہس دی اس کیا ہوا اربہ نے پوچھا تو سمبل بولی کب سے بیچاری نے دیدارے یار نہیں کیا تو یاد آر ہی تھی اس لیے ایسی شکل بنائی ہے سمبل نے ہستے



لُٹن عاشقی

ہوئے بتایا تو عازرہ نانی میں سر ہل کے ہس دی جب کے اربیہ اسے پاس آ کر نسیت کرنے لگی خبردار ماہی تم نے سب کے سامنے جا کے مان بھائی سے کہا نا مس یو تو میں بہت پیٹو گی داد و کو سب کے سامنے شرمندنا کرونا نہیں تو وہی سب کے سامنے جوتی مارے گی اچھا نہیں بولتی ماہین نے شکلے بیگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور باہر 

جانے لگے تھے کہ ماہین نے پیچھے مڑ کر اربیہ سے مخاطب ہوئی آری آپنی میں سچ میں مان کو مس کر رہی تھی پراگر آپ  
کو ڈر لگ رہا ہے تو نہیں جاتی ماہین نے صاف گوئی سے کہا ماہین کی بات سن کے سب اس کا جنون امان کے لیے دیکھ کر  
حیران تھے پر پھر مسکرا دیے نہیں مجھ کوئی ڈر نہیں لگ رہا تم جاؤ اپنے مان کے پاس۔۔۔۔۔

تھینکیو آپنی ماہین اربہ کے گال پر پیار کرتی ہوئی باہر چل دی۔۔۔۔۔

عائزہ جب نیچے آئی تو اسے پہلے کچن میں لے گئے سب سے چھپتے چھپاتے پھر کچھ کھانے کے لوازمات سے بھری  
ٹرے لیے عائزہ سمبل کے ساتھ باہر لاؤنج میں آئی جو جھجک کی وجہ سے تھوڑی نروس تھوڑی کپکپاتی ہوئی آئی اور  
مسٹر ار ترضی احمد اور مسز آیت ار ترضی احمد سے اسلام کیا۔-----

آواز بہت دھیمی تھی وعلیکم السلام آجاؤ میرا بچہ میرے پاس بیٹھو مسز آیت نے عازرہ کو اپنے پاس بیٹھایا سنبل بھی دادوں کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی اور ماہین امان کے ساتھ تھپ سے جا بیٹھی اور امان کے کان میں بولی مان آپ کہا تھے صبح سے۔۔۔۔۔۔ ماہین نے امان کے کان میں بہت آہستہ آواز میں کہا کیوں میرا بچہ مجھے مس کر رہا تھا ماہین نے ہامیں سر ہلا پایا۔۔۔۔۔۔



طُشَن عاشقی

[illegible]

دادوں نے اس کے شکوہ نیگاہ کو اگنور کرتے باقی سب کی طرف متوجہ ہوئی یہ تو شکر تھا سب مسز آیت کی باتوں کی طرف سب کا دیہان تھا جو عائرہ سے کچھ سوال جواب کر رہی تھی نہ تو دادوں کو شر مندگی اٹھانی پڑتی۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں جی بس اب ہمیں اجازت دے تاکہ اپنی بیٹی کو اپنے بیٹے کے نام کی انگوٹھی پہنادوں آیت نے عائرہ سے کچھ باتے کر کے اجازت چاہی تو انہوں نے بہوں بیٹوں کو دیکھا تو سب نے اشارے سے اجازت دے مسزار ترضیٰ کی بات پر عائرہ کا دل زور سے دھڑکا جا سمبل اربہ کو بھی لے آدا دوں سمبل سے مخاطب ہوئی جی وہ جی کہتی اربہ کو لینے چل دی۔۔۔۔۔۔۔۔

دادوں نے پہلے سے ہی دونوں میاں بیوی کو بتادیا تھا کہ وہ عازرہ کے ساتھ حبیب ارببیہ کا بھی نکاح کرے گی اور منگنی کی رسم بھی دونوں کی ساتھ کرے گی دونوں کو سنبھلنے بہت پیارا تیار کیا تھا دادوں نے پہلے ہی کہ دیا تھا جسے ہی ارسلان کے گھر والوں سے بات کر لے گے دونوں جوڑی کی ایک ساتھ منگنی کی رسم ہوگی اس لیے وہ بھی انتظار کرنے لگی ارببیہ کا کہ اس کے آتے ہی دونوں کی رسم ایک ساتھ کر دے۔۔۔۔۔



سمبل اربہ کو جب نیچے لائی تو حبیب دیکھتا ہی رہ گیا فروزی رنگ کا سوٹ کام والا فراک چوڑی پجامہ پہنے آنکھوں میں کا جل لائے لگاے چھوٹے گلاسز پہنے سر پر نیٹ کا سلکے سے ڈوٹا اوڑھے ناک میں نازک سی نیوز پین اور کانوں میں چھوٹے ٹوپس پہنے بہت پیاری لگی رہی تھی۔۔۔۔۔

حبیب تو کھو ہی گیا اربہ نے سب کو سلام کیا بھر سمبل نے اسے دادو کے پاس بیٹھا پہلے عائرہ کی رسم کی گئی پھر اربہ کی رسم کے بامبارک باد کا سلسلہ چلا اور نورین نے کھانا لگوادیا کھانا کھا کر کچھ دیر بات کر کے نکاح کی تاریخ لی جو کے جمعہ کی تھی یعنی پرسوں کی تاریخ لے کے مسٹر مسز رضی چل دیے سب لوگ بہت خوش تھے پر ناجانے کب تک ان کی خوشیوں کی عمر تھی یا غم کے بادل کب سے برسائے کے لیے تیار تھے یہ تو وقت بتائے گا۔۔۔۔۔



مہمانوں کے جاتی ہی سب اپنے کمرے میں گئے تو سمبل نے پوچھا

اب بتاؤاری خوش ہو پتا نہیں یہ کیا جواب ہے سب اربہ کے روم میں بیڈ پر دھرنا ڈال کر بیٹھے تھے اور اربہ وندوز کے ساتھ اپنا سر ٹکا کر کھڑی تھی۔۔۔۔۔

کیا تم اس سے محبت کرتی ہو پتا نہیں سمبل نے اس کے جواب پر گھورا کیا اس کی محبت پر یقین ہے پتا نہیں یو فول تو پتا کرو نا کیوں اپنے کان آنکھ بند کی ہے اپنے دل سے پوچھو وہ کیا چاہتا ہے۔۔۔۔۔

شاید میں نند ہو اس لیے میرے آگے شرمارہی ہے عائرہ نے شرارت سے کہا تو اربہ نے شکوہ کن نگاہوں سے عائرہ کو دیکھا اور بولی حاجی بن جائے آپ اپنے بھائی کی بہنا بھی سے کر لے پارٹی چیلنج اربہ نے منہ بیگڑے کہا تو عائرہ ہس



لُٹن عاشقی

دی،، میں اپنویں شادی کرنے کی قائل نہیں کیو بس میرا دل نہیں چاہتا تمہارا دماغ ہل گیا ہے اور کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔

بات سنو میری لڑکی کوئی بھی لڑکی اپنا نصب نہیں لکھوا آتی سمجھی تم اور یہ بات ذہن سے نکال دو کہ اپنی میں رشتہ کرنے سے دوریاں زیادہ بڑھتی ہے یہ سب ہم پہ ڈپینڈ کرتا ہے ہمارے گھر کے بڑوں پہ ڈپینڈ کرتا ہے ہم نے رشتوں کو کیسے جوڑ کے رکھنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبر اور پیار کی مار ہر کسی کو مار و صبر بہت اچھی چیز ہے ہم آج کی لڑکیوں سے یہ سب برداشت نہیں ہوتا کچھ بات ہوئی  
ناہوئے منٹ سے پہلے ایک دوسرے کو اس قدر نیچا دکھاتے دکھتے ہم خود کتنی گر جاتے ہمیں پتا نہیں چلتا اور جب  
حوش آتا ہے کہ میں نے کیا کیا تب وقت ہاتھوں سے نکل چکا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تم دونوں کا ہسی مزاق ایک طرف پر اگر دونوں ایک دوسرے کو چاہتے ہو تو اپنی انا چھوڑ دو اس سے صرف تباہی اور کچھ نہیں اور ایک لڑکی پر انا سوٹ نہیں کرتی وہ بھی لڑکی اگر تمہارے جیسی ہو تو سمبل نے اسے سمجھایا۔۔۔۔۔

باقی ہم لوگ یا تو دعا کر سکتے ہیں یہ تم دونوں کو سمجھا سکتے ہیں سمبل نے کہا تو اربیبہ نے سر ہلایا اور بھائی تم سناؤ اپنے دل کا حال ارسلان صاحب کے نام کی انگوٹھی پہن کر کیسا لگ رہا ہے سمبل نے عازرہ کو آڑے ہاتھ لیا عازرہ نے اپنی خوبصورت سی وانچ جو وہ ہمیشہ پہنے رکھتی ہے اس پہ ٹائم دیکھتے ہوئے بولی فلحال تو بس یہ دل کیا رہا ہے رات بہت ہو چکی ہے اب سو جانا چاہیے۔۔۔۔۔



طُشَن عاشقی

سمبل عائرہ کی بات پر بد مزہ ہوتے ہوئے بولی ایک تو تم لوگوں کی نیند و سہ میں تنگ ہو کتنا سوتی ہو تم سب بات سنو  
لڑکیوں جتنا سونا تھا سو چکی اب اپنی نیند کو خیر آباد بول دو کیوں ماہین ٹھیک کہانا میں نے سمبل کی بات پر ماہین سرخ  
ہوتے ہوئے بولی آپ چوپ کرنے کا کیا لے گی تیرے پل پل کی خبر جب میں گھر چلی جاؤ گی تو وہاں مجھ تیرا یہ سرخ  
چہرہ دیکھنے کو نہیں ملے گا نا تو مجھے روز فون کر کے سارے دن کی واردات بتانا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔

چھی کتنی گندی ہے آپ میں آپ کی شکایت دادو سے کرو گی ہا ضرور مل کے کرے چلو میں بھی ساتھ چلتی ہو ویسے کہو گی کیا دادو سے توبہ ہے بھائی سمبل آپی میں جارہی ہو سونے ہا ہا جاؤا گرمان نے سونے دیا تو سمبل پھر بھی باز نا آئی تو ماہین نے اسے کاندھے سے پکڑ کر چھنچھوڑا پیپی اور یہ کہتے باہر بھاگی پیچھے سمبل کا قہقہہ بلند ہوا عائرہ اربہ بھی شرم سے سرخ پڑتی سمبل کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔

[illegible]

جب اپنے کمرے میں آئی تو امان بیڈ پر بیٹھے کچھ فائل چیک کر رہا تھا ماہین اس کے پاس دوسری سائیڈ پر آ کے بیٹھی

-----مان ہم-----

آپ مجھے کل ساڑھی لے دے گے نامیں نے عازرہ اور آری آپ کے نکاح میں پہننی ہے کوئی ضرورت نہیں ساڑھی پہنے کی پہلے خود کو تو سمجھا لو پھر ساڑھی پہننا آپ مجھے ساڑھی نہیں لے دے گے۔۔۔۔۔



بلکل نہیں امان نے فائل میں سر دیے مصروف سے انداز میں جواب دیا تو ماہین نے گھور کر منہ بیگاڑتے دوسری طرف منہ کرتی سوتی بنی۔۔۔۔۔۔

امان نے ماہین کو دیکھا تو ہس کے فائل بند کی اور اس بیڈ کی سائڈ ٹیبل کی دارز میں رکھا اور ماہی کی طرف پلٹا۔۔۔۔۔۔

میرا بچہ ناراض ہو گیا ہے میں نکاح پر نہیں آؤ گی آپ سے بات بھی نہیں کرو گی ماہین نے آنکھ میچے ناراضگی سے کہا کوئی بات نہیں میں اپنے ماہی کو اٹھا کر لے جاؤ گا۔۔۔۔۔۔

آپ چیٹنگ نہیں کر سکتے مان ماہین نے سیدھے ہوتے امان سے کہا تو وہ بولا اس میں چیٹنگ والی کیا بات ہوئی تم نہیں آؤ گی تو میں اپنے بچہ کو اٹھا جاؤ گا۔۔۔۔۔۔

سمپل سی بات ہے میں پھر بھی نہیں آؤں گی اور آپ بات نا کرے میرے سے اچھا پکا بات نا کرو پھر میں کہی دور چلا جاؤ گا امان کی بات سن کے ماہین ہاتھوں میں چہرہ لیے رو دی۔۔۔۔۔۔

جس سے امان پریشان ہوا اور ماہین کے ہاتھ چہرہ سے ہٹائے او میری جان میں مزاق کر رہا تھا یہاں آؤ کیا میں تمہیں چھوڑ کر جاسکتا ہو تو آپ نے ایسا کہا بھی کیوں۔۔۔۔۔۔

میں مر جاؤ گی مان چپ خبر دار دو بار ایسی بات کی تو امان پہلے دھاڑا پھر ماہین کو سینے سے لگا کر چپ کروانے لگا۔۔۔۔۔۔



طُشَن عاشقی

جو پہلے اس کی دھاڑ سے ڈر گئی تھی اور اب دھواں دھارا مان کے سینے سے لگی رو رہی تھی اچھا بس آپ کو ساڑھی پہننی ہے نا میں لا کر دو گا پر صرف میرے سامنے اس کمرے میں پہننی ہے باہر نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر کیا فائدہ ابھرنا لے دے میں نے اسیو کے نکاح میں پہنی تھی ماہین نے نظرے اٹھا کر امان کو دیکھا اور آنسو سے بھری آنکھ سے شکوہ کیا امان تو ان سہری نین کٹوروں میں پانی کی بوندے دیکھ کر اپنا دل ڈوبتا محسوس کیا اور ماہین کے آنسوں اپنے ہونٹوں سے چنے جس سے ماہین اپنی آنکھ سے موند گئی۔۔۔۔۔

اچھا بس آپ رو نہیں پہن لینا نکاح میں اب خوش ماہین خوشی سے ہاں میں سر ہلاتے امان کی چن پر پیار کرتے اپنا سر  
دوبار امان کے سینے سے لگائے آنکھ بند کر گئی۔۔۔۔۔

امان بھی اپنی ماہی کی ادا پر مسکراتے اس کے بیڈ پر لے کر ماتھے پر بوسہ دیے سو گیا۔۔۔۔۔

[illegible]

اور آپ کی دوسری چیلی نہیں آئی کیا حسیب نے اربہ کے بارے میں پوچھا کیوں جناب کا دل کر رہا تھا دیدار کرنے کا  
سمبل نے چوٹ کی اور عائرہ کو لے کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا وہ کون سا لادین کا چراغ ہے جس کا میں نے دید اکرنا ہے بھوتنی کہی کی آپ لوگوں کا ٹولا اس کے بنا کہی آتا جاتا نہیں نا اس لیے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔



ط  
لشن عاشقی

ہم دونوں نے تم سے ضروری بات کرنی تھی اس لیے آئی ہے۔۔۔۔۔ کیسی بات حسیب نے کہا کیا تم تم آری سے محبت کرتے ہو خبردار میرے سے ڈارمہ بازی کی تو حسیب صاف صاف بتاؤ ہا کرتا ہو تو تو اظہار بھی کر ونا کبھی نہیں اس میں انا بڑی ہے تو مجھ میں اس سے زیادہ ہے میں کبھی نہیں کرو گا اظہار۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر شادی کیوں کر رہے ہو جب اپنی انا اتنی پیاری ہے تمہیں عائرہ نے غصے سے کہا کیا ہے آپ یار اب آپ لوگوں اس بات کو کیوں پکڑ رہے ہیں کہ تم دونوں بیوقوفی کر رہے ہو اور میں یہ کبھی نہیں ہونے دوگی۔۔۔۔۔۔۔

حسیب تم دونوں مجھے عزیز ہو اور میں کبھی تم دونوں کو جدا نہیں دیکھ سکتی یہ کہتے عائرہ رودی اور حسیب تو اپنی بہن کے رونے سے تڑپ کر اس کے پاس گیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بولا یار عائرہ آپ میں ایسے نہیں دیکھ سکتا آپ کو آپ جانتی ہے نا پلیز روئے نہیں۔۔۔۔۔۔۔

کس بات کی آپ کو ٹنشن ہے حسیب نے کہا تو عائرہ بولی میں اپنے بھائی کو بہت اچھے سے جانتی ہو وہ عورت کے آگے جھک جانے میں کبھی عاجز تکبر رکھنے والا نہیں ہے پھر کیو اس ان کو ضد بن کر دونوں اپنی زندگی تباہی کر رہے ہو بتاؤ تم آپی میں اس سے محبت ضرور کرتا ہو پر میں زور زبردستی کا قائل نہیں۔۔۔۔۔

دادوں کو میں نے نہیں کہا یہ ان کا فیصلہ ہے مجھے بس اس کی خوشی چاہے جہاں بھی رہیں خوش رہے کیا مطلب ہے اس بات کا حسیب محبت بھی ہے پر پانے کی چاہ نہیں آپ غلط سمجھ رہی ہے سنبھل بھا بھی آپ لوگ کبھی نہیں سمجھ سکتے تو سمجھو ہم سمجھنا چاہتے ہیں جب خود کو خود کی سمجھ میں نہیں آتا تو آپ لوگوں کو کیا سمجھوں۔۔۔۔۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

اگر اس سے میری زندگی میں آنا ہے تو دل سے آئے اگر وہ خوش نہیں تو میں زور زبردستی نہیں چاہت حسیب وہ خوش ہے بس تم اظہار کر دو۔۔۔۔۔

کبھی نہیں کرو گا اور بہت ہو اب آپ لوگوں جا کے سو جائیں حسیب نے اٹھتے ہوئے کہا تو سمبل کو اس پر غصہ آیا ٹھیک ہے میں داد سے بول کر اس کا رشتہ کبھی اور کرواتی ہو۔۔۔۔۔

سمبل کی بات سن کر حسیب ان پر چڑھوڑا میں ٹانگیں توڑ دو گا اس کی اگر وہ کسی اور کی بنی تو میری بنے نابے پر میں اس کسی اور کا کبھی نہیں ہونے دو گا۔۔۔۔۔ تو اظہار کرنے میں تمہیں کیا مسئلہ ہے جب لگے گا نہ کرو گا آپ دونوں ٹشن نالو عازرہ کے پریشان چہرے کو دیکھ کر حسیب بولا آپ اپنے بارے میں سوچے میری آری کی ٹشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

جو جیسا چل رہا ہے چلنے دے کیسے حسیب کیسے میں ٹشن نالو اور کسے خوش رہوں میرے دو جان سے عزیز لوگ بیوقوفی کر رہے ہو۔۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم ہا پہلے میں خود کو جواب دے لو میں کیا چاہتا ہو پھر آپ کو بتاؤں گا حسیب نے ڈھیٹوں کی طرح جواب دیا تو دونوں نے اس کے حال پر چھوڑنا بہتر سمجھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پر اگر تم نے آری کو کھویا تو اپنی بہن کو بھی کھو دو گے یاد رکھنا عازرہ نے حسیب کو وارن دیا تو اس نے کہا نہیں کھوؤ گا سمبل حسیب کی بات سنتی عازرہ کو لے کر باہر چل دی کیونکہ کے حسیب نے ان کا اچھا خاصا دماغ خراب کر دیا تھا۔۔۔۔۔



طُشَن عاشقی



جب کمرے میں آیا تو ماہین اس کے انتظار میں اس کا گرین کوٹ پہنے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

امان دروازہ الاک کرتے شرٹ کے بازوؤں کے بٹن کھولے پہلے سے فولڈ تھے پر کلر کے ابھی کھولے ماہین کے پاس

آیا مان اب میں کپڑے چنچ کر لوماہین بیڈ سے اٹھتی امان کے مقابلے آ کے بولی۔۔۔۔۔

کیوں ابھی تو میں نے تمہیں ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں ابھی تو تعریف باقی ہے نا۔۔۔۔۔

تو جلدی کرے نامیں تھک گئی ہوں امان ماہین کو خو مر بھر نظروں سے دیکھتا اس کی بات پر ہنس دیا۔

افو مان آپ کی مسکراہٹ کتنی پیاری ہے مجھ دے دے ناما بہن نے امان کو ہستے ہوئے کہا تو وہ اس کی کمر میں دونوں

ہاتھ ڈالے اسے خود کے قریب کر کے بولا مسکراہٹ کیو یور اکا پورا امان شاہ تمہارا ہے۔۔۔۔۔

دونوں کی نظر ملی اور ٹک ٹکی بندھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

امان ماہین کے کان میں جھوک کر بولا تمہیں خود میں اتار دیا خود تم میں اتر جاؤں؟



ہے ماہی جان میرے سینے میں تمہاری دھڑکنیں رقص کرتی ہے میری سانسیں تمہارے سینے میں ضد کر کے اترتی

ہیں۔۔۔ ماہین امان کے بے باکی سے کی گئی گفتگو اور اس کی سانسوں کی تپش کان پر محسوس کر جسم میں کپکپی سے

لہر دوی شرم سے سورخ پڑتی ماہین امان کے سینے میں خود کو چھوپا گئی۔۔ امان نے ماہین کو اپنے سامنے کر کے اس کے

چہرہ کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر بولا۔۔۔۔۔



# ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

تمہیں ہر پہر سانسوں سے قریب پانا چاہتا ہوں تمہارا مرمر سا وجود جو میری ہر راتوں کی بے چینی کی وجہ بنا۔۔۔۔۔

تمہاری رگ و پے میں لہو بن کر سما جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

ماہین آنکھ بند کیے امان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔

امان نے اپنا کوٹ ماہین کے وجود سے جدا کیا اور اس کے ساڑھی کے پلو کو کاندھے سے ہٹایا۔۔۔۔۔

م م مان ششش امان نے ماہین کے بولنے پر اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کر دیا اور جھک کر اس کے کاندھے کو چھوا تو ماہین جی جان سے کانپ گئی۔۔۔۔۔

امام ماہین کے کاندھے سے گردن کا سفر کر کے دوبارہ کانوں پر جھکا۔۔۔۔۔  
بچپن سے لے کر جوانی کی دہلیز پر

میرے تمام ہوش و حواس تمہارے وجود میں کھو جاتے ہیں میری طلب یکایک بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔  
جیسے ایک خونی پیاسے کو خون کی طلب ویسے مجھے تمہارے وجود کی طلب اپنے ہونٹوں کو اس طرح میرے ہونٹوں سے ملا جس طرح سگریٹ کوئی سگریٹ سے جلائے امان نے چھوک کر اس کے ہونٹوں کو لوک کیا جانے کتنا وقت گزرا تو امان پیچھے ہوا اور ماہین نیٹھال سی لمبی لمبی سانسے لینے لگی ماہین کی سانسیں امان کے چہرہ پر پڑ رہی تھی تم جب اپنی سانسیں چھوڑتی ہو مجھے لگتا ہے میری سانسوں کی طلب کرتی ہو امان نے اس کے چہرہ کو اوپر کر کے بولا جس سے ماہین شرم سے آنکھ مند گئی۔۔۔۔۔



ط  
لشن عاشقی

امان نے ماہین کو بند آنکھوں اور سرخ چہرے کو دیکھ کر جھک کے اسکے نچلے لرزتے ہونٹ کو چھوا بھر اس کی شہ رگ پر اپنے ہونٹ رکھے جسے ماہین لرز گئی م م مان پ پ پلز ماہین شاہ جنون ہو تم میرا ایسا جنون جسکا کوئی دائرہ کوئی حدود نہیں بہت مشکل سے یہ ہجر کا سفر کاٹا ہے،، میں نے بہت ستایا ہے تم نے اب میں تمہیں اپنی تنہائی کی داستا بتانا چاہتا ہوں،،، تم چستی ہونا میں سگریٹ چھوڑ دو اس وقت بہت طلب ہو رہی تم نے تو کہا تھا ساتھ دو گی میرا اس چھوڑانے کو تو اب یہ گروز کیسا امان ماہین کے چہرہ کو دیکھ رہا تھا جو شرم سے سورخ انار ہو رہا تھا امان دور ہوا میں نے کہا تھا میری شدتوں کو چھلنا تمہارے بس میں نہیں اور سگریٹ چھوڑنا میرے بس میں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہتا مان 

ماہین سے اور دور ہوا اور سگریٹ جیب سے نیکل کر اس ہونٹوں میں رکھ کر جلانے لگا،، جو ماہین نے آکر چھن کر بھنکا اور امان کے کمر سے پکڑ کر بولی میں نے کہا نا مجھ یہ زہر لگتا ہے میں آپ کا ساتھ دو گی بھر کیو ابھی تک یہ زہر لیے بھرتے ہے،،، مانا کے آپ کی شدت جھیلنا میرے بس میں نہیں پر میں ناممکن کو ممکن بناؤ گی اب یہ زہر مجھ آپ کے پاس بلکل نادیکھے ماہین امان کو کمر سے پکڑ کر گھورتے ہوئے بولی تو امان خمار بھر نظروں سے ماہین کو دیکھتے اس کو اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور خود اس پے سیاہ بن کر اس پہ جھکتا چلا گیا ایک اور خوبصورت شام اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔۔

# READERS CHOICE

اگلے دن مسز آیت نے فون کر کے بتا دیا کہ ارسلان آئے گا عازرہ کو نکاح کا جوڑا دلانے کے لیے تو ایک بار دونوں مل بھی لے ویسے تو یہ سب دادوں کو پسند نہیں تھا پر یہاں بھی سب نکاح کی شاینگ کے لیے جارہے تھے تو دادوں انکے



طُشَن عاشقی

ساتھ بھیجنے کے لیے راضی ہو گئی تھی ارسلان جسے ہی شاہ مشن آیا تو نورین نے زبردستی چائے کے لیے روک

\_\_\_\_\_ لیا

کچھ دیر سب کے ساتھ بیٹھے باتیں کی بھرینگ پارٹی کے ساتھ شاینگ پر چل دیا۔۔۔۔۔



عائزہ کو جب سے پتا چلا تھا

ارسلان اسے شاینگ کے لیے لینے آیا ہوا ہے اس کے ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

[illegible]

اپنے کمرے میں اوپر تھی پر بھر بھی اس کی دل کی دھڑکن سو کی سپیڈ پکڑے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

سمبل کو اس پہ غصہ آرہا تھا کمر پہ ہاتھ رکھے اس کے سر پہ کھڑی بول رہی تھی حد ہے عائرہ تم اکیلی کہا جاؤ گی ان کے

ساتھ ہم سب تمہارے ساتھ شاپنگ پر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

ہاں وہاں تھوڑی دیر کے لیے پرائیویسی دے دیں گے تمہیں اب ایک ملاقات تو بنتی ہے نا تمہاری وجہ سے پھوپھو پریشان

# READERS CHOICE

ارے بھائی ہم نے بھی تو شادی کی ہے میں تو جب تک فیصل سے اپنے نخرناٹھا والیتی مجھے سکون ہی نہیں آتا تھا اوپر

سے کزن اور بھی ڈیشنک مین ہائے کیا دن تھے اب تو مجھ نندو کے نخرے اٹھانے پڑتے ہے۔۔۔۔۔



لُشن عاشقی سمعیر حورین فاطمہ

سمبل نے پہلے اس لتاڑا پھر شرارت سے اور بعد میں آہ بھر کے اور گھور کربات کی

نالائق لڑکیوں یہ لمحہ زندگی میں بس ایک بار آتا ہے اور سب سے خوبصورت لمحہ میرے سے پوچھو تو یہ ہوتا ہے اپنے منگیتر سے نازنخرے اٹھانا۔۔۔۔۔۔

[illegible]

زلیلو ہسوں نہیں میری وجہ سے اب امی کورات دیر تک جاگنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔

تم لوگوں تو جانتے ہونا فصیل کی ڈیوٹی کیسی ہے سارا دن ساری رات ہوٹل میں رہتے ہیں رات لیٹ آتے ہیں اب سارا دن کا بند اگھر آئے اور آگے سے نابوی ہونا بچہ اور باقی سب گدھ گھوڑے بیچ کے سو جائیں یہ بھی اچھا نہیں لگتا پہلے تو میں جاگتی تھی اب یہ کام امی کرتی ہے ظاہری بات ہے ماں ہے ان کو تو ٹمنشن ہوگی نا اور میں یہاں دھرنا ڈال کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

میرا اپنا بھی گھر بار ہے یار وہاں جا کے مجھے ہر وقت تم لوگوں کی ٹنشن رہتی ہے اور یہاں مجھ اپنے گھر کی ہائے اک ہے  
جندڑی تے دکھ نے ہزار داسو مینو میں کتھے جاوا پار۔۔۔۔۔۔۔۔



سمبل کی دھایا عروج پر تھی اور سب اس کی حالت سے محفوظ ہو رہی تھی ہی ہی کرنی بند کرو اور اٹھو

سب ----- ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥

سمبل آپ میں کیا بات کرو گی

مجھے شرم آرہی ہے عازرہ نے کہا-----

افوسب کو پہلی بار شرم ہی آتی ہے اور شرمنا بہت اچھی بات ہے----- بس مجھ جیسے لوگ شادی کے بعد بے شرم بن جاتے ہیں----- پر تم لوگوں کو دیکھ کے لگتا ہے تم میں سے صرف ماہی بنے گی بے شرم----- تم دونوں نے یونہی شرم میں جھنڈے گاڑنے ہے اور رہی بات کیا بات کرو گی تو وہ جب میلو گی نا تو خود با خود ذہن میں آجائیں گی-----

کیا بات کرنی ہے اب یہ سوچ کر نامیری جان کھونا ہی اپنا وقت برباد کرو وہ بیچارہ کب سے اولڈ لیڈی میں بیٹھے پک رہا ہے-----

سمبل نے ارسلان کا کہا تو عازرہ شرم مندگی سے اٹھ کے فریش ہونے چل دی اور ماہین اربہ بھی کچھ ہی دیر میں سب جانے کے لیے تیار تھے-----

امان کی گاڑی میں ماہین سمبل اور اس کا بیٹا بیٹھا تھا جب کے ارسلان نے حبیب کو منع کیا اپنی گاڑی نالائے تو وہ اور اربہ اس کی گاڑی میں چل دیے-----



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

باہر آتے ہے سب نے ارسلان کو سلام کیا جس میں سب سے ہلکی آواز عازہ کی تھی۔۔۔۔۔۔ ارسلان نے گاڑی کافرٹ ڈور عازہ کے لیے کھولا تو وہ گھبراتے حسیب کو دیکھنے لگی جس نے آنکھوں سے اجازت دیتے آگے بیٹھنے کو کہا تو وہ جھجھکتے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

اربیہ نے دانت پس کر حسیب سے آہستہ آواز میں بولی کیا میں تمہارے ساتھ پیچھے بیٹھو گی تو کیا تمہارے لیے جہاز منگواؤں کیا۔۔۔۔۔۔ مہرانی جی حسیب نے بھی آہستہ آواز میں کہا تو اربیہ دانت پس کر بولی مجھے تمہارے ساتھ نا بحث کرنی ہے نا ہی سفر میں مان بھائی کی گاڑی میں جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے اربیہ جاتی حسیب نے اس کا ہاتھ پکڑا جس سے اربیہ کا دل دھڑکا۔۔۔۔۔۔



فضول کا ڈرامہ نا کرو پہلی

بار نہیں جا رہی میرے ساتھ اور نا ہی میں تمہیں کھا جاؤ گا چلو اب کیا زبردستی ہے۔۔۔۔۔۔

ابھی بیوی نہیں بنی میں جو تم مجھ پر روب جھاڑ رہے ہو اربیہ کو اس کا انداز پسند نہیں آیا تو بول اٹھی۔۔۔۔۔۔

دیکھو یہ جھگڑا تم گھر آ کے کر لینا ابھی چلو یہ کہتے حسیب نے گاڑی کا پیچھا ڈور اوپن کیا تو ناچار اربیہ کو بیٹھنا پڑا کیو کے

سب انکا انتظار کر رہے تھے جو اس اچھانا لگا۔۔۔۔۔۔

سب کے بیٹھتے ہی دونوں گاڑیاں روڈ پر دوڑی۔۔۔۔۔۔ مال جا کر امان نے ماہین کو ساڑھی والی شاپ پر لیے گیا

اور سمبل حسیب اربیہ کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی

عائزہ کو ارسلان کے ساتھ دوسری شاپ پر بیچ دیا عائزہ جھجھکتی ارسلان کے ساتھ چل دی جیسے ہی اربہ سہیل

حسیب بوتیک پر چڑھے تو اربہ بولی بھا بھی میں لائٹ سا سوٹ لوں گی۔۔۔۔۔

اربیہ کی بات سن کر حسیب بولا تم کسی کے مرنے پر نہیں جا رہی جولاٹ لوگی میری دلہن بن رہی ہو تو میری پسند کا پہنو گی اور مجھے مہرون کلر پسند ہے

~~~~~

تو میں کیا کرو تمہیں مہرون پسند ہے حد ہے ایک دلہن اپنی پسند کا کلر نہیں پہن سکتی اور میں تمہاری غلام نہیں جو

تمہارے حکم مانوں سمجھے تم۔۔۔۔۔

ہوں باڑا آیا مجھے مہرون کلر پسند ہے اربہ نے اس کی نکل اتارتے منہ بیگاڑتے ہوئے بولی اور مال کے اندر چل دی دیکھ

رہی ہے آپ داد دینے کا تھا کہ میری پسند سے لگی کیو کے سچ بھی تو میرے لیے رہی ہے نا حسیب نے سمبل سے

شیکایت کی تو وہ بولی اچھا ہے۔۔۔۔۔

تمہارے لیے بھی اس لیے بولا اظہار کرد و پر نہیں دونوں کو اپنی انا زیادہ عزیز ہے اب جھیلوں اور خبردار تم دونوں نے

یہاں تماشا بنایا تو سمبل نے وارن کیا اسے تو میں بتانا ہو یہ کہتے حسیب اربہ کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔۔

السلام دونوں کو ہدایت دے سمبل نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا اور دونوں کے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔





جیسے ہی اندر گئے تو سیل

بوائے اربہ کے پاس آیامے آئی ہیلپ یو میم جی۔۔۔۔۔

مجھے لائٹ سا برائیڈل ڈریس دیکھائے اربیبہ کی بات سن کر حسیب جلدی سے بولا نہیں مہرون یاریڈ میں

دیکھائے۔۔۔۔۔

اربیہ نے حسیب کو گھورا جو اس کی گھوری کی پروا کیے بنا کپڑوں کو دیکھ رہا تھا اربیہ بولی آپ کو سمجھ نہیں آیا میں نے

## لائٹ بولا

ہے اربہ نے سیل مین سے کہا میں نے کہا ڈارک نولائٹ حسیب اربہ کی ابھی جنگ جاری تھی کے سمبل نے آ کے

سیل مین سے کہا آپ ایک کام کرے بھائی کوئی پیچ کلر کا لہنگا دیکھائے۔۔۔۔۔

جس یہ گولڈن کام ہوا ان دونوں کو چھوڑے سیل ہوائے جو دونوں کی لڑائی سے محفوظ ہو رہا تھا سمبل کے مخاطب

کرنے پر جی میم کہتا کپڑے لیے سمبل کو دیکھانے لگا۔۔۔۔۔

جواب سمبل کو شکوہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اربہ بول اٹھی دلہا دادوں نے پسند کیا کپڑے آپ کر لے میں تو

روبوٹ ہونا ریبیہ روہانسی سے لہجے میں بولی تو حسیب قہقہہ لگا اٹھا تو کس نے کہا روبوٹ بنوا زکار کر دیتی۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

کسی نے گن پونٹ کی نوک پر تو ہا نہیں کروایا تھا۔۔۔۔۔ نام بھی تو کر سکتے تھے انکار خود تو بی بے بچے بنے بیٹھے  
تھے۔۔۔۔۔ میں ہی بری بن جاتی سب کی نظر میں اب تو تم بھی فرما بردار بن گئی نا تو بنا چو چو کیے ہسی خوشی اپنا نکاح  
انجوائے کرونا رہیہ نے حبیب کی بات سن کر چپ رہنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔

## عائزہ ارسلان دوسری

بوتیک کی شاپ پر گئے تھے ارسلان نے دو تین ڈریس لے کر عائزہ کو چینجنگ روم کی طرف لے گیا جہاں رش بلکل بھی نہیں تھا اور عائزہ سے بولا عائزہ کیا آپ خوش ہے مطلب آپ کو اس رشتہ سے اعتراض تو

\_\_\_\_\_نہیں

آپ نے ہا اپنی مرضی سے کی ہے یا گھر والوں کی عازرہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا جواب دے بس نظرے نیچی کیے ہاتھ کی انگلیاں مروڑنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

بولے عائرہ کیا میں آپکی خاموشی کو گھر والوں کا دباؤ سمجھوں ان نہیں ایسی ب بات نہیں ہے عائرہ نے مرمر کے بس اتنا کہا تو کیسی بات ہے اب ارسلان ہاتھ باندھے بڑی فرست سے عائرہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

جو بلیک گاؤں میں خود کو اچھے سے کور کیے خوبصورت حجاب لیے جس سے براون آنکھیں ہی دیکھائے دے رہی تھی  
جو کافی نروزی شرمائی کھڑی تھی۔-----

بب بس مم میں آپ سے بب بڑی ہوت تو بس اس بات پر مجھ اعتراض تھا باقی میں نے اس رشتے کے لیے ہا اپنی رضا مندی سے دی ہے ن ن نا کی کسی دباؤ میں آ کر -----



طُشَن عاشقی

عائزہ نے جھجھکتے اپنی بات کی تو اس سلطان سکون کا سانس لیتے مسکرا دیا۔



سب نے شاپنگ کر کے ایک ہوٹل میں لائیج کیا جو امان نے کروایا تھا۔۔۔۔۔

ارسلان نے تو بہت کہا کہ وہ ٹریڈ دیتا ہے آپ نے اور حسیب کے نکاح کی خوشی میں پرمان نے سختی سے منا کیا تو چپ ہو گیا۔۔۔۔۔

ڈنر کر کے سب گھر کو چل دیے ارسلان نے جب ان کو ڈراپ کیا تو نورین نے اس رات ڈنر کے لیے روکنا چاہا پر وہ انکار کر گیا کہ نیکسٹ ٹائم کر گا اور چل دیا فرا تفری میں یو ہی دن گزرے اور نکاح کا دن آپہنچا دونوں دولہن کو بیوٹیشن نے گھریں آکر تیار کیا۔-----

نکاح کی تقریب گھر میں ہی رکھی گئی تھی گاڑن کو سٹج پھولوں اور لائٹنگ سے سجایا گیا تھا عازرہ نے سفید لہنگا بلیوز پہنا تھا جس پر گولڈن کام کیا ہوا تھا یہ ڈریس ارسلان اور عازرہ دونوں نے پسند کیا تھا خوبصورت سے ڈریس میں بیٹیشن کے محارت سے کی گئی میک اپ میں آسمان سے اتری کوئی پر ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کتنی بار سنبھلنے اس چھڑا کے ارسلان نے آج رخصتی مانگ لینی ہے اور عائرہ اس کی بات سن کے شرم سے سرخ پڑ جاتی۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی

اربیہ نے پیچ کلر کا لہنگا بلیوز پہنا تھا جس پہ گولڈن بہت خوبصورت کام ہوا تھا بیٹمیشن کے کی گئے میک اپ میں کوئی گرٹ یا لگ رہی تھی سمبل نے گولڈن کلر کی میکسی پہنی تھی جس پر بارون نگ لگے تھے خوبصورت سے میک اپ میں بال کھولے چھوڑے فصیل کے دل کی دھڑکن بڑھا گئی تھی۔۔۔۔۔۔



ماہین نے جب اپنی

شاہنگ گھروالوں کو دیکھائی تو دادوں نے اس غصے سے ڈانٹا کیونکہ وہ بہت سے ساڑھیوں لائی تھیں اور ایک بلیک  
ساڑھی نکاح کی تقریب میں پہننے کا بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

پر داد و کا کہنا تھائی نویلی دلہن یو کالالباس پہنتی اچھی نہیں لگتی اس لیے ماہین نے ریڈ ساڑی سیلیکٹ کی  
تھی۔۔۔۔۔۔

ماہین نے منکر دیا تھا کہ وہ بیو ٹیشن سے تیار نہیں ہوگی کیونکہ اسے مان تیار کرے گا جس سے سب نے ماہین کو چھیڑا جو بنا چھیڑے مسکرائی جارہی تھی۔

ماہین نے ساڑھی سمبل کی مدد سے پہنے اپنے دوم میں امان کا انتظار کر رہی تھی اور اس کا انتظار ختم ہوا مان تھکا ہارا سارے انتظامت دیکھ کر اب اندر آیا تھا ماہین نے اس کے تھکے تھے چہرہ کو دیکھ کر امان کے پاس آ کے بولی آپ ٹھیک ہے مان کافی تھیک سے لگ رہے ہیں پانی لاؤ آپ کے لیے یہ کہتی ماہین پانی لینے کے جگ کے پاس گئی تو امان نے



لُشن عاشقی سمعیر حورین فاطمہ

باہو سے پکڑ کر اس اپنے قریب کیے اس کی کمر میں دونوں ہاتھ باندھے اس کی ضرورت نہیں میری جان تمہیں دیکھ  
لیا ساری تھکن اتر گئی ہے۔-----



اچھا آ جاؤ تمہیں تیار کر دو بھر

میں نے خود بھی ہونا ہے یہ کہتے امان ماہین کا ہاتھ پکڑ کر اس مرر کے سامنے لا کر ایک چمیر کھنچ کر اس پہ بیٹھا یا اور تیار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین جب لپسٹک لگوانے کے لیے اپنے ہونٹوں آگے کیے تو امان بہکنے لگا اور اپنی دل کی آواز پر لبیک کہتے ماہین کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔۔۔

ماہین جو اس افتاد کے لیے بالکل تیار نہیں تھی امان کو اپنے ہونٹوں پر جھکے دیکھ کر حیرت سے آنکھ بڑی کیے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

امان کچھ ہی دیر میں اس کے ہونٹوں کو جدا کر کے دور ہوا اور ماہین کا سرخ چہرہ دیکھا جو شرم سے لال ٹماڑ ہو رہا تھا۔  
ماہین نے اپنی سانسیں بحال کر کے امان کو غصے سے گھورا جو بستے ہوئے اس ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

یار ایسے کیا گھور رہی ہو میں تو بلسٹون لگا رہا تھا دیکھو یہ پاؤڈر تو سب لگاتے ہے میں نے سوچا اپنے بچہ کو زار اہٹ کر بلسٹون لگانا چاہیئے دیکھو تمہاری چیکیں کسے بلش کر ہی ہے اتنی شائنگ اس پاؤڈر کی کہا آتی امان نے ماہین کو چھیڑا آج کے بعد میں آپ سے تیار نہیں ہوں گی۔۔۔۔۔



طُشَن عاشقی

کا ہے جو مجھے باہر آنے بھی نہیں دیتی امان کی بات سن کے ماہین حیرات سے امان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

میں نے کبر و کا تم نے ہی تور و کا ہے امان نے ماہین کو چسیر سے اٹھا کر دو بار اپنے قریب کیا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بولا تو ماہین گھور کر بولی مان آپ کو گناہ میلے گا چھوٹ بولنے کا پر میں نے تو کوئی چھوٹ نہیں بولا تم اتنی پیاری ہو دل ہی نہیں چاہتا تم سے ایک پل دور ہوں امان نے خمر بھری نظروں سے ماہین کو دیکھتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



م م مان پلیر ہ ہمیں دیر ہو جائیں گی نا ماہین نے امان کور و کا جو خمار بھری نظروں سے ماہین کو تکتے اسکی گردن میں  
منہ دیے اپنی ناک رب کر رہا تھا۔

جسے سے ماہین جی جان سے کانپ گئی اور امان اس کی گردن سے منہ نکالے اس سرخ چہرہ کو دیکھ کر آنکھوں میں مزید خمار اترنے لگا پروہ خود یہ ضبط کر کے ماہین کو تیار کیا جو کچھ ہی درمیں ہو گئی تھی۔

امان ماہین کو انتظار کرنے کا بول کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے فریش ہونے چل دیا کچھ ہی دیر میں دونوں نک سک سے تیار نیچے آئے تو ماہین کو دیکھ کر حیران رہ گئے ریڈ ساڑھی پہنے جیس کے بازوؤں اور پلو نیٹ کے تھے اور اپر چھوٹے چھوٹے بھول بنے تھے۔۔۔۔۔

خوبصورت سے کی گئے میک اپ اور بالوں کو کھولا چھوڑے نیچے سے کرل کیے بہت پیاری لگی رہی تھی۔



طُشَن عاشقی

امان نے گرین کلر کا ٹوپس پہنے مہنگا پر فوم اور ہاتھ میں گھڑی پہنے جل سے بل سیٹ کیے اور برڈ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

سمبل نے دونوں کو گھورا آج تم دونوں کی ویڈنگ نہیں جو اتنا سچ سنو کر آئے ہو ویڈنگ تو ہماری بھی نہیں بیگم پھر بھی آپ قیامت لگ رہی ہے فصیل نے سمبل کے کان میں سرگوشی کی تو وہ اس بھی گھور کر رہے گئی۔۔۔۔۔

یار تیری بیوی کو آج کال گھورنے کے الو بھی کوئی کام کہ نہیں امان نے فیصل سے کہا تو سمبل بھڑکی میری گھوری کی وجہ تمہاری بہن اور بیوی ہے کب سے یہ محترم تیار ہونے لگی تھی اب زارا اٹائم دیکھو دس گھنٹے لگا کر آئی ہے باہر لڑکے والے آگے ہے جن کا ویکلم میرے میاں اور پھوپھا جی نے کیا ہے تم اندر کون سے چھلے کاٹ رہے تھے ہابھا بھی صاحبہ آپ کو اترا ط کس بات سے ہے ہمارے لیٹ آنے سے یا آپ کے شوہر نے مہمانوں کا ویکلم کیا اس سے زیادہ بک بک نہیں پھوپھو جی بھڑکے ہوئے ہے جاؤ زارا باہر پھر پتا چلے گا۔۔۔۔۔

وہ مجھ پر کب بھڑکے ہوئے نہیں ہوتے یہ کہتے امان فصیل کو لے کر باہر جانے لگا تو ماہین پریشان سی بولی فصیل بھائی  
 بڑے پاپا سے بولے گاماں کو ناڈانٹے پیلز ماہین روحانسی سے لہجے میں بولی تو سب مسکرا دے اوکے گڑیا بول دو

-----گا

امان سب کے سامنے ماہین کو فلائنگ کس کرتے باہر کو چل دیا اور پیچھے سمبل کا ہتھمہ بلند تھا کیونکہ فصیل کے سامنے  
امان کی حرکت پر ماہین سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔





## ٹشن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

کچھ ہی دیر میں دادوں نے دونوں دولہن کو باہر لانے کو بولا سچ پر دونوں دولہا بیٹھے اپنی دولہنوں کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

سٹیج پر درمیان میں پر دلگیا تھا ایک طرف دلہنوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور دوسری طرف دلہوں کی سنبھل ماہین اور کچھ لڑکیاں کے ساتھ اربہ عازرہ کو لیا گیا تھا۔۔۔۔۔ اور پردے کے دوسری طرف بیٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔

مولوی صاحب کے آتے ہی نکاح شروع ہوا سب سے پہلے دولہنوں کے پاس مولوی صاحب امان فصیل اکبر صاحب اربہ کے پاس بیٹھ گئے و آصف شاہ عازرہ کے ساتھ امان دونوں بہنوں کے پیچھے جا کھڑا ہوا تو مولوی کی آواز مائیک میں گونجی۔۔۔۔۔

سب سے پہلے عازرہ سے پوچھا گیا آپ کا نکاح ارسلان ار ترضی ولد ار ترضی احمد سے سکارانج الوقت پچاس لاکھ حق مہر کے عوض طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟ "مولوی صاحب کی آواز سے عازرہ پہ گھبراہٹ تاری ہونے لگی و آصف نے اس کے گرد اپنا حصار بنایا امان نے بہن کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس کچھ حوصلہ میلان ج جی قبول ہے عازرہ کے تین بار قبول کرنے پر ارسلان مسکرا دیا۔۔۔۔۔

اب مولوی کا رخ اربہ کی طرف تھا۔۔۔۔۔ اربہ ولد اکبر شاہ آپ کا نکاح حبیب شاہ ولد و آصف شاہ سے سکا رانج الوقت پچاس لاکھ حق مہر کے عوض طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے "سب اربہ کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے جو سر جھکائے بیٹھی تھی اکبر نے اپنی بیٹی کے گرد باہیں پھلائی اور امان نے اسے سر پر ہاتھ رکھا تو اربہ نے سراٹھا کر گھونگٹ سے اپنے پاپا کو دیکھا جو امید اور مسکراتی نظرو سے اس ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔



طشن عاشقی

ارسلان اس کے ہر بھید سے واقف تھا۔۔۔۔۔

## اب مولوی صاحب کا

تین بار حبیب نے کہا تو مبارک باد سلسلہ شروع ہوا۔۔۔۔۔

لیے بے قرار تھا اس کے چہرہ پر گھونگھٹ دیکھ کر منہ بنا گیا جو سمبل کی نظر سے ناپچسکا۔۔۔۔۔

مسکرا دیا۔۔۔۔۔

تھاپاس بیٹھی اس کی دو دشمن جاں کوئی موم سی گرڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔۔



لُشن عاشقی سمعیر حورین فاطمہ

ارے بھائی دیدار سے کام نہیں

چلے گا جیب ہلکی کر واپنی اپنی دولہنوں کو منہ دیکھائی دو یار سبیل نے دونوں دولہو کو گھورتا تو ارسلان نے جیب سے ایک خوبصورت سی ڈی بی نیکا لی اور عائرہ کی طرف بڑھائی تو عائرہ نے جھجکتے ہوئے لے لی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کو کھولایا۔ سبمل نے کہا تو عازرہ نے کھول دی جس میں ڈائمنڈ کی نوزپن تھی جیسے دیکھ کر عازرہ شرمادی کیونکہ  
سب نے ارسلان کے گفٹ پر ہوشنگ کی تھی۔-----

اب باری حسیب کی تھی اور سب انتظار میں تھے حسیب کیا دیتا ہے حسیب نے بھی جیب سے ڈبہ نیکالی اور اربیہ کی طرف بڑھادی جو حیرت سے حسیب کو دیکھ رہی تھی اسے عمید نہیں تھی حسیب اس کے لیے کوئی گفٹ لیا ہوگا اربیہ نے اس تھا ماتو حسیب بولا کھولو اس تو اربیہ نے جیسے کھولی اس کی چیخ نکلیں گی کیونکہ اس میں مرا ہوا اکا کروچ تھا۔

جسے دیکھ کر اربیہ ڈر کے ڈبہ دور اچھالی پر سب کے قہقہے بلند تھے جس سے اربیہ غصے سے لال سرخ ہو گئی سمبل نے حسیب کے کان کھینچے شرم نہیں آتی کوئی اپنے نکاح کے دن ایسا مزق کرتا ہے ہاہا ہاتویہ آپ لوگوں کی بیوقوفی ہے جو مجھ سے شرافت کی عمید لگائی ہے۔۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے امان سٹیج پر چڑھ کر بولا کیوں کے  
اربیہ کی چیخ وہ سن چکا تھا۔۔۔۔۔ پردادوں والے مہمانوں کے پاس زار اور بیٹھے تھے تب ہی اس کی چیخ سن نہیں  
یا ئی۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی

کیا ہوا گڑیا امان اربہ کی روتی سورت دیکھ کر پوچھا تو ماہین بولی مان حسیب بھائی نے منہ دیکھائی گفت مرا ہوا لکرو چ  
آپی کو گفت کیا تب ہی آپ کی چیخ نکل گئی امان نے حسیب کی خوب کلاس لی کیوبے گدھے شرم نام کی کوئی چیز ہے تجھ  
میں آج کے دن بھی مسکریا ختم نہیں ہوئے۔۔۔۔۔

میری ڈول کور لایا ناب پورا ایک ماہ تیری پوکیٹ منی بند گاڑی بھی تو تب باہر لے جائے گا جب آری کو یونی لے جانا ہوں اب اگر یونی کے علاوہ تو نے گاڑی کو ہاتھ بھی لگایا تو تیری خیر نہیں۔۔۔۔۔

بھائی یہ غلط کر رہے ہیں آپ امان اس کی بات کو انگور کرتے ماہین اربہ کو پیار کرتے نیچے اتر گیا اور سب حسیب کی  
حالت سے محفوظ ہو رہیں تھے کچھ ہی دیر میں کھانا کھلوایا گیا اور سب کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے ماہین جیسی  
ہی کسی سے پوچھ کے آئی کسی کو کچھ ضرورت نہیں پر آگے سے انکار میلا کہ نہیں ابھی ماہین آگے بڑھتی کے اس  
اپنے پیچھے سے بلوز کا ہک کھولتے محسوس ہوا تو فوراً ن سے دیوار کے ساتھ جا کے لگ گئی اور انتظار کرنے لگی کوئی اس  
کے پاس آ جائے کیوں کہ سب لوگ سیٹج پر تھے۔۔۔۔۔۔

نورین دادوں دوسری ٹیبل پر کسی اور کے ساتھ بیٹھے تھے ابھی ماہین انتظار کر رہی تھی کہ امان اس پورے ہال میں ڈھونڈتا اس کے پاس آیا کیا ہو امیرا بچہ یہاں اکیلے کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔

ماہین امان کے آواز پر اس کی طرف دیکھا مان آپ کسی کو بولا دے پلیرز کیو کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

وو وہ مان! آپ سنبھل آپی کو بھیج دے نا۔۔۔۔۔ ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔ جو میں نہیں تمہاری آپی کر سکتی ہے۔۔۔۔۔



طُشَن عاشقی

بتاؤ شہناشاہ امان ماہین کے قریب ہو کر بولا تو ماہین نے نظریں نیچی کیے بتایا وہ م میرا بیویز ماہین سے آگے بولانا گیا امان  
ماہین کی ادھی ادھور بات سن کے اس اپنے سینے سے لگا کر اس کی بیک سائیڈ دیکھی تو وہ ٹوٹ چکا تھا امان نے جلدی  
سے ماہین سے دور ہو کر اپنا کوٹ اتار کر اسے پہنایا۔

اس لیے بولا تھا اتنی

فیسٹنگ والی ساڑھی ناپہنوپر ایک تو تمہاری ضد اچھا نامان ساڑھی تو فیسٹنگ والی اچھی لگتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کیا پتا تھا یہ سب ہو جائے گا ماہین نے نظریں نیچی کیے کہا تو اماں اس کا چہرہ پکڑ کر اسے کے ماتھے پر بوسہ دیا اچھا چلو آ جاؤ کھانا کھا لے اماں نے کہا تو ماہین بولی مان سب پوچھے گے میں نے آپ کا کوٹ کیو پہنا تو تو بول دینا تمہیں سردی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے بھی دسمبر لگنے والا ہے ہلکی ہلکی سردی تو پڑ رہی ہے ناہا پر مجھے تو ابھی ہل میں سردی نہیں لگ رہی تو کیا جھوٹ بولو ماہین کی بات پر امان نے اس گھور اتم کچھ مت بولو میں جواب دے دو گا۔۔۔۔۔

اب چلو یہاں سے امان ماہین کا ہاتھ پکڑے کھانے کے لیے لایا کچھ دیر میں کھانا کھا کر سب لوگ گھر کو چل دیے گھر آتے ہی سب لوگ تھک گئے تو اپنے اپنے کمروں میں چل دیے۔۔۔۔۔

امان نے ماہین کو سب کے ساتھ

گھر بھیج دیا تھا خود فصیل کے ساتھ ہال کا کچھ کام کر کے گھر لوٹا تھا۔۔۔۔۔

ماہین کو پہلے بول چوکا تھا میرے انتظار میں رہنا۔۔۔۔۔



طشن عاشقی

جانے سے پہلے ارسلان عائرہ سے ملنا چاہتا تھا پر ہال میں میلنے کا موقع نہیں ملا تو سمبل نے بولا وہ اس کے لیے عائرہ کے کمرے کی کھڑکی کھولی رکھے گی وہی سے میل لے اس کام حسیب نے بھی ہلپ کی زہری بات ہے سالے کی اجازت سے تو یہ کام ناممکن تھا۔۔۔۔۔۔

سمبل نے عازرہ سے بھی بول دیا تھا کہ وہ کپڑے چنچ ناکرے ارسلان اسے میلنے ضرور آئے گا عازرہ یہ سنتے نوزسی بولی پر کیو بھا بھی وہ کیوں اسے رات کے وقت آئے گے۔۔۔۔۔ میل تو لیا ہے ہال میں پر سمبل نے اس جھڑکا کیوں کا کیا مطلب شوہر ہے تمہارا جس کے لیے اتنی سچی سنوری اسے موقع تو دو سہرا نے کا یہ سنتے ہی عازرہ شرمائی اور سمبل اس انتظار میں بیٹھے اپنے سرتاج کے پاس دوڑی۔۔۔۔۔

عائزہ بیڈ پر پاؤں لٹکائے بیٹھی ابھی ارسلان کا انتظار کر رہی تھی کہ اس تھب کی آواز آئی تو پیچھے مڑ کر دیکھا تو ارسلان کھڑا تھا۔۔۔۔۔

[illegible]



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

آنا اچھا نہیں لگا ارسلان کی بات سن کر عائرہ شرمندگی سے بولی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ یعنی اچھا لگا میں نے ایسے بھی نہیں کہا مطلب برا لگا آپ مجھ کنفیوز کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ ہا ہا عائرہ کی بات سن کر اور روحانی سی صورت دیکھ کر ارسلان بولا اچھا سوری مذاق کر رہا تھا اور جیب سے ریڈرزنیکل کر عائرہ کو دیا اور اس کے کان پر جھوک کر بولا چہرے کی معصومیت کو نتھلی چھپا رہی ہے مخمور آنکھیں اور ہونٹوں کی سرخی ستم ڈھا رہی ہے۔۔۔ ارسلان نے شعر پڑھ کر اجازت چاہی،،، اگر اجازت ہو تو ایک گستاخی کر سکتا ہو کیا۔۔۔۔۔ ارسلان کی سانسیں اور بے باکی سرگوشی اپنے کان پر محسوس کر کے عائرہ کانپ گئی۔۔۔۔۔

عائرہ شرم سے دوبار اس کے سینے سے لگی اور ارسلان اس کی رضامندی جان کر دوبار اس کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر اس کے ہونٹوں پر جھکا جانے کتنے پل منی خزا کے گزرے عائرہ کی حالت کے پیشے نظر اس سے دور ہوا جواب لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔

ارسلان اس کے ماتھے پر شدت بھر اوسہ دیتے اسے فون کرنے کا بول کر واپس اسی راستے سے چلا گیا جہاں سے آیا تھا۔۔۔۔۔ اور عائرہ اس کے خوشبو اب بھی اپنے ارد گرد محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔ پھر شرمائی چہرہ کے ساتھ کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔

حسیب جب اربیہ کے روم میں آیا تو وہ مزے کی نیند لے رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اسے تکتا رہا اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس کی گال سہلائی اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیے واپس چلا گیا۔۔۔۔۔



طشن عاشقی

اس کے جاتے ہی ارببیہ آٹھ بیٹھی جب حسیب اس کے قریب بیٹھا تو اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی ابھی وہ پکی نیند میں نہیں تھی کہ اس کے آنا محسوس نا کر پائیں بس جان کر انکھ موند لی شاید اظہار کر دے پر انتظار انتظار رہا نا اس نے کرنا تھا نا کیا ایک آنسو ٹوٹ کر بے مول ہوا اور پھر سر جھٹک کر سوتی بنی،،،،

## امان جب کمرے میں آیا

تو ماہین اس کے انتظار میں اس کا گرین کوٹ پہنے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امان دروازہ الاک کرتے شرٹ کے بازوؤں کے بٹن کھولے پہلے سے فولڈ تھے پر کلر کے ابھی کھولے ماہین کے پاس

آیا مان اب میں کپڑے چنچ کر لوماہین بیڈ سے اٹھتی امان کے مقابلے آکے بولی۔۔۔۔۔

کیوں ابھی تو میں نے تمہیں ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں ابھی تو تعریف باقی ہے نا۔۔۔۔۔

تو جلدی کرے نا میں تھک گئی ہوں امان ماہین کو خو مر بھر نظروں سے دیکھتا اس کی بات پر ہنس دیا۔۔

افو مان آپ کی مسکراہٹ کتنی پیاری ہے مجھ دے دے نا ماہین نے امان کو مستے ہوئے کہا تو وہ اس کی کمر میں دونوں

ہاتھ ڈالے اسے خود کے قریب کر کے بولا مسکراہٹ کیو پور اکا پور امان شاہ تمہارا ہے۔۔۔۔۔

دونوں کی نظر ملی اور ٹک ٹکی بندھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

امان ماہین کے کان میں جھوک کر بولا تمہیں خود میں اتار دیا خود تم میں اتر جاؤں؟

پیتا ۱۷

ہے ماہی جان میرے سینے میں تمہاری دھڑکنیں رقص کرتی ہے میری سانسیں تمہارے سینے میں ضد کر کے اترتی



طشن عاشقی

ہیں۔۔۔ ماہین امان کے بے باکی سے کی گئی گفتگو اور اس کی سانسوں کی تپش کان پر محسوس کر جسم میں کپکپی سے لہر دوئی شرم سے سورخ پڑتی ماہین امان کے سینے میں خود کو چھوپا گئی۔۔ امان نے ماہین کو اپنے سامنے کر کے اس کے چہرہ کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر بولا۔۔۔۔۔

تمہیں ہر پہر سانسوں سے قریب پانا چاہتا ہوں تمہارا امر مر سا وجود جو میری ہر راتوں کی بے چینی کی وجہ بنا۔۔۔۔۔

تمہاری رگ و پے میں لہو بن کر سما جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔  
ماہین آنکھ بند کسے امان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔

امان نے اپنا کوٹ ماہین کے وجود سے جدا کیا اور اس کے ساڑھی کے پلو کو کاندھے سے ہٹایا۔۔۔۔۔

م م مان شششش امان نے ماہین کے بولنے پر اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کر دیا اور جھک کر اس کے کاندھے کو چھوا تو ماہین جی جان سے کانپ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امام ماہین کے کاندھے سے گردن کا سفر کر کے دوبارہ کانوں پر جھکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

## بچپن سے لے کر جوانی کی دہلیز پر

میرے تمام ہوش و حواس تمہارے وجود میں کھو جاتے ہیں میری طلب یکا یک بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

**جیسے ایک خونی پیاسے کو خون کی طلب ویسے مجھے تمہارے وجود کی طلب اپنے ہونٹوں کو اس طرح میرے ہونٹوں سے ملا جس طرح سگریٹ کوئی سگریٹ سے جلانے امان نے چھوک کر اس کے ہونٹوں کو لوک کیا جانے کتنا وقت**



طُشَن عاشقی

ماہین شرم سے آنکھ مند گئی۔۔۔۔۔

شدتوں کو چھلنا تمہارے بس میں نہیں اور سگریٹ چھوڑنا میرے بس میں نہیں۔۔۔۔۔

یہ کہتا امان

اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور خود اس پے سیاہ بن کر اس پہ جھکتا چلا گیا ایک اور خوبصورت شام اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔۔





سمبل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے نیٹ گاؤ پہن اپنے بال میں کنگی کر رہی تھی اور فیصل بیڈ پر لیٹے دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھے بڑی فرصت سے اس دیکھتے میٹھا اس تنظر کیا بیگم اس بار گھر آنے کا آپ کا دل نہیں کیا۔۔۔۔۔ آپ کون سا سارا دن گھر پہ ہوتے ہے رات کو لیٹ نائٹ آتے ہے آکر کھانا کھایا اور گدھے گھوڑے بیچ کر سو گئی اور جب سے میں یہاں آئی ہو ایک بار بھی اپنے کال یا میسج کیا کے جانو آئی مس یو۔۔۔۔۔

ارے مجھے چھوڑے اپنے نمونے کو ہی یاد کر کے ایک کال کر لیتے پر ناجی آپ کو اتنی فرصت کہا اور ہو گی بھی کیسے آپ کا وہاں دل بھلانے کے لیے اتنی مخلوق جو ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وہاں بیوی بچہ کہا یاد رہتا ہو گا ہر طرح کی وہاں لڑکیاں آتی ہے ان کو دیکھ کر کی دل بھیل لیتے ہے سمبل نے بیڈ پر اس کے پاس بیٹھے اپنے شوہر کی کلاس لی۔۔۔۔۔

یار تم جانتی ہو میرے کام کا شیڈول اور آج کل تو بہت شادیاں ہے اب بھی بہت مشکل سے ٹائم نکال کر اماں کی شادی اور یہ نکاح اٹینڈ کیا ہے صبح بھر جانا اور یہ جو تم مجھ معصوم پر الزام لگا رہی ہو کے آتے ہی کھانا کھا کر سو جاتا ہو یار ایسا کب کیا کھانے کے باد دو تین گھنٹے جاگتا تو ہونا اور یہ تم عورتوں کی شکی طبیعت کا علاج ہم معصوم مردوں کے پاس نہیں۔۔۔۔۔



طشن عاشقی

ہاں جی میں تو بھول گئی آپ یہ جو دو تین گھنٹے جاگتے ہے اس میں آپ نے اپنی محبوبہ موبائل سے رومنس جو چھڑانا ہوتا ہے اس کا احسان مجھ پر نا لگائیں اور عورت کسے کہا ہا کب اپنے مجھ یازین کو ٹائم دیا بارہ سال شادی کو ہو رہے ابھی تک ایک اولاد ہے میری کیا آپ کو بیٹی کی تمنا نہیں گھر آتے ہی اس موبائل سے چیمٹ جاتے ہے ناسکھ کی نادکھ کوئی بات جو آپ مجھ سے کرتے ہو حد ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

شوہر ناہوا پیسے کمانے کی مشین ہی میلی ہے مجھے سمبل نے منہ بناتے ایک ادا سے اپنے بال جھٹکے تو فیصل جان لو ٹٹی نظروں سے اس دیکھ کر اس کے ہاتھ پکڑے اور اپنے سینے پر گرایا جو اس کے سینے سے لگ کر گھور رہی تھی۔۔۔۔۔۔

واللہ اتنی شکایت جمع کی ہے میں تو ترس گیا تھا اپنی چیریا کی چوں چوسنے کے لیے۔۔۔۔۔ رہنے دیں فیصل صاحب اب زیادہ چونا نا لگائیں اچھا بابا جیسے ہی کام کچھ کم ہوتا ہے سب کپل میل کر آؤٹنگ پر کہی جائے گے۔۔۔۔۔

جیس میں سارا ٹائم ہم شوہروں کا اپنے بیوی بچہ کے لے اب خوش پکا سمبل جو فیصل کے سینے سے لگی اس کے گرد اپنی بانیں بھلائے لیٹھی تھی تھوڑی اس کے سینے پر رکھ کر بولی تو فیصل نے کہا پکا اور سمبل کے ماتھے پر بوسہ دیا تو وہ آنکھیں

مندگئی۔۔۔۔۔

اور فیصل نے ایک ہاتھ اس کے سر کے نیچے رکھے جب کہ دوسرا کمر میں ڈالے اس بیڈ پر لیٹا کر خود اس پر جھکا اور اس کے ہونٹوں کو قید کیے اپنے پیار کی بارش میں بھیگوتا چلا گیا اور ایک خوبصورت رات اپنے اختتام کو پہنچی۔



لُٹن عاشقی سمعیر حورین فاطمہ

سمبل نہا کر واشر و م سے باہر آئی تو فیصل ابھی الٹا لیٹا سو رہا تھا سمبل اکثر اسے صبح تنگ کرتی تھی اب بھی اسے شرارت سوجی تو فیصل کے پاس جا کر بیٹھی اور اپنے دوپٹے کی نوک کو پکڑ کر اسے مروڑا اور فیصل کے کان میں گدگدی کی جو نیند میں کان سہلا کر دوبارہ دوسری طرف منہ کیے اس پر کشن رکھے سوتا بنا۔۔۔۔۔۔

سمبل نے اپنا ہاتھ کشن میں ڈال کر اسکی گردن میں اپنے خوبصورت نیلز سے گدگدی کی تو فیصل کی نیند میں گمبھیر سی آواز گو نجی سمبل انسان بن جاؤ پروہ سمبل ہی کیا جو انسان بن جائے اس نے اپنے گیلے نم بال فیصل کے منہ پر دے مارے جسے وہ اٹھتے ہی اس اپنے شکنجے میں لیتے اس کا سر تکیے پر ڈالے خود اس پہ سایہ بنا گھور کر بولا کیوں اپنی جان کی دشمن بنی پھرتی ہو بہت شوق ہے نارومینٹک بیوی بننے کا اسی چکر میں میری نیند حرام کی اب سزا بھگتو یہ کہتے ہی فیصل سمبل کے ہونٹوں پر جھکنے لگا کہ وہ جلدی سے ہاتھ رکھ کر اسے چمکا دیئے فیصل کی گرفت سے آزاد ہوئی اور بیڈ سے نیچے اتری۔۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا فیصل صاحب ہلکے میں لے لیا آپ نے مجھ چلیئے شاباش جا کے برش کریں صبح جمس پھیلا نا اچھی بات نہیں  
ویسے بھی کرونا کی وبا بہت پھیلی ہوئی ہے فیصل نے سمبل کو ہستے دیکھ کر کشن دے مارا جو وہ بڑی مہارت سے کچ کر  
گئی اتنے میں دروازہ بچا تو فیصل بولا دیکھ لونگا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی ضرور شوق سے اگلی بار آپ کے ہوش اڑانے کیلئے میں فرصت سے تیار ہوں گی سمبل نے ہنستے ہوئے کہا اور دروازہ کھولنے چل دی جو مسلسل پیٹا جا رہا تھا۔۔۔۔۔



فیصل فریش ہونے ♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

چل دیا تو سمبل نے دروازہ کھولا تو اپنے چاند سے بیٹے زین کو پایا میرا بچہ کیا انٹری ماری ہے یہ کہتے سمبل نے اپنے بیٹے کو اٹھا کر پیار کیا موم دیدی کہا پر ہے (موم ڈیڈی کہا پر ہیں) بیٹا وہ فریش ہونے گئے ہیں۔۔۔۔۔

اتنے میں فیصل نہا کر باہر نکلا دید (ڈیڈ) زین باپ کو پکارتے اس سے لپٹ گیا فیصل نے بھی اس اٹھا کر پیار کیا تو اتنے میں دروازہ پھر بجاس بار فیصل باہر گیا تو ملازمہ تھی صاحب یہ آپ کا کورئیر دے دو کورئیر لے کر فیصل اندر آیا کون ہے فیصل سمبل نے پوچھا جے کیا ہے (یہ کیا ہے) زین نے اپنی تو تلی زبان میں پوچھا یہ آپ کی ماما کے لیے گفٹ ہے میلے لیے نہیں ہے (میرے لیے نہیں ہے) زین نے منہ بگاڑتے کہا ہے نا آپ کے لیے بھی یہ کہتے فیصل نے کبرڈ سے اس کے لیے دو بوکس لایا یہ لویہ آپکی ویڈیو گیم اور یہ سینکس اور کینڈی اب جاؤ آری ماہی اور عازری آنی کے ساتھ شئیر کر کے کھاؤ اور ان کے ساتھ گیم کھیلنا۔۔۔۔۔

اوتے تھنکیو دیدی (او کے ڈیڈی) یہ کہتے ہی زین باہر کو بھاگا تو فیصل دروازہ بند کر کے سمبل کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ڈریسنگ کے پاس لایا پہلے اس کے ہاتھوں میں گجرے پہنائے بھر اس کے پیچھے جا کر بالوں میں لگائے اور اسے اپنے حصار میں لے کر بولا یہ تمہیں بہت پسند ہیں نا سوچا اپنی بیوی کی ساری شکایتیں تھوڑی ختم کر دوں تمہیں پسند آئے یہ تو بہت خوبصورت ہے سچ میں فیصل آپ نے صبح اتنا پیار اس پر اُتر دے کر خوش کر دیا سمبل نے مسکراتے کہا تو فیصل اس کا رخ اپنی طرف کر کے اسے کمر سے جکڑ کر بولا میں نے تو تمہاری مارنگ پیپی کر دی پر تم نے جو میری نیند حرام کی اس کی سزا تو اب تمہیں ملے گی یہ کہتے ہی فیصل سمبل کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی



لُٹن عاشقی

گرفت میں لے کر خود کو سیراب کرنے لگا جب سمبل کی سانسیں اکھڑنے لگی تو اس نے آزاد کیا اور اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر قہقہہ لگایا جو شرماتے ہوئے اس کے سینے سے جا لگی۔-----

کچھ دیر میں فیصل سمبل باہر آئے فیصل لاونج میں اور سمبل کچن میں چل دی جہاں ارببیہ عائرہ ناشتے کی ٹیبل لگا رہی تھی ارببیہ اسے دیکھتی چھیڑنے لگی جس کے چہرے پر فیصل کی محبت کے ان گنت رنگ تھے پھولوں کی مہک سے نہائی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اوہو بھا بھی جی کی صبح ہو گئی آج تو بڑے لشکارے مار رہی ہیں دیکھیے تو عائرہ آپنی بڑے گجرے بالوں میں لگائے ہاتھوں میں پہنے خیر تو ہے اور آج اتنی لیٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔ ہاں تو تمہاری طرح

بڑھی روح تھوڑی ناہے کہ ہر وقت لڑتے رہو جس کا شوہر رومنٹک ہو بیوی لشکارے ہی مارے گی نا سنبھل نے کہا تو اربہ چیڑ کر بولی مجھے آپ کے دیور کے منہ لگنے کا بھی کوئی شوق نہیں ہے بجائے کہ اس سے لڑتی پھروں اسے ہی کوئی خدا واسطے کا بیر ہے مجھ سے ہر وقت الجھتا رہتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہائے میری جان تو منہ لگنے کے شوق پالو ناشوہر ہے تمہارا اب ساری عمر لڑ کر تو نہیں کاٹنی ناسمبل نے ارببیہ کی ساری باتیں چھوڑ کر اپنے مطلب کی بات پکڑ کر اسے پھر تنگ کیا جسے سن کر عائرہ ارببیہ سرخ پڑ گئیں اللہ سمبل بھابھی کیا چیز ہیں آپ میں کیا بات کر رہی ہو آپ کہاں لے گئیں ارببیہ نے سرخ پڑتے سمبل کو گھور کر کہا تو وہ آگے سے بولی

میں چیز بڑی ہوں مست مست-----

ہاہاہاہا اور دونوں کی شکلیں دیکھ کر قہقہہ لگا اٹھی جو شرم سے نیلی پیلی ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔



اس وقت سب لاونج

میں بیٹھے تھے اکبر شاہ و آصف شاہ باہر کسی جانے والے کے پاس گئے تھے فیصل ناشتہ کر کے چلا گیا تھا بس حبیب گھر  
تھا۔۔۔۔۔

سب عورتیں بیٹھی ابھی باتے کر رہی تھی کہ حسیب اربہ کے پاس آیا اور اسے اپنی سفید شرٹ دی یہ لومجھے پرپس کر دو مجھے کہی جانا ہے حسیب اربہ کی گود میں شرٹ رکھ کر اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھے دونوں ہاتھ پھیلا اس کے چہرہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

سب کے سامنے ایسے پاس آکر بیٹھنے اور فرمائش کرنے پر ارببیہ کی دھڑکنیں اتھل پٹھل ہوئی جنہیں انور کر کے حسیب کو گھور کر بولی میں تمہاری نوکر نہیں گھر ملازموں سے بھرا ہے کسی سے بھی کروالو ارببیہ کی بات سنتے حسیب تو اس کے چہرہ کے ہازر رنگ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو اسی میں گھوم تھا جب کہ اربیہ کی بات دادوں کو ناگوار گزری تھی تب ہی بول اٹھی کیو میرا بچہ ملازموں سے اپنے کام کیو کروئی یہ کام تمہارا ہے نازکاح کیا صرف دستخط کروانے کے لیے کیا تھا کچھ زمیوری ہوتی ہے دادو کی بات سن کر اربیہ بھی بولی تو دادو جان کیا ہم لڑکیاں ان مردوں کی مولزم بن جاتی ہیں شادی کے بعد ہماری اپنی کوئی پہچان نہیں کیا دادو اس کی روتی صورت دیکھ کر بولی نہیں میری جان پر نیک اور سلیقے مند لڑکی شوہر کی خدمت کرتی اس کے رنگ میں ڈھلتی اچھی لگتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔



طُشَن عاشقی

میں یہ نہیں کہتی شوہر پر کچھ فرائض نہیں ایسا نہیں ہے شوہر کا بھی کام ہے اپنی بیوی کو عزت چاہت محبت دے اس کا وقت اس دے اس کی چھوٹی بڑی ہر خوشی کا خیال رکھ بیوی کی تمنا کیا ہوتی صرف یہی کہ وہ ابھی اپنے شوہر کی نظر کا مرکز بنی رہے۔۔۔۔۔

اس کی ہر غلطی کو صبر سے برداشت کر کے ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️

محبت سے سمجھائے ہمارے بزرگوں کی کہاوت ہے یہی زبان تخت پر بیٹھائے یہی تخت سے اترے پر یہ نستے ہم اپنی بچیوں کو دیتے ہے بیٹوں کو نہیں آج کل کی بچیوں میں صبر نہیں اور مرد اتنا جزیباتی ہے میں بچوں سے کہاؤ گی تم لاکھ شوہر کو خوش کرو پر اس کے سخت رویے پر صبر کا دامن چھوڑو گی اور بد زبانی پر آؤ گی تو تمہاری ساری محنت صبر لے کا ر-----

اور بیٹوں سے کہا وگی تم لاکھ سونے کا نوالہ کھیلاوا گر تمہاری زبان اچھی نہیں تمہاری ساری نیکیاں بے کار اللہ نے  
سب سے خوبصورت رشتہ میاں بیوی کا بنایا ہے میاں بیوی کا رشتہ دنیا کا واحد رشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیوں  
میں سے ایک نشانی کہا ہے اور کسی رشتے کو اللہ نے اپنی نشانی نہیں کہا کیونکہ یہ رشتہ معاشرے کی بنیاد

\_\_\_\_\_ہے

جب دنیا ختم ہو جائے گی حاقمی دنیا سے سمنا ہو گا وہاں ہم سب ایک دوسرے کو بھول جائے گے کون بہن کون بھائی یہاں تک اپنے ماں باپ کو بھی سب رشتے ختم ہوں گے صرف واحد رشتہ بچے گا وہ ہے میاں بیوی کا اور آج کی اولاد سب سے زیادہ اس پاک رشتے کو بے مول کر رہی ہے اپنے جذباتی پن سے بے صبری سے۔۔۔۔۔۔۔



طشن عاشقی

میاں 

بیوی کا ملنا نصیب سے ہیں اور دونوں کا بسنا برداشت اور قربانی سے ہیں دونوں میں اکیلا جتنی بڑی قربانی دے اور جتنی مرضی برداشت کر لے گھر نہیں چل سکتا گھر اس وقت چلتا ہے جب دونوں اپنے اپنے حصے کا برداشت کریں اور اپنی خواہشات کی قربانی کریں۔۔۔۔۔۔

مجھے معلوم ہے میری چند اتم بچوں کو اپنی ماؤں سے اس بات کا اعتراض ہے کہ ہم تمہیں ہر بات میں ٹوکتی ہے بیٹا کوئی غلطی کر تو ہم کہتی اچھا چھوڑو مرد اس کی خیر ہے پر اگر بچیوں سے کوئی غلطی ہو جائے تو ان کے لیے لمبی نصتے پر میری جان ان نصیحتوں سے تم اپنی ماؤں سے بدگماں ہو جاتی ان میں ان کا پیار فکر تمہیں تب نظر آتی ہے جب خود ایک ماں بنتی ہو درحقیقت ہم ماؤں نے نہیں اس پروردگار نے مرد کا حصہ عورت سے بلند رکھا اس میں ماں کا کیا دوش رب کی رب جانے کیا ہم اس کے حکم کی تعمیل کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

آج بچیوں کی بات ہوتی ہے اپنے حق میں آواز اٹھاؤ گے تو ہی بہادر کیلو گے جب کے مجھ تو اچھا لگتا تھا تمہارے دادا جان سے مقابلہ نہ کرنا اور ان سے ایک درجہ کمزور رہنا مجھ اچھا لگتا تھا جب کہیں باہر جاتے ہوئے مجھ سے کہتے رو کو میں تمہیں لیے جاتا ہو یا تمہارے ساتھ چلتا ہو۔۔۔۔۔ مجھ اچھا لگتا تھا جب وہ مجھ سے ایک قدم آگے چلتے تھے۔۔۔۔۔ غیر محفوظ اور خطرناک راستوں پر ان کے پیچھے پیچھے چھوڑے ہوئے قدموں کے نشان پر چلتے ہوئے احساس ہوتا تھا ان ہونے میرے خیال سے قدرے ہموار راست کا انتخاب کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



[illegible]

اپنی کسی گہری یاد میں ڈوبے اپنے بیتے لمحات یاد کر کے اپنے بچوں کو نصیحت کر رہی تھی کہ ایک دم حوش میں آئی



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

جہاں آنکھو کے گوش نم تھے اور بولی جب یہ دادی مر جائے گی ناتب تم یاد کرو گی شاید تب تمہیں سمجھ آئے گی دادو نے اپنے ڈوبے کے پلو سے آنسو پینچتے کہا تو سب تڑپ اٹھے۔۔۔۔۔

اللہنا کرے اربہ ان کے پاؤں میں بیٹھ کر بولی میں کسی اور کا کچھ نہیں کہ سکتی دادوں ہمیں آپ سے کوئی گلا نہیں گھر کے ہر افراد اگر ہم بچوں کو لاڈ دے تو ہم شاید خود سر اور باغی ہو جائے ہمیں معلوم ہے ہمارے بڑے ہمارے اچھے کے لیے ہمیں ڈانٹتے ٹوکتے ہیں معذرت خواہ جو میری وجہ سے آپ کا دل ازارہ ہو آپ جو بولے گی میں آپ کے نقشے قدم پر چلو گی بس آپ ایسی باتے ناکیا کرے اربہ نے اپنی دادوں کے آنسو پونچھ کر رودی تو دادوں نے اس کے آنسو پینچتے اس پیار کیا اربہ کی بات پر جہاں حبیب ابرو اچکا کر رہے گیا تھا۔۔۔۔۔

وہی سب کوروتے دیکھ کر بولا اللہ دادوں جانی میں نے شرٹ پر لیس کرنے کو بولا اور آپ نے اتنا بڑا لکچر دے ڈالا اور رونے کا تو آپ لیڈی کو بھانا چاہیے ارے بھائی اپنی پوتی سے کام نہیں کروانا تھا تو صاف بول دیتی اتنا باڑا لکچر حبیب نے ماحول کو نارمل کرنے کے لیے دادوں کا پارا ہائی کروایا اور ہو بھی گیا اس کی بات سن کر دادو نے جوتی اتاری اور کھینچ کر دی جو حبیب نے کچ کر کے ہستے ہوئے دوبار آن کے پاؤں میں جا کر پہنائی اور اربہ کے ساتھ ان کے پاؤں میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

حبیب کے پاس بیٹھنے سے اربہ کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی وہ شرٹ پر لیس کرنے کا بول کر اٹھ

گئی۔۔۔۔۔

دادوں جان آپ کی بات سے لگتا ہے ہمارے دادو تو بڑے رومنٹک تھے۔۔۔۔۔



لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

بس عمر کم لیکھو آئے پر کوئی نہیں ہم ان کے پوتے اپنے دادا کا ریکارڈ توڑے گے دادا اس کی بات سنتے شرم سے سرخ  
پرتی اس مارنے لگی تو حسیب وہا سے داوڑا اور سب کے قہقہے بلند ہوئے۔۔ داداوں کب سے بیٹھی تھی تو سمبل ان کے  
حالت کے پیشِ نظر ان کے کمرے میں آرام کرنے کے لیے لے گئے اور باقی سب کچن کی طرف چل دیے کیونکہ  
آج سنڈے تھا اور ماہین کی ضد پر نورین نے آج اس کا میٹھے میں ہاتھ ڈالنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نورین تو ابھی بھی اس کچن میں آنے سے منکر رہی تھی جیسے سے ماہین نے بہت واویلا کیا اس اپنے ہاتھوں کا امان کو  
کھانا کھلانا ہے امان نے بھی ماہین سے شکوہ کیا تھا کہ اس نے اپنی ہاتھ کی چائے پیلائی چھوڑ دی ہے جب کے اس کو اس  
کے ہاتھ کے آلو کسی کے ہاتھ کی پسند نہیں تھی پھر کیا ماہین کہا برداشت کرتی امان کی چھوڑی سے بھی نظر گی بس آج  
اس نے نورین کی ناک میں دم کر کے اپنی بات منوالیا اور ہمیشہ کی طرح اتور والے دن ماہین ہی سارا ڈیز بناتی تھی  
ابھی اسی کام میں لگ گئی۔۔۔۔۔

حسید اپنا گیتار اٹھا کر

دوبار الاؤنج میں آیا اور اربہ کو دیکھا جو اس کی شرٹ پر لیس کرنے میں مگن تھی وہ بھی اس کے پاس والے صوفے پر بیٹھ کر اپنے پاؤں شیشے کی ٹیبل پر رکھ کر گانا گانا شروع کیا۔۔۔۔۔

جیسے ہی حسیب نے گیسٹار کے تار چھیڑے دونوں کی دھڑکنیں نے ہل چل سی مچائی اور حسیب گانا شروع ہوا۔۔۔۔۔

Hame tumse pyera kitna ya hum nahi jante magr ji nahi sakte  
tumhare bina humane tumse



pyera

tumhe koi or dekh tu jalta hai dil bari moshkilo

---se sambhalti hai dil

حسیب کے ان بولوں نے اربہ کو اس کی کچھ دن پہلے والی بات یاد آئی جب اس نے بوبی سے دور رہنے کو بولا تھا وہ اس دیکھنے لگی جو گانے میں مگن اگلے بول بولتے ہوئے اربہ کے دل میں اتر رہا تھا وہ اس ٹک ٹک بندھے اس کے گانے میں کھوئے اس ہی دیکھی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

Tumhe koi or dekhe tu jalta hai dil bari mushkil se sambhalti hai dil Kya kya jatan karate hai tumhe Kya pata ye Dil bekarar kitna ya hum nahi jante magr ji nahi sakte tumhare Bina hume ...tumse pyera

حسیب نے جیسے ہی گانا ختم کیا اسے جلنے کی بو آ رہی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اربہ اس کی شرٹ پر استری رکھے بھول گئی تھے حسیب اپنی فیورٹ شرٹ کو جلتے ہوئے دیکھ کر چلایا۔۔۔۔۔

ارتیبی اربہ جو کسی اور ہی دنیا میں پہنچی تھی اس کے چہختے دیکھ کر ناگواری سے اس گھورنے لگی۔۔۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے میری

فیورٹ شرٹ جلادی۔



# ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

حسیب چیخا تھا۔

زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں ہے غلطی تمہاری ہے۔

کس نے کہا تھا کہ یہاں بیٹھ کر اپنی فضول سی آواز سے میرا دماغ چاٹو میرا اب بھگتو  
حسیب اریبہ کی لڑائی ابھی جاری تھی کہ عائرہ ان کی پھری آوازیں سنتی پاس آئی تھی  
کیا ہوا ہے بھئی کیوں جھگڑ رہے ہو اس نے استفسار کیا۔

یہ یہ دیکھ اپنی لاڈلی کے کام میری شرٹ جلادی ہے حسیب نے  
شرٹ ہاتھ میں تھامتے عائرہ کے آگے لہرائی تھی۔

اللہ اللہ اری یہ کیا کیا عائرہ آپ میری غلطی نہیں سب اس کا قصور ہے یہ جان بوجھ کر مجھے اپنی بے سری آواز سے  
ڈسٹرب کر رہا تھا۔

تم نے بے سرا کسے کہا تم خود میری آواز میں کھوسی گئی تھی ویٹ کہیں تمہیں یہ تو نہیں لگ رہا کہ یہ گانا میں نے  
تمہارے لیے گایا ہے۔



جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہے نہ ہی میرے ایسے فضول شوق ہیں۔ تم اور تمہاری حرکات کے سبب ہی تمہیں یہ ہلکی سی  
ڈوز ملی ہے۔ میرا ارادہ بالکل نہیں تھا۔ لیکن دیکھو پھر بھی جل گئی ویسے اچھا ہے تمہارے لیے۔

اریبہ محترمہ اسے کھری کھری سناتے سونے کی نیت سے چل دی۔ اس کی عادت تھی دوپہر میں سونے کی۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حوسین فاطمہ

اس سے قبل کہ حبیب اس کے پیچھے لپکتا کہ عازرہ نے اسے بازو سے تھامتے روکا تھا۔

بس کرد و حبیب کس قدر لڑتے ہو دو دونوں اب تو کچھ شرم کر لو تم دونوں کا نکاح ہو چکا ہے۔ پر مجال ہے جو سدھر جاؤ۔ اپنی اوٹ پٹانگ سی ان حرکات پہ ایک مرتبہ نظر ثانی لازماً کر لو۔

کرنی ہے میں کر دیتی ہوں  
- بتاؤ مجھے کونسی شرٹ پریس

عازرہ دوسری شرٹ لینے کی غرض سے اس کے کمرے میں چل دی۔

حبیب وہیں صوفے پر گٹار رکھ کر لیٹ گیا۔ کہ اتنے میں زین کچھ بچوں کے ساتھ آتا دکھائی دیا۔ یہ بچے سوسائٹی کے تھے۔ ماہین اکثر ان کو گھر بلا کر کھیلتی تھی۔ جہاں یہ لوگ رہتے تھے۔ وہاں سب ہائی کلاس کے لوگ رہتے تھے۔ لیکن شروع میں دادو کے ساتھ سب کی بہت بنتی تھی۔ جس کی بدولت آنا جانا لگتا تھا۔ اور ماہین تو سب کی جان تھی۔ جب بھی وہ کسی کو بھی کہتی تو سب اپنے اپنے بچوں کو بھیج دیتے تھے۔ آج کل ماہین کا کھیلنا بند تھا۔ لیکن زین کے لیے وہ سب کو بلوالیتی تھی۔ ابھی بھی کب سے سب پچھلے گارڈن میں کھیل رہے تھے۔ سب کو حبیب کی آواز بے حد پسند تھی۔ اس کی آواز کے سحر میں کوئی بھی با آسانی جکڑا جاسکتا تھا۔ بچے بھی حبیب کی آواز سن کر دوڑتے ہوئے آئے تھے۔ لیکن تب تک وہ گانا گا چکا تھا۔ اور اریبہ سے اپنی شرٹ جل جانے کے مصنوعی صدمے سے دوچار ابھی ہی تھک ہار کر لیٹا تھا۔

حبیب تا تو۔ (حبیب چاچو) ہمیں توئی گانا شادو۔



ابھی تو سنایا ہے۔ حسیب گویا ہوا۔

نہیں وہ بورنگ شاتھا۔ بچے نے اپنی تو تکی زبان میں کہا۔

اچھا تم لوگوں کو کوئی مستی والا سننا ہے۔ اس نے آئی برواچکایا۔

تو بچوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

بٹ مجھے کیا ملے گا۔ حسیب نے ٹھوڑی پہ انگلی ٹکائی۔

آپ تو تیا چاہیے۔ بچے نے معصومیت سے پوچھا۔

ہممم تم سب اریبہ آئی کو اٹھالاؤ پھر سب مل کر گاتے ہیں۔

لیکن وہ تو شور ہی ہیں۔ بچے نے پرسوج انداز اپنایا۔

تم سب ایک کام کرو اور حسیب نے بچوں کو اپنا پلان بتایا۔



اریبہ کو سوئے ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اس کے کمرے میں دبے پاؤں بچے آکر اس کے کان کے قریب

زور و شور سے باجانجانے لگے۔

جس پہ ہڑبڑا کر وہ اک زوردار سمیت اٹھ بیٹھی تھی۔

اسے اٹھتا دیکھ سب بچے چیخنے لگے۔

READERS CHOICE



## لٹسن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

چپ ایک دم چپ۔ وہ ہوش میں لوٹتی ان سب پہ دھاڑی تھی۔ جس پہ سہم کر وہ خاموش ہو گئے۔

یہاں کیا کر رہے ہو اریہ نے



سب کو گھورے ہوئے پوچھا

وہ آئی ہم آپ کو اتھانے آئے تھے۔

حسیب تا تو نے کہا ہے کہ اری آئی کو اتھالاؤ تب ہمیں دانا شنائیں گے۔

اریہ یہ سنتی آگ بگولہ چہرے سمیت باہر کو لپکی تو بچے بھی اس کے پیچھے ہو لیے۔

اریہ جب لاؤنج میں آئی تو حسیب صوفے پر بڑی شان سے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے

پاؤں جھول رہا تھا۔ اسے دیکھ اریہ کو مزید تپ چڑھی تو دوسرے صوفے سے کشن اٹھا کر اس کے سر میں دے مارا

جو مسکراتے ہوئے اٹھ بیٹھا

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کیوں میری نیند کے دشمن بنے پھرتے ہو۔ کیوں چین نہیں پڑتا تمہیں نہ خود سکون سے

رہتے ہو اور دوسروں کا سکون بھی غارت کر دیتے ہو

تم میری شرٹ جلا کر مزے سے سونے چل دی۔ اور اس کے باوجود میں پر سکون رہو نو نیور۔ حسیب نے مصنوعی

دانت پیسے۔



حسیب تا تو آپ لال لڑ رہے ہو ہمارا دانا۔ بچے ان کو لڑتا دیکھ بولے۔

چپ رہو تم لوگ اریہ چیخی



# ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اولا لایہ لڑتیاں اتنا تئوں چیتھی ہیں۔ زین نے باریک بینی سے سوچتے ہوئے کہا۔

ارے یار یہ ایسی ہی ہے۔ اریبہ ابھی ان سب کو گھور ہی رہی تھی کہ وہ گانا شروع ہوا۔

حسیب نے اریبہ کو سمجھنے کا موقع



دیے بغیر ایک ہاتھ اس کی کمر جبکہ دوسرا ہاتھ تھامتے اسے نیچے سے گھومنا شروع ہوا۔

ہائے ہائے رے ہائے یہ لڑکی ہائے ہائے رے ہائے

کرتی نادانیاں کیوں پوچھو تو ہائے

کبھی یہ ہم سے لڑتی ہے کبھی جگھڑتی ہے

کرودور سے چھیڑ خانی۔

حسیب نے گوما کر چھوڑا تو اریبہ کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا۔ جس پہ وہ سر تھام گئی۔

یہ لڑکی ہے دیوانی ہے دیوانی

اریبہ اسے غصے سے گھور کر مارنے کو دوڑی

تو حسیب اور بچوں نے باہر کو دوڑ لگائی

باہر آ کر حسیب دوبارہ سے اسے تھامتے ہوئے بولا

اس کی باتیں یہی جانے کوئی بھی تو جانے نہ

READERS CHOICE



ایسی ویسی کیسی ہے یہ کوئی پہچانے نہ

حسیب اسے دوبارہ گھوما کر دوڑا

اریبہ اس کے پیچھے لپکی اور کیچڑ سے بھری بالٹی اٹھا کر اس کے اوپر پھینکنے لگی کہ حسیب عین اسی وقت نیچے کو جھکا۔

اور سارا کیچڑ مالی بابا پہ گرا جو صدمے سے اریبہ پہ اک سر سری نگاہ ڈالتے اپنے کو ارٹڑکی جانب بھاگے۔



تو بھاگواویارو کرنے دے شیطانی

یہ لڑکی ہے دیوانی ہے دیوانی

یہ لڑکی ہے دیوانی ہے دیوانی

حسیب گاتے ہوئے گارڈن میں بھاگ رہا تھا جبکہ اریبہ کڑے تیور لئے بہتے پانی کا پائپ اٹھا کر اس پہ پانی پھینکنے لگی۔

حسیب پانی سے بچتے اریبہ



کو کمر سے پکڑ کر ایک ہاتھ اس کے پانی والے پائپ پر رکھ کر پانی کو اوپر اچھالا تو دونوں بھیگ گئے

اریبہ پہ پانی گرتے ہی اس کی چیخ بلند ہوئی جب حسیب کی طرف دیکھ تو دونوں کے نین ٹکرائے اور ایک دوسرے

میں کھو گئے دونوں دنیا بھولائے ایک دوسرے میں گھوم تھے

کہ یہ بھی ہوش نہیں رہا وہ سردی میں بھگ چکے ہے



بچے جوان کی لڑائی انجوائے کر رہے تھے دونوں کو ایک دوسرے میں گم دیکھ کر ایک بچہ نے دھکا دیا کے دونوں گرتے پائپ میں لپیٹ گھومتے ایک جگہ اٹھرے اب حبیب نیچے اور اربہ اس کے اوپر تھی اربہ کے جوبال جوڑے میں تھے وہ کھول کر اس کے اور حبیب کو کور کر گئے دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرہ کو جھلسا رہی تھی



دونوں کے ماتھا اور ناک ایک دوسرے سے جوڑے تھے اربہ پائپ میں لپٹے درد سے کسمپائی تو حبیب کو ہوش آیا اپنا سر میرے سینے پر رکھو حبیب نے کہا کیا اربہ چلائی حبیب نے گھورا چیخو مت اپنا سر میرے سینے پر رکھو تاکہ اس پائپ سے آزاد ہو سکے اربہ اس کی بات سنتی سرخ ہو گئی پر اس کے یلو کوئی دوسرا چار انہیں تھا اس لیے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھ مند گئے حبیب نے اس کمر متاعِ جان کی طرح باہوں کے حصار میں لیے دوبار اسے گھوما اور پائپ سے آزاد ہوئے اب اربہ آنکھیں مندے نیچے اور حبیب اس کے اوپر تھا۔

نومبر کا شروع کا مہینہ تھا



دوپہر 2 بجے کا وقت تھا سورج کی کرنیں دونوں پر پڑ رہی تھی وہ سرمئی اور سیاہ سوٹ فرائڈ اور چوڑی دار پاجامے میں ملبوس گلے میں ہم رنگ ڈپٹہ پہنے کسی بھی قسم کی زیبائش سے عاری اپنی معصومیت کے باعث سادگی میں بھی نہایت دلکش دکھائی دے رہی تھی

حبیب ٹک ٹک بندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو آنکھے مندے اس کی سانسیں اپنے چہرہ پر محسوس کر رہی تھی امان کی گاڑی کے ہرن نے ان کا سحر توڑا تو حبیب ہوش میں آتے ہی اربہ سے دور ہوا



حسیب کی اتنی نزدیکی اربیہ کی جان نکال رہی تھی دونوں کے بیچ فاصلہ ناہونے کے بابر تھا وہ اس کی گرفت سے آزاد ہونا چستی تھی پر اتنی کربت پہ اس کی زبان تالو سے جا لگی

پھر امان کی گاڑی نے اس کی مشکل آسان کی حسیب کی گرفت سے رہائی ملتے ہی اربیہ اندر کود وڑی اور اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کرتی فرش پر بیٹھ کر اپنی سانسیں درست کرنے لگی حسیب بھی اربیہ کے جاتے ہی اندر کو چل دیا

جاری ہے۔۔۔۔۔

ماہین نے لانچ تیار کر لیا تھا

امان کے آتے ہی ٹیبل لگانا شروع کر دی سمبل نے سب بچوں کو کھانا کھلا کر گھر بھیج دیا تھا۔

زین نے بتایا کہ کیسے اس نے حسیب کے ساتھ مل کے اربیہ کو آج تنگ کیا جسے سنتے ہی سمبل نے اپنے معصوم بچے کو ڈانٹا اور کھانا کھلا کر سلا دیا کیونکہ زین کھیل کر اب کافی تھک چکا تھا۔

زین کے سونے کے بعد سمبل ڈنر کرنے باہر آئی تو سب ٹیبل لگا چکے تھے حسیب اربیہ بھی فریش ہو کر آگے تھے۔

جیسے ہی اربیہ بیٹھی حسیب بھی اس کے ساتھ والی چیر گھسیٹ کر بیٹھ گیا اپنے پاس والی چیر پر حسیب کو بیٹھتے دیکھ کر اربیہ نے اس گھور اپروہاں پر وا کسے تھی۔



سب کے بیٹھتے ہی کھانا کھانا شروع کیا ہمیشہ کی طرح آج بھی ماہین نے بہت زبردست کھانا بنایا سب نے دل کھول کر تعریف کی اور سب نے نیک کے طور پر کوئی نہ کوئی گفت دیا جب امان کی باری آئی تو امان نے بھی ہمیشہ کی طرح



شرارت کر کے نکس نکالا کھانا اچھا تھا پر ابھی امان کچھ کہتا کہ ماہین کی روتی صورت دیکھ کر بولا سوری سوری میں  
مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ابے گدھے میری بیٹی کو رولانا ضروری ہے کیا و آصف شاہ نے اس آڑے ہاتھ لیا پلیر بڑے پایا آپ امان کو کچھ نہ  
بولے و آصف شاہ ماہین کی بات سن کر مسکرا کر بولے بچے شوہر کو اتنا سر پر نہیں چڑانا چاہیے۔۔۔۔۔!! دیکھے بھا بھی  
بھائی سے نصیحت لے شوہر کو زیادہ سر پر نہیں چڑانا چاہیے اکبر نے شرارت سے اپنی بھا بھی کو مخاطب کیا تو و آصف  
شاہ اپنے بھائی کو گھورنے لگے بدلے میں اکبر صاحب مسکرا دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لوگے کیا۔۔۔!!

جلدی سے تعریف کرو اور نیک دو سمبل نے امان سے کہا تو امان نے جیب سے دو ٹکٹ نکالے یہ کیا ہے مان یہ  
استنبول کی ٹکٹ ہے ہم ہنی مون پر وہی جارہے ہیں۔۔۔۔۔

یہ سننے کی دیر تھی ماہین چلائی کیا سچی او مان یو آرد ابسٹ ہز بنٹ یہ کہتے ماہین امان کے گلے میں اپنی باہیں ڈالے اسکی  
گال پر کس کرتے ہوئے بولی ماہین کی اس حرکت پر سب گڑ بڑا گئے۔۔۔۔۔

اکبر و آصف تو جلدی سے نیپکن سے ہاتھ منہ پونچھتے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے کمروں میں چل دیے دادوں تو شرم  
غصے سے سرخ ہو گئی۔۔۔۔۔



## لٹسن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

بیٹوں کے جاتے ہی دادو نے اس کی کلاس لی اس کے بازوؤں سے پکڑ کر اے جھلی تجھے کب عقل آئے گی۔۔۔ اتنی گھوڑی ہو گئی ہے شرم ورم نام کی کوئی چیز ہے کہ نہیں ہوئے دادو میں نے کیا کیا بھی تو آپ میرے کھانے کی تعریف کر رہی تھی۔۔۔

اب ڈانٹا کیوں شروع ہو گئی ہے ماہین جو خوشی سے امان کو دیکھ رہی تھی دادو کے اسے پکڑنے اور ڈانٹنے سے منہ بگاڑ کر بولی۔۔۔ ہاں تو تم بھی اپنی حرکتیں دیکھو میرا تو دل کر رہا ہے دو لگا دوں تمہیں اربہ بولی حبیب نے اس دیکھا جس کا چہرہ اب بھی شرم سے سرخ تھا۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے۔۔۔۔۔ ماہی جان اسے سب کے سامنے شوہر کو نا تو کس کرتے ہے نا ہی ہگ سمبل نے ہنستے ہوئے سمجھایا۔۔۔

پر کیوں آپ اپنی آپ سب کو معلوم نہیں ہے شوہر کو محبت سے دیکھنا بھی نیکی ہے۔۔۔!!! اور میں نے تو مان کو بس چھوٹی سی کس کی اور ہگ تو نہیں کیا ماہین نے منہ کے ہزار نقشے بنا کر کہا۔۔۔

جہاں اس کی بات پر امان حبیب سمبل کا قہقہہ بلند ہوا وہی نورین دادو عائرہ اربہ مزید غصے شرم سے نیلی پیلی ہوئے بیٹھی تھی دادو اربہ کالس نہیں چل رہا تھا ماہین کا کچھ کر دے۔۔۔۔۔  
یا اللہ اس لڑکی نے مجھے آج پاگل کر دینا ہے اور یہ اب تیری وجہ سے ہے بہتر ہے۔۔۔



## لٹسن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

اس عقل دے نہیں تو میرا طریقہ تجھے پسند نہیں آئے گا چل نورین بہو مجھے کمرے میں چھوڑ آ نہیں تو میرا بی پی ہائے ہو جائے گا۔۔۔۔

دادو نے پہلی بات امان کو گھور کر بولی پھر نورین سے مخاطب ہوئی۔۔ چلیں امان جی یہ کہتے وہ ان کو لے گئی اب بھی پیچھے سب کی دبی دبی ہنسی تھی کیا ہوا کیا میں نے کچھ غلط بول دیا۔۔۔۔۔



مان ارے نہیں میرا بچہ آپ نے ٹھیک کہا پردادو اور ڈیڈ چاچو کے سامنے ایسی باتیں اور حرکت نہیں کرتے اواچھا سوری پر میں اکسٹینڈ بہت ہو گئی تھی۔۔۔

امان کے پیار سے سمجھانے سے ماہین سمجھ گئی چلو اب چل کے پیکنگ کر لو شام کی فلائیٹ ہے یہ کہتے امان بھی اپنے کمرے میں چل دیا اور ماہین بھی اس کے پیچھے چل دی۔۔۔۔

ہائے کیا نصیب ہے بھائی کے اتنی فرما بردار بیوی ملی ہے رومانس میں بھی نیکی ڈھونڈ لی ہا ہا ہا اور ایک ہماری قسمت میرے لیے جنگلی بلی رہ گئی تھی۔۔۔

حسیب نے پہلے امان کو رشک بھری نظروں سے دیکھ کر بات کی پھر نظرے ٹیڑھی کر کے اربہ کو دیکھا اور دوہائی دی اربہ اس کی بات سن کر کلس کر بولی ہا تو کسی نے گن پوائنٹ پر تو نکاح نہیں کروایا نہ انکار کر دیتے اور کر لیتے کسی فرما بردار لڑکی سے شادی بلکہ اس لیزے میزے سے شادی کر لیتے نہ۔۔۔۔۔



ہائے یار کیا یاد کروادیا ویسے تم اس

سے جیسے ہو رہی ہونا حبیب نے اس چڑایا۔۔۔ ہو نہ جیسے مائی فٹ جلتی ہے میری جوتی اچھا اچھا۔۔۔۔

ویسے دوست سے جلنا بھی نہیں چاہیے اور تم بتاؤ کہ مجھ جیسا ڈاشنگ گڈ لوننگ تمہیں شوہر کے روپ میں مل رہا

تھا۔۔۔ تو تم اس اس قدر خوشی میں پاگل ہو کر اپنی فرینڈ کو نکاح میں انوائٹ ہی کرنا بھول گئی۔۔۔۔

حبیب کی آنکھوں میں شرارت اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔۔

اوہیلو شکل گم کرو تم اپنی اتنے برے دن نہیں آگے میرے کے تم سے نکاح کر کے میں خوشی سے پاگل۔ ہو گئی رہی

بات انوائٹ کرنے کی تو وہ میری فرینڈ ہے بسٹ فرینڈ نہیں نا ہی ہم ایک دوسرے سے اتنے فرینک ہوئے ہے کہ

اس گھر تک لاؤ۔۔۔۔

ہاں البتہ تم مجھ جیسی دوشیزا سے نکاح کرنے میں اس قدر ضرور دیوانے ہو گئے کے اپنی پہلی محبوبہ کو انوائٹ کرنا یاد نا

رہا ربیہ نے اپنے بال ایک ادا سے جھٹکتے ہوئی کہا تو حبیب حیرت سے اربیہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔



دوشیزہ اور تم سچی بتاؤاری کب سے مرردیکھنا چھوڑ دیا ہے اربیہ دانت کچکچا کر ابھی گھور رہی تھی۔۔

کہ سمبل بولی پہلے تم بتاؤ بر خور دار یہ پہلی محبوبہ لیزے میزے کون ہے عائرہ سمبل نے حبیب کو گھورا کیا یا آپ

لوگ کس فتنہ کی باتوں میں آرہے ہے یہ تم نے فتنہ کسے کہا بلڈوزر اربیہ نے حبیب کو بازو پر اپنے ناخنوں سے

تشدت کرتے بولا آڈن اپنے یہ نیلز سمبھال کر رکھو نہیں تو مجھ سے ضائع ہو جائے گے۔۔



ہاتھ تو لگاؤ میرے نیلز کو توڑ نہ دیے تو کہنا۔۔۔

بے بس کرو تم دونوں حد ہے لڑنے



میں تو ٹوم جیری کا بھی ریکارڈ توڑ دیا ہے دونوں نے مجال ہے جو نکاح کے بعد تھوڑا سا بھی سودھر آیا ہوں دونوں میں

سمبل نے دونوں کو گھور کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آیا ہے نا آپ کے اس فضول سے دیور میں چھپھوری حرکتیں کرنی شروع کر دی ہے اس نے اربہ نے

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا کون سی کی میں نے چھپھوری حرکت مجھ میں تو نہیں ہو البتہ تم میں کچھ نیا آیا ہے جو مجھ پر بڑی غور فکر کر رہی ہو

اتنی کے مجھے خود بھی نہیں پتا میں نے کب چھپھوری حرکت کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حسیب بھی دو بدو بولا تم تم ایک تو جہاں میں بیٹھتی ہو وہاں تمہارا بیٹھنا ضروری ہے کیا اور یہ 1010 کلو کے بازو ایسے

بھیلے بیٹھتے ہو جیسے میں بھاگ رہی ہو مجھ ایسی حرکتیں پسند نہیں بہتر ہو گا مجھ سے دور رہوں یہ کہتی اربہ آٹھ سونے

چلدی کیو کے اس کا نیند سے بورا حال تھا اور حسیب نے اس دوپہر میں سونے نہیں دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت 4 بج رہے تھے اور اس سخت نیند آرہی تھی اس لیے وہ سونے لگی حسیب کی نظروں نے آخر تک اس کا پیچھا

کیا جب تک وہ کمرے میں بند نہ ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے حسیب سمبل نے پوچھا کچھ نہیں یہ کہتے حسیب اپنے کمرے میں بند ہو گیا اور سمبل دانت کچکا کر رہ

گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



طشن عاشقی

[illegible]

ارے کال کیو کاٹی سن لو کیا کہتے ہے میں تب تک یہ برتن کچن میں رکھ کر آئی پھر تم سے فرصت سے سنوں گی

پیاجی اور فمیاں جی نے کیا کیار ومانس چھوڑا او فوالداجی سمبل بھا بھی الد سچائے آپ سے عائرہ سمبل کی بات پر سرخ پڑتے کمرے میں فون سننے بھاگی کیو کے ارسلان بار بار کال کر رہا تھا اور عائرہ بار بار کاٹ دیتی۔۔۔۔۔

شام ہوتے ہی امان ماہین جانے کے لیے نکل پڑے اپنی پیئگ وہ دونوں کب سے کرچکے تھے تیاری کرتے شام ہو گئی تھی دونوں نیچے سامان کے ساتھ نک سک سے تیار ہوئے نیچے آئے سب سے مل کر استمبول کے لیے چل

[illegible]

امان ماہین کے جاتے ہی سب سونے چل دیے۔۔۔۔۔



ط  
لشن عاشقی

ان سب کے ایگزام اگلے مہینے تھے تو امان نے ماہین کے پرنسپل سے بات کر لی تھی کہ وہ اسے باہر لے جا رہا ہے اس کی پڑھائی کی ٹنشن نالے وہ اس پڑھادے گا تو پرنسپل بھی مان گئے اس لیے اب حبیب اور اربہ یونی آئے تھے

علیزان کاکب سے انتظار کر رہی تھی ویسے تو روز انا کرتی تھی پر مایوس ہو کے چلی جاتی پر آتی روز تھی۔۔۔۔۔

حسیب کے دیدا کے لیے۔۔۔۔۔ آج اس کا انتظار رائگا نہیں گیا حسیب اربہ کے ساتھ گاڑی سے نیکلا اس دیکھائی  
دیا جو بیلو جنینس پروائٹ ٹیشلڈ پہنے اس پر برون لیدر کی جیکٹ پہنے آنکھوں پر بلیک گلاس لاگائے جن کو بڑے  
سٹائل سے اترتے ہوئے اپنی شرٹ سے لاگایا علیز تو اس یک ٹک کھڑی دیکھی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اربہ کو اس کا دیکھنا زہر لگا اور حسیب پر غصے آیا کیا ضرورت ہے اس طرح کی اوچھی حرکتیں کرتے ہوئے اربہ نے دل  
میں حسیب کو سلواتے سونا کر رہ گئی اس کا دل تو نہیں تھا علیز کی شکل دیکھنے کا پر اخلاق نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے اس  
لے اس کو سلام کر کے اس کی خیریت پوچھیں جو اس انور کرتی حسیب سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم کیسی ہو علیز او شکر ہے حسیب تم بھی یونی آئے میں روز انتظار کرتی تھی اور بہت خفا ہو تم سے اتنے دن لگا  
کر آئے ہوں۔۔۔۔۔

علیز

نے حبیب کی باہوں میں اپنی باہیں ڈال کر شکوہ کیا علیز کا ایسا انداز رابیہ کو آگ لگا گیا اس غصے حبیب پر آ رہا تھا حبیب کو بھی علیز کا یہ انداز پسند نہیں آیا اس لیے اس نے اپنی بازوؤں اس کے ہاتھوں سے آزاد کروایا



طُشَن عاشقی

اور فاصلہ بنا کر بولا وہ کیا ہے نہ ہم تمہارے لیے سر پر انزل لائے ہیں جسے سن کر تم شکوہ ہو جاؤ گی حسیب کی بات سنتی  
علیز اکسٹیت سے بولی تو بتاؤ کیا ہے سپر انز حسیب کی بات پر اس 40400 وولٹ کا جھٹکا لگا کھیر میڈیا ایسے کیسے م م  
مطلب ت ت تم تو تو تمہارے بہن بھائی کی شادی تھی نہ بھریہ تم دونوں کا نکاح ایسے کسے اور بھر حسیب نے اس بتایا  
کہ کسے دادو نے سب کا نکاح کروایا علیز کا غصے سے بوراہل تھا اتنے میں انکے لچر کا ٹائم ہو گیا اور اربہ حسیب لچر لینے  
چل دیے حسیب کی بات پر اربہ کو کچھ سکون ملا تھا اس بہت اچھا لگا تھا علیز کے ہاتھوں سے اپنا بازو چھوڑواتے  
ہوئے۔۔ حسیب اربہ کے بعد علیز غصے میں اپنے گھر کو چل دی گھر آتے ہی سیدھا اپنے کمرے میں جا کر پاگل سی  
ہونے لگی نہیں نہیں ایسے نہیں ہو سکتا۔

تم صرف میرے ہو حبیب شاہ علیز کمرے میں ہر چیز توڑتے ہوئے چیخ رہی تھی  
تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے کمرے کی ہر ایک چیز کو توڑتے علیزہ غصے سے پاگل ہوتی جا رہی تھی،،، میں نے  
تمہارے لیے تمہاری اس گوار پینڈ وکزن سے دوستی کی ناچاہتے ہوئے اس کے آگے پیچھے گھومی صرف تمہاری خاطر  
اور یہ دو ٹکے کی مجھ سے مقابلہ کر کے گی۔۔

اس کی اتنی اوقات ہے نہیں کبھی نہیں میں خود سے اربہ کو جیتنے نہیں دوگی تم نے بہت غلط کیا اربہ شاہ اتنی آسانی سے تمہیں جیتنے نہیں دوگی میں تم ابھی جانتی نہیں مجھے اگر میں نے تمہاری زندگی تم پر تنگ نہ کر دی تو میرا نام بھی عزیز آفندی نہیں نہیں دیکھتی جاؤ تم عزیز خیالوں میں اربہ سے مخاطب ہو کر جانے کیا کیا پلنگ کر چوکی تھی اب یہ وقت بتائے گا۔



طشن عاشقی

[illegible]



طشن عاشقی

وہ خود میں نہیں رہتی تھی۔۔۔ لوگ کہتے ہیں سیٹیاں زیادہ ماں پر جاتی ہے اس لیے بڑوں کی کہنا ہوتا ہے اگر رشتہ دیکھنے جاؤ تو پہلے ماں کو دیکھو اگر ماں سلیقہ مند ہوگی تو اپنی اولاد کو بھی ویسی تربیت دے گی پر عمل کرنے یہ بات بھی جھوٹی ثابت کر دی۔۔۔

♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠

دینی خاتون تھی علیزہ اس کے برعکس بگڑی ہوئی گھمنڈی تھی ایک ایک اولاد کی پرورش ماں اکیلے نہیں کر سکتی جب شوہر کا ساتھ نہ ہو پر باپ بس اپنی زیموری یہ سمجھتا ہے کہ کامنا اور اولاد کو بیگڑنا ہے۔۔۔ سودھرنے کے لیے ماں ہے نا،،، مسز آفندی اپنی بیٹی کو دین کے طرف لانا چاہتی تھی پر علیزہ بالکل اپنے باپ اور سٹپ مدر پر گئی تھی مسٹر آفندی کی شادی افشا سے پسند کی تھی وہ ان کی خوبصورتی کے دیوانے ہوئے تھے تبھی ان لگتا تھا وہ مس افشا کو شادی کے بعد بدل دے گے۔

♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥

کیونکہ وہ زیادہ تر اسلامی ٹائپ کی لڑکی تھی پر شادی کے بعد ان کی یہ غلط فہمی دور ہو گئی تھی۔۔۔ عزیز کے پیدا ہونے کے کچھ ٹائم بات انہوں نے دوسری شادی کر لی اور اپنے لیول کی عورت سے شادی کی جو ان کی سیکٹری تھی۔۔۔ ان کے ساتھ پارٹی ایٹنڈ کرنا کلب جانا بس ان سے ان کی اولاد نہیں تھی۔۔۔۔۔ افشانے اپنے شوہر کو بہت سمجھایا کہ وہ ایسی لائف سٹائل چھوڑے یہ گناہ ہے پر انہوں نے ان کو دھمکی دی اگر وہ ان کے معاملات میں پڑی تو وہ ان کو ڈیوڑے دے دے گے جو وہ کبھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ طلاق اسلام پاک کا ناپسندیدہ کام ہے جو وہ مر کے بھی نہیں کر سکتی تھی اس لیے انہوں نے اپنے شوہر کو خوشی سے اجازت دے دی تھی دوسری شادی کی پر وہ ان کو بھی



طشن عاشقی

پورا اٹائم دیتے تھے۔۔۔۔۔ افشاان باپ بیٹی کو سمجھا سمجھا کے تھیک گئی پر ان باپ بیٹی نے گمراہی کا راستہ چون لیا تھا۔۔۔۔۔  
 صاحب کو سمجھتی کے بیٹی ذات کو اتنا مت بیگاڑو پر عزیز کے ہر زید ہر او لٹی سیدی فرمائش پوری کرنا تو مسٹر آفندی کی زندگی کا اہم ترین کام تھا اور کچھ ان کی دوسری بیوی کا ہاتھ ان کی بیٹی کو بیگڑنا تھا۔۔۔۔۔ پر افشا بھر بھی اپنی بیٹی کو سمجھنے سے نارہتی بلکہ ان کو ایسے ایسے طنز کرتی جیسے سنتے افشا فسوس کرتی کے اس کیو سمجھا یا کس کم وہ اتنے زہریلے الفاظ سے اپنے لیے جہنم تو نہ خریدی تی،، اس لیے وہ اب صرف دعا ہی کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

رات کو علیزا اپنے کمرے سے

نک سیک سی تیار باہر نکلی ریڈ ٹیشلڈ پربلیک جینز پہنے بالو کی پونی بانے آنکھوں پر گلکس ہاتھو میں اپنا بیگ لیے کلب جانے کو تیار تھی۔۔۔ مسز افشا اس نیچے آتے دیکھ کر بولی کہا جاری ہو اور صبح سے کمرے میں کیوبند تھی۔۔۔ علیزا اپنی ماں کی بات کو انکور کرتے بولی موم میرا کمرہ صاف کروادینا میں لیٹ آؤں گی یہ کہتی وہ باہر چل دی۔۔۔ افشا اس روکتی رہ گئی پراس نے پہلے کبھی سونی تھی جواب سنتی افشا فرش پر بیٹھی رو دی۔۔۔ یا اللہ! کون سا گناہ ہو گیا مجھ سے جو تو نے ایسی گونا گراولاد دی ایسی اولاد سے بے اولاد ہی اچھی تھی۔۔۔۔۔ یہ کہتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور دکھی دل سے اس کے لے دعا کرنے لگی اللہ اسکی اولاد کو ہدایت دے۔۔۔۔۔ کیو کے ایک ماں جتنی بھی بیٹی سے ناراض ہو جائے اس سختی بول دی پردل سے کبھی بدعاں نہیں دیتی۔۔۔۔۔ عمیلز جیسے ہی کلب پہنچی اس بو بی کلب میں اپنے دوست کے ساتھ بیٹھا ڈرنک کرتا نظر آیا وہ ایک ادا سے اپنی سیلرز سے ٹک ٹک کرتی اس تک آئی اور بولی مجھے تم سے



لُٹن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

کچھ بات کرنی ہے وہ بھی اکیلے حسیب اربیب کے بارے میں ہے۔۔۔

♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ - ویسے تو بوبی اس منہ بالکل بھی نہیں

لگتا تھا اور نا ہی علیز پر کہتے ہے ناکام کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے یہ خیال دونوں کا ایک دوسرے کے بارے میں تھا اس لیے بو بی نے اسکی بات سونے کے لیے تیار ہو گیا اور اپنے دوست کو وہا سے جانے کو بولا ان کے جاتے ہی علیز اسکے سامنے والے صوفے پر ایک ادا سے ٹنگ پر ٹنگ چڑھا کر بیٹھی کیا بات ہے حسیب اربہ کے بارے میں بو بی نے اس بنا کسی اخلاقیات نیبھائے اپنے مطلب کی بات کی بو بی یعنی زر باب جہانگیر اس پیار سے سب بو بی بولتے تھے،، تم صرف باتے کرتے ہو ہر وقت یا کسی کام کے بھی ہو علیز نے طنز کیا

اپنی بکوس بند کروا گریہ بکوس کرنے آئی ہو تو دفا ہو جاؤ میں یہاں لڑنے نہیں آئی تم جانتے ہو حسیب اربہ کا نکاح ہو گیا ہے علیز کی بات سونٹے ہی بوبی کو بھی ویسا شوک لگا جیسے علیز کو لگا تھا یہ یہ بکوس کر رہی ہو کس نے کہا تم سے بوبی نے اس گھر کر سوال کیا مجھ حسیب نے بتایا ہے اور علیز نے اسے سب بتایا کیسے حسیب نے اس سارا نکاح کا بتایا

بہو بی بھی غصے میں اچکا تھا شراب سے بھرا گلاس اس نے نیچے زمین پر دے میرا پھر سے یہ مجھ سے آگے نیکل گیا (گالی) نہیں چھوڑو گا علیز بھی اس کے غصے سے ایک بار ڈر گئی پر جلد ہی کمبوز کرتی ہوئی یہ وقت غصہ کرنے کا نہیں ہے ہمیں کچھ باڑا سوچنا ہو گا علیز کی بات سو

سن کر بونی بولا بڑا کیا اور بھر علیز اپنا یلان بتانے لگی جو اس بھی بہت بسند آیا تھا۔۔



امان ماہین استنبول پہنچ

جہاں دونوں رہنے والے تھے امان نے پہلے ہی اپنے یہاں کے وفادار ملازم کو بتا دیا تھا کہ وہ آج آئے گا تو ڈرائیور بھیج دے اس لیے وہ کب سے انکے انتظار میں کب سے کھڑا تھا امان کو دیکھتے ہی اس کو پہلے اسلام کیا۔۔۔

اور پھر ویکم کیا امان نے ڈرائیور سے گاڑی کی چابی لے لی یہ کہہ کر کہ وہ خود ڈرائیونگ کرے گا تو وہ خود ٹیکسی سے گھر چلا جائے یہ سب امان ترکی زبان میں بات کر رہا تھا ماہین تو حیرانگی سے امان کو ترکی میں جواب دیتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ڈرائیور کے جاتے ہی امان نے ماہین کے آگے چٹکی بجائی اوہیلو کہاں کھو گئی امان کے مخاطب کرنے سے ماہین نے ہوش میں آتے ہی اس سے سوال کیا آپ ترکش بھی بول لیتے ہیں ماہین کے سوال پر امان مسکرایا بالکل بولتا ہوں میں نے بہت سی لینگویجز سیکھی ہے۔۔۔

سچی مان مجھے بھی سیکھائیں گے نماہین نے دونوں ہاتھ سے تلی بجاتے فرمائش کی ہاسی کھا دو گا پرا ابھی چلے مجھے موسم بھی  
ٹھیک نہیں لگ رہا مان نے کہا جی ضرور اور دونوں گاڑی کی طرف چلدیے۔۔۔۔۔❤️۔۔۔۔۔  
دونوں گاڑی میں بیٹھے تو امان نے گرڈی چلا دی ماہین نے گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنے اوپر سے شال اتار دی کیونکہ اندر ہیٹر



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

کی وجہ سے کافی گھٹن ہو رہی تھی ماہین نے ونڈو کا شیشہ نیچے کیا تو سرد ہوانے اس کے چہرے کو چھوا جسے محسوس کر کے ماہین آنکھ موند گئی ماہین کے شال اترنے سے اس کے وجود کی گہرائی نظر آنے لگی تھیں۔۔۔ جیسے دیکھ کر امان کی آنکھوں میں جو مار اترنے لگا پر ماہین کو ونڈو سے باہر سر نکال کر دیکھتے اسے گھورا اور ڈانٹا کیونکہ اسلام آباد کی نسبت یہاں ٹھنڈ زیادہ ہو چکی تھی۔۔

ماہین یہ کیا حرکت ہے چلو اندر آؤ امان کے غصے بھری آواز سے ماہین منہ بناتی سر اندر کر گئی تو امان نے بٹن پرس کر کے دوبار ونڈو بند کی اور لوک کر گیا کیا ہے مان اتنی اچھی ہو اچل رہی تھی اپنے ونڈو کی بند کی تم نے شال کیو اتاری سردی لگ جائے گی

تمہیں۔۔۔ چلو شال پہنو امان نے غصے سے گھور کر کہا پر مجھ ٹھنڈ نہیں گرمی لگ رہی تھی دیکھیں باہر کتنا پیارا موسم ہو رہا ہے پیلز ونڈو کھول دے اور اس ہیٹر کو بند کرے میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔۔۔۔ ابھی ماہین بات کر رہی تھی کہ امان کی گاڑی ایک جھٹکے سے روکی

کیا ہوا مان پتا نہیں تم رکو میں دیکھ کر آتا ہوں یہ کہتے امان گاڑی کے باہر آیا اس چیک کرنے،،، ارپوٹ سے کچھ کہا راستہ لمبا تھا اور راستہ میں گھنا جنگل آتا تھا جہاں امان کی گاڑی روکی ابھی وہ گاڑی چیک کر رہا تھا کہ بارش شروع ہو گئی بارش کو دیکھتے ہی ماہین گاڑی سے فوراً باہر نکل کر بھیگنے لگی۔۔۔۔۔ ❤️۔۔۔۔۔ امان ماہین کو باہر بارش میں بھگتے دیکھ کر غصے میں اس کی طرف لپکا ماہین جو مزے سے بارش انجوائے کر رہی تھی امان کے جارحانہ طریقے سے پکڑنے پر اس کی طرف لپکی تمہارا دماغ خراب ہے۔۔ اتنی سردی میں تم اس حالت میں بھگ رہی ہو مرنے کا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ارادہ کیا میں نے منا کیا نا باہر نہیں آنا پھر کیوں آئی افواں آپ آپ ہمیشہ ایسے کرتے ہیں۔۔۔ جب بھی میں بارش میں بھگنے کا سوچتی ہو آپ یو ہی مجھ ڈانٹتے ہیں پر میں آپ کی اب ایک نہیں سو نوگی مجھ آپ کے سنگ اس بارش میں بھگنا ہے۔۔۔۔۔ ماہین نے امان کے گلے میں اپنی باہیں ڈالتے لاڈ سے کہا بڑا شوق ہے مجھ سنگ بھگنے کا اگر اس بارش میں بھگ نا تو سہ نہیں پاؤ گی میری شید توں کو امان نے اسکی کمر سے پکڑ کر اپنے بے حد قریب کیا ماہین کا بھگنا بھگنا سا سراپا اس مدھوش کر رہا تھا۔۔۔ امان کی بات سونٹے ماہین سو رخ پڑتے بولی کرتی تو ہو آپ کی شیدت برداش ابھی بھی آپ کو گیلایا ہے مجھ سے ماہین نے بھی اس غصے شرم سے گھرتے ہوئے کہا دونوں اس وقت بارش میں بھگ چکے تھے ماہین سردی سے کمپ بھی رہی تھی پر بھر بھی باز نہ آئی امان اس کی بات کو انور کرتے اس بازوں سے پکڑ کر گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔۔۔ بارش زور پکڑ چکی تھی پوری رات گاڑی میں تو نہیں گزر سکتے تھے اس لیے اپنا اور ماہین کا سوٹ کیس اٹھائے ماہین کو لے کر باہر جنگل کی طرف بڑھا،،، ہم کہا جا رہے ہے مان یہاں تو اندھیرا ہے مجھ ڈر لگ رہا ہے ماہین امان کے ہاتھ کو زور سے پکڑے بولی اتنے میں امان اپنی منزل کو پہنچ اس ایک ٹل نظر آیا،،،

-----❤----- جس کا دور از لکڑی کا تھا اور اس کنڈی لگی تھی امان نے اپنے موبائل کی ٹوچروں کی تو اس دیکھائی دی جیسے کھول کر ماہین کو اندر لے گیا اور سامان ایک طرف رکھ دیا پورے ٹل پر نظر دوڑائیں۔۔۔

تو اس لکڑیوں سے بھرا میلا چارواؤ لکڑیاں پڑی تھی نیچے سوکھی گھاس تھی امان نے جلدی سے جا کر کچھ لکڑیاں لیے اور ان کو جلا ہا امان گاڑی سے لائٹر پہلے سے لیا تھا لکڑیاں جلا کر ماہین کو پاس گیا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اور اس اپنے پاس بیٹھا کر اس کے ہاتھ پاؤں گرم کرنے لگا جو سردی سے بریلے ہو گئے تھے امان ماہین آگ سے تھوڑا دور بیٹھا کر اس کے بیگ سے ایک بڑی چادر لیا اور درمیان میں لگادی

اب ماہین امان کے بیچ پر داتا امان ماہین کے بیگ کے پاس دوبارہ آکر اس کے لیے ارم دے سوٹ لیا یہ لو اس پہن لو تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی تب تک میں بھی چہنچ کر لو ماہین جو کب سے بیٹھی اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی

اب بول اٹھی کیا ہم یہاں رہے گے ہا بلکل کیویہ جگہ اچھی نہیں لگی نہیں بہت اچھی مجھے ایسی جگہ بہت پسند ہے۔۔۔۔

-----❤----- گڈ تو چلو چہنچ کر لو یہ کہتے امان بھی چہنچ کرنے چل دیا جب وپس آیا تو ماہین ویسے بیٹھی تھی

ماہین کو ویسے بیٹھے دیکھ کر غصے میں اس کی طرف بڑھا ماہین میں نے کیا کہا تم ابھی تک ویسے بیٹھی ہو مان پیلز مجھ تھوڑا سا بارش میں نہانے دے پیلز ماہین کی بات سن کر اس اپنے سامنے کھڑا کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئی اتنی سردی میں تم نے بھگینا ہے

چپ چاپ کپڑے تبدیل کر لو نہیں تو یہ کام میں خود کروں گا اور مجھ اس میں کوئی مسئلہ بھی نہیں ہو گا ماہین امان کی بات سنتی شرم سے سرخ پڑ گئی پر باز بھر بھی نہیں آئی پیلز نا مان تھوڑا سا امان نے اس غصے سے دوبارہ گھورا اور کمر سے پکڑ کر پاس کیا

تم شاید یہ چہتی ہو کہ میں ہی تمہارے کپڑے چہنچ کرواؤں کے ممان ششش بس چپ امان نے اس کے کان میں سرگوشی کی بہت شوق ہے بھگینے کا اب میں تمہیں اپنے عشق کی بارش میں بھگیوں گا یہ کہتے امان نے اس کے



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

کاندھے سے ساڑھی کا پلو سر کا یا اور وہ اپنے لب رکھے اور اس کی بیگھی گردن میں منہ چھپائے ایک ہاتھ سے اس کی بیگ سائڈ کی ڈور یا کھولی امان کے گرم سانسوں اور لمس سے ماہین کانپ گئی  
امان ایک ہاتھ سے اس کے بلاؤز کی ڈوری کھولے دوسرے سے اس کی کمر سے پکڑے گردن میں منہ دیے جا بجا اپنا لمس چھوڑتا اس کے بلوز کی ڈوریوں کو کھولے اس کے وجود سے جدا کرتے اس نیچے لیٹا اور جا بجا اس کے ایک ایک نقش کو چھو کر خود کو سیراب کرنے لگا امان کا نشانہ اب اس کے ہونٹ تھے جو سردی سے زرد پر چکے تھے ان کو اپنی دسترس میں لیتے

اپنی سانسیں اس انہیل کرنے لگا ماہین جو اس سے ناراض تھی کہ اس نے بارش میں بھیگ نے نہیں دیا اپنی ناراضگی بھولے اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالے اس کا ساتھ دینے لگی اور ایک خوبصورت رات اپنے اختتام کو پہنچی

اگلے دن علیزے جیسے ہی یونی سے آئی تو کافی سنبھلی ہوئی تھی بلکہ اربہ حسیب سے بہت اچھے سے باتیں بھی کر رہی تھی

اس وقت بھی تینوں گرونڈ میں بیٹھے تھے۔

میں تم دونوں سے بہت ناراض ہوں تم دونوں نے مجھے نکاح پر نہیں بولیا اب مجھ ٹیرٹ چاہیے اور میں انکار بکل نہیں سونوگی



## ٹشن عاشقی سمعیہ حورین فاطمہ

علیز نے اربہ حبیب سے کہا تو دونوں مان گئے اور اس وقت یونی کے پاس والے ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے جانے والے تھے۔

پر حبیب کچھ بیچن لگ رہا تھا جیسے اربہ نوٹ کرتی پوچھے بنا نہیں رہ پائی۔  
کیا ہوا تم ٹھیک ہو حبیب؟؟

حبیب جو اربہ کے ساتھ باہر کھڑا علیزہ کا انتظار کر رہا تھا جو ایک ضروری کال سونے کا بول کر دونوں کو باہر جھج چو کی تھی اور حبیب اربہ تب سے انتظار میں کھڑے تھے پر جانے کیوں حبیب کو بیچنی سی ہونے لگی تھی اس کا دل نہیں چاہ رہا تھا علیزہ کو ٹریٹ دے اربہ کے مخاطب کرنے پر پہلے تو اسے دیکھے گیا جو سوال نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

حبیب کسی ٹرانس سی کیفیت میں اس کے قریب ہو کر اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

پتا نہیں کیا ہو رہا ہے تم بس میرے پاس رہو مجھ سے دور نہیں جانا۔ اربہ تو اس حیرات سے دیکھ رہی تھی کہا وہ مغرور شہزادہ عاشقی کر کے عشق سے انکاری تھا کہا وہ اپنی محبت کو چھوڑ کر اپنی انا کو اہمیت دیتا تھا اور کہا اب یہ اظہار عشق انداز الگ آج ان گرین آنکھوں میں شرارت کے بجائے اپنے لیے محبت کا ٹھاٹھے مرتا سمندر تھا جیسے دیکھنے کے لیے اربہ کی آنکھ ترس گئی تھی وہ بھی اس کے باتوں اس کے سہر میں کھوئے کھڑی آنکھوں میں یک ٹک دیکھی جا رہی تھی۔



میرادل نہیں ہے اس ٹیریٹ دینے کو میں اس انکار کردو گا ہم کل دے دیں گے ابھی گھر چلتے ہیں۔

حسیب ایسے اچھا نہیں لگتا اس نے بڑے مان سے فرمائش کی ہے اب ایسے انکار کرنا مجھ ٹھیک نہیں لگ رہا ربیہ نے اس سمجھایا۔

تو ٹھیک ہے تم میرے پاس رہو بہت پاس مجھ سے دور مت ہو نامت کرو مجھ سے عشق جتنا جی چاہے لڑو پر خود سے دور مت کرو میری نظروں کے سامنے رہو ربیہ۔

اس کا جنون پن دیکھ کر ربیہ کو اسکی فکر ہونے لگی اس لیے اس کی ایک گال پر ہاتھوں رکھ کر بولی تمہیں آج کیا ہو گیا تم نے کبھی ایسی باتے نہیں کی کیا زیادہ تعیبت خراب ہے مجھ بتاؤ۔

مجھ نہیں معلوم تم بس میرے پاس رہو حسیب نے اب بھی ربیہ کا ایک ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا ہوا تھا جب کے دوسرا اس کے ہاتھ پر جو وہ اس کی گال پر رکھ کر کھڑی تھی۔

حسیب نے اس پکڑ کر اپنے ہونٹوں سے لگایا تو ربیہ حیرات اور شرم سے اس آنکھ بند کر کے کھولی۔

ح ح حسیب ششش حسیب نے اس کے بلیک گاؤن کے اوپر سے ہی اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر چوپ کروایا

ابھی حسیب اظہار کرتا کہ علیزہ نے آکر ان کی کار تکاز توڑا وہ ان دونوں کو کب سے کھڑی دیکھ رہی تھی جو بیچ راہ میں

دنیا بھولائے ایک دوسرے میں گھوم تھے علیزہ سے یہ سب برداشت کرنا مشکل تھا اس پہلے حسیب اپنی محبت کا اظہار

کرتا علیزہ نے اس ٹوکا۔

علیزہ کا ٹوکنا حسیب کو زہر لگا پر بیچ سڑک کا خیال کر کے تینوں ریسٹورنٹ کے اندر گئے۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

حسیب نے اربہ کے ہاتھ کو ابھی مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

اور اربہ نے بھی نہیں نیکا لے پر علیزہ ابھی کڑوے گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔

جیسے ہی اندر آ کے سب اپنی اپنی چیر پر بیٹھے حسیب نے اب بھی اربہ کا ہاتھ نہ چھوڑا اور ایسے ہی علیزہ نے کھانا آڈر کیا کھانے کے آتے ہی علیزہ کھانے لگے اربہ حسیب گھر جا کے کھانے کا ردار کھتے تھے اس لیے نہیں کھا رہے تھے۔ علیہ ز نے چپکے سے حسیب کے گٹھنے پر کیچپ گیرادی اور ایسا شو کروایا جیسے غلطی سے گری ہو او سو سوری حسیب وہ غلطی سے ہو گیا کوئی بات نہیں میں صاف کر کے آتا ہوں یہ کہتے حسیب اربہ کا ہاتھ چھوڑے واشروم کی طرف چل دیا پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو اربہ اس ہی دیکھ رہی تھی حسیب کا دل کیا وقت یہی روک جائے اور اس اپنے سینے میں کہی چھوپا لے جب کے اربہ کا بھی دل کر رہا تھا کہ اس روک لے اس بولے تم بھی میرے پاس رہو پر دونوں کی زبان پر جیسے غفلت لگا تھا۔

حسیب اس دیکھ کر مسکرایا تو اربہ بھی گاؤن کے پیچھے ہلکا سا مسکرا دی حسیب ابھی آنے کا بول کر واشروم کی طرف چل دیا علیزہ کو یہ سب دیکھ کر چوب رہا تھا جتنا دیکھنا ہے دیکھ لو اس کے بادشید ایک دوسرے کو دیکھنا نصیب نہ ہو علیزہ نے دونوں کو دیکھ کر دل میں بولی۔

ابھی حسیب کو گئے کچھ ہی در گزری ہو گی کہ علیزہ کا فون بجایسے سونے کے لیے وہ اربہ سے اسکو ز کر کے فون سونے چل دی اربہ ابھی دونوں کا انتظار کر رہی تھی کہ کوئی اس کے پاس سے گزرا اور اس بازو پر کچھ چوباس نے اپنی نگاہ اٹھا کر دیکھ تو بوبی تھا جو مسکرا کر اس ہی دیکھ رہا تھا اس نے اس تریکے سے اربہ کا ہاتھ پکڑا کے دیکھنے والے کو



## لٹسن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

یہ لگے اس نے خود دیا ہے اربہ کو ہاتھ کی مدد سے اٹھا کر باہر لے گیا جو گھسٹتے ہوئے اس کے ساتھ چل رہی تھی بوبی نے اس کوئی نشے کا انجکشن لگا تھا جو چلدی اسر کر رہا تھا۔

اربہ اپنی طرف سے اس کے ہاتھوں سے اپنی گرفت چھوڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی پر نشے کی وجہ سے کر نہیں پائیں اور ناچینچ پائی بوبی نے باہر آتے اس اپنی گاڑی میں ڈالا جو بخوش ہو چوکی تھی اور اپنے مشن میں کامیاب ہوتے بوبی اور علیزہ جو شیشے کی اس پار باہر کا منظر دیکھ رہی تھی فحشاہ مسکرا دی اور بوبی گاڑی زن سے بھگالے گیا۔ حسیب جب فرش ہو کر آیا تو دونوں ٹیبل پر نہیں بیٹھی تھی اب کسی سے پوچھتا کے علیزہ اس کے پاس آئی حسیب اربہ کہا ہے؟

کیا مطلب کہا ہے تم دونوں کو یا ہی بیٹھا کر گیا تھا نا تو تمہیں پتا ہو گا کہا ہے۔

حسیب دھاڑا اس کی دھاڑ پر اس پاس کے لوگوں نے اس ناگوری سے دیکھا۔

ہامیرے ساتھ تھی پر میرے ڈیڈ کی کال آگئی تو میں وہ سننے چلدی اور اب آرہی ہو۔

حسیب غصے سے پاگل ہوتا باہر کو بھاگا تو اربہ باہر بھی نہیں تھی وپس اندر آیا تو اس کا بیگ نیچے گرا پڑا تھا اس نے

حیرات سے اس کا بیگ اٹھایا اور علیزہ پر چیخا کیا کوئی آیا تھا،، دیکھ مسٹر یہاں چیخے نہیں شپ حسیب کے دوبارہ چیخنے

سے اس ایک آدمی نے مخاطب کیا بد لے حسیب دوبارہ دھڑا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

حسیب نے ریسٹورنٹ دو ٹیبل پر بیٹھے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں ایک لڑکی بلیک گاؤن میں بیٹھی تھی سب کے کہنا تھا وہ ایک لڑکے کے ساتھ باہر گئی ہے یہ سون کر حسیب آگ بگولہ باہر کودو بار ابھا گا اور جگا جگا رہ کر بیکھنے لگا حسیب پاگل تو نہیں ہو گئے چلی گئی ہوگی اپنے کسی بوئے فرنڈ کے ساتھ علیزہ نے اس پکڑتے کہا۔

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں <https://ezreaderschoice.com>

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔



# ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

جس نے اپنا ہاتھ چھوڑا کر دھاڑا خبردار خبردار جو میری بیوی کے بارے میں بکواس کی تو میں بھول جاؤ گا تم لڑکی ہو تمہارے پاس چھوڑ کر گایا تھا نا اس کا خیال نہیں رکھ سکتی تھی تمہاں حسیب کی دھاڑ پر علیز ڈر گی پر سنبھل کر غصے میں بولی میں تمہاری بیوی کی نوکر نہیں نا ہی چھوٹی بچی ہے وہ جو اپنا خیال نہ رکھ سکے تم اس چھوڑو نا حسیب وہ چلی گئی میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤ گی علیزے حسیب کے قریب ہوتی بول رہی تھی۔

جیسے نے ایک چھٹکے سے اس دھکا دیا جو زمین پر جاگری حسیب کی گرین آنکھوں میں اس وقت خون اتر آیا بند کرو اپنی بکواس اور خبردار میں قریب آئی تو ہاتھ توڑ دو گا۔ حسیب کے دوست جو ابھی یونی میں اپنے کسی کام سے تھے



## لٹسن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

ابھی باہر نیکلے تو حسیب کو علیزہ پہ بھڑکتے دیکھا اور اس کے پاس دوڑے حسیب یہ سب کیا ہے اور تم اپنی حلت دیکھو جیکٹ کیدھر ہے تمہاری بتاؤ مجھ سب ٹھیک ہے جنود جمشید اور ارسلان اس کے پاس آئے اور ارسلان نے اس پکڑ کر پوچھا۔

جو سفید شلڈ بیکھرے بال آنکھوں غصے سے لال ہو رہی تھی ارسلان ارسلان م م میں اری کوئی لے گیا مجھ میری بیوی چاہیے نہ تو میں پوری دنیا کو آگ لگا دو گا۔

مجھے اربہ چاہیے حسیب چیخا۔

حسیب پاگل مت بن کہا چلی گئی ہے بھا بھی مجھ بتا اور حسیب نے اس سب بتایا جیس سن کرتینوں حیران تھے مجھ لگتا ہے یہ اس کا کام ہے ایک آنکھ نہیں بھاتی مجھ ضرور اس نے کچھ کیا ہو گا جو نید نے علیزہ کی طرف اشارہ کیا جو غصے سے سب کو گھور رہی تھی۔

میں نے کچھ نہیں کیا تمہاری بھا بھی خودی ہی منہ کالا کر کے بھاگ گئی ہے علیزے ابھی بات کر ہی تھی کہ تھپڑ کی آواز اس کی بولتی بند کر گئی چیخ حسیب کے تھپڑ نے اس دو بار زمین بوسہ کیا اور اس اپنا کان اور گال سون ہوتا محسوس ہوا بولا تھا۔

نامیری بیوی کے بارے میں بکواس مت کرنا نہ تو میں بھول جاؤ گا تم لڑکی ہو دافا ہو جاؤ اس سے پہلے میں کچھ کر بیٹھوں حسیب نے علیزے کو وارن کیا اور دوبار اسے ابھی اربہ کو ڈھونڈ رہا تھا تھیک ہار کر گٹھنوں کے بل بیٹھ کر چیخ اربہ بیسی علیزہ تو تھپڑ کھاتے ہی چلی گی تھی اور حسیب کسی ٹوٹے ہوئے جواری کی طرح زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔



دیکھ کر تڑپ اٹھا اس وہ شرارتی صاحبیب بالکل نہیں لگ رہا تھا

حسبِ یار یہ کیا حالت بنا رکھی ہے ہمت کر یار بھابھی مل جائے گی۔۔ کیسے کیسے کرو وہ مجھ سے لڑے جھگڑے پر  
میری آنکھوں کے سامنے رہے تم جانتے ہو نا وہ میری صرف زندگی نہیں میرے جینے کی وجہ مجھے ایسا لگ رہا جیسے  
کوئی میری سانسیں مجھ سے جدا کر رہا ہے

میں کیسے جیوں ابھی تو بہت کچھ کہنا باقی تھا ابھی تو کچھ سننا باقی تھا ابھی تو اظہارِ محبت کرنا تھا کیسے کیسے چلی گئی کیا میری انانے مجھے اس قدر رسوا کرنا تھا،، کہا چلی گئی کہا جاسکتی ہے

ابھی حسیب بات کر رہا تھا کہ اس کا فون بجا اس نے پوکیٹ سے جب موبائل نکالا تو ان نو نمبر تھا جیسے حسیب کو اٹھانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا پر ارسلان نے اس لے کر اٹھا لیا یہ سوچ کر شاید اربہ کا کچھ پتالگ جائے۔۔۔ جیسے ہی ارسلان نے گون اٹھایا تو آگے سے بونی بولا

کیسے ہو بڑی یقیناً اپنی بیوی کو ڈھونڈ رہے ہونگے بوبی کی آواز ارسلان پہچان گیا تھا اس نے حسیب کو مخاطب کیا اور موبائل سپیکر پر لگادیا اور بوبی کی بکواس سب سن رہے تھے۔

حسیب شاہ آج مارا مارا پھر رہا ہے نا ♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠

سڑکوں پرچی چلی کاش میں تجھے دیکھ پاتا بولا تھا تا تیرا غرور ایک دن میں ضرور توڑ گا۔۔۔۔ زر باب جہانگیر میری بیوی کو ہاتھ لگایا تو ہاتھ توڑ دوگا،، "ہاہاہاہا۔۔۔" حسیب کی آواز سن کر فون سے بولی کا قہقہہ نکلا صرف ہاتھ نہیں لگایا



لُشن عاشقی

بلکہ ابھی وہ میری باہوں میں ہے یقیناً تیرے پہ حلال ہو کر بھی تو نے ابھی تک اپنا حق وصول نہیں کیا ہو گا پر میں ایسا نہیں کروں گا،، زر باب جہانگیر حسیب دھاڑا ابوبی کی بکوس پر حسیب کے ساتھ اس کے تینوں دوستوں کا خون کھول اٹھا تھا پر وہ کمینا اپنی کہ کر قہقہہ لگا اٹھا

اور فون بند کر دیا۔۔۔ بوہی اربہ کو لے کر جنگل میں موجود ایک کھنڈر نما گھر میں آیا جہاں گھوپ آندھرا تھا بس ایک لکڑی کی ونڈو تھی جہاں سے روشنی آرہی تھی بوہی نے اس پہ ڈنڈھ پانی پھینکا تو اربہ کو ہوش آیا بوہی نے اس کے چہرے سے نکاب کھنچا

تو حیران رہے گیا کیٹ آنکھیں میدے جیسی رنگت معصوم ساشفاف چہرہ ناک میں چھوٹی سی نوزپن پہن اربہ شاہ کیسی کا بھی ایمان دگنا سکتی تھی پھر یہ تو بوبی تھا جو نفس کا پوجاری تھا۔۔ ویسے ماننا پڑے گا تم ہو بہت ہی خوبصورت سچ میں ایک پری ہو پر ہم سے اپنا حسن چھوپ کر غلط کر دی پر آج میں تمہارے حسن کو سہراؤ گا۔۔

اربیہ جو ڈنڈھ پانی گرنے سے ابھی پوری طرح حوش میں نہیں آئی تھی ایک دم سے نکاب کھینچنے اور بوبی کی آواز سے اس کا زین پوری طرح بیدر ہوا تو حیرات سے آنکھیں کھول بوبی کو دیکھ جیس کے ہاتھ میں اس کے نکتب کا پلو تھا۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠

کیسے ہوئی مجھ کڈنیپ کرنے کی اربہ جو اندر سے کچھ ڈری ہوئی تھی پر بوبی کو یہ زہر نہیں ہونے دیا اور غصے سے گھور کر اس سے مخاطب ہوئی تم نے اچھا نہیں کیا دیکھنا



طُشَن عاشقی

حسیب تمہیں نہیں چھوڑے گا ربیہ کی بات سون کر بو بی قہقہہ لگا اٹھا ہا ہا ہا بھی تو تمہارا شوہر سڑکوں پر پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈتا پھر رہا ہے پہلے تو وہ مجھ تک کبھی پہنچ بھی نہیں پائے گا اگر پہنچ بھی گیا تو تب تک وہ برباد ہو چوکا ہوگا

بونی کی بات سون کر اربہ کو اپنی غزت خطرے میں لگی حسیب کے بار میں سون کر اس کے دل کو کچھ ہواک ک کیا مطلب مطلب صاف ہے بے بی ڈول نکاح تو تم نے حسیب سے کر لیا پر میں تمہیں اس کے قابل نہیں چھوڑو گا اور ہم تو ہے ہی حسن کے قدر دان آج تمہارے حسن کو ہم خوب سہرائے گے اور اپنی شام رنگ کر کے گے۔

یہ بات بوہی اربہ کے بہت قریب ہو کر اس کے چہرے پر انگلی بھرتے بول رہا تھا جیسے وہ جھٹک دیتی اور بوہی قہقہہ لگا اٹھتا بوہی کی بات سون کر اربہ کے ریٹ کی ہٹھی میں سنسنی سے دوڑا اٹھی

تت تم ایسا کچھ نہیں کرو گے تمہیں خدا کا وستا ہے بوبی اربہ کے پاس زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے سر سے بھی پلو اتر رہا تھا اور اربہ مزحمت کرتی اس دور ہونے کے چکر میں دیوار سے جا لگی بوبی اس کے چہرے کو اپنی انگلیوں کے پورے سے چھو رہا تھا کہ اربہ کا ہاسہا کو نفڈن بھی ٹوٹا اور وہ اس سے التجا کرنے لگی۔۔۔

بولنے سے اس منہ سے شراب اور سگریٹ کی بو آرہی تھی جواریہ کے لیے برداش سے باہر تھی۔۔ بونی اب اس کے وجود سے گاؤن کو جدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا جواریہ اس دھکے دے کر ناکام کر رہی تھی



طُشَن عاشقی

پپ پیلز مجھ چھوڑ دو تمہیں خدا کا وسط ہے م میں کسی کی عزت ہو خدا کے وسط کسی کی عزت میں خیانت مت کرو  
کچھ خدا کا خوف کہا واربیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھی بونی کو خود سے دور کرتی اس سے التجا کر رہی تھی  
جو آدھا گاؤن اس کے وجود سے جدا کر چکا تھا پر وہ چٹ نہ انسان کے آگے کوئی موم کی گڑیا کتنی مزحمت کرتی ابھی  
بونیا اس کے چہرے پر چھوکتا کہ اس کا ایک دوست اندر آیا اور اس مخاطب کیا

جو بوبی کو پسند نہیں آیا تو گھور کر دروازے کی جانب دیکھا کیا ہے سامنے اپنے دوست واسم کو کھڑا دیکھ کر بوبی چلانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔۔ یار معافی چاہتا ہوں لکین علم بھائی کی کال ہے تم ان کا فون نہیں اٹھا رہے تھے تو انہوں نے مجھ کال کی وہ تم سے ارجنٹ بات کرنا چستے ہیں۔۔۔۔۔

♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠

علم جہانگیر کا نام سون کروہ اربیہ کو  
چھوڑتے واسم کی طرف لپکا کیوں کہ بوبی اپنے بھائی کے غصے سے اچھی طرح وقف تھا۔۔ بوبی کے جانے کے بعد اربیہ  
اپنے دونوں پلوں میں سے اٹھا کر اپنے گاؤں کو ٹھیک کرتی گھنٹوں کو سمٹ کر رونے لگی اور اللہ سے دعا کرنے لگی  
یا اللہ میری میرے والد میرے شوہر کی عزت تیرے حوالے مجھ اس درندے صافقی انسان سے نیجت فرمان  
میرے مالک اربیہ دعا کرتے ہیں کہاں جاؤں؟؟ حسیب۔۔۔ مان بھائی۔۔۔ پیایا کہا ہیں آپ سب

حسب پلینز یہاں آکر مجھے بچالیں۔۔۔ حسب جلدی سے اپنی اری کے پاس آجاؤنی تو میں مر جاؤ گی۔۔۔ یا اللہ پلینز ان کو بھیج دے۔۔۔۔۔ اربہ روتے ہوئے خود سے بولی۔۔۔ لیکن کون جانے کے اللہ نے ایک انسان کی آزمائش کہا تک لکھی ہوتی ہے؟ جب بھی انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو بجائے اللہ سے شکوہ کرنے کے صبر مانگنا چاہیے



طشن عاشقی

کیونکہ شکوہ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا پھر بھی انسان صبر ہی کرتا ہے تو پہلے ہی صبر مانگ لو۔۔۔ کیونکہ الصبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔ نورین بہوں یہ حسیب اربہ ابھی تک یونی سے کیوں نہیں آئے دیکھ 4 بج رہے جب کے وہ دونوں تو 2 بجے گھر آ جاتے ہے میرا جی بھی بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔ دادوں عائرہ سمبل نورین اس وقت لاونج میں بیٹھے تھے دادو گھڑی پر ٹائم دیکھتے بولی

سمبل نے آج شام گھر چلے جانا تھا اس لیے سب کو ایک ساتھ لاونچ میں جم کر کے باتے کر رہی تھی،،، دادوں کی پریشان سورت دیکھ کر بولی دادوں آپ ٹینشن نالے حسیب کی مجھ کال آئی تھی

ان کے کچھ دوستوں نے اربہ حسیب کے نکاح کا سن کر دعوات مانگی تو وہ وہی ہے گئے ہے آجائے گے

آپ پریشان ناہو سمبل کی بات سن کر دادوں بھڑکی ارے دوستوں کو دعوت گھر بھی دی جاسکتی تھی

باہر کھانے کی کیا ضرورت تھی اور اب تو بہت دیر ہو گئی عازرہ حسیب کو فون لگا اور بول صبح سے پچی کو باہر لے گھوم رہا ہے اب بس کرے مجھ میلادے اس کا نمبر میں اس کی خبر لو۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠ داد و جان آپ پریشان نہ ہو میں فون کرتی  
ہوں عائرہ بولی تو نورین نے بھی کہا ہائیٹا جلدی کرو آج ز منا بہت خرب ہے مجھ خود آج صبح سے بیچنی ہو رہی ہے۔  
میں نے حسیب کو بولا آج دونوں چھوٹی کر لے پر نہیں منا اگلے ماہ ان کے امتحان ہے تو پڑھائی کا خرچ ہوگا، اس لیے  
حسیب نے چھوٹی نہیں کی نورین کے بتانے پر عائرہ جلدی سے حسیب کو کال کرنے لگی



جو پہلے تو دوسری لائن پر بیڑ جا رہا تھا پھر دو تین بار کاٹ جاتا آخر تھیک کر ایک اور کوشش عائرہ نے کی تو اس بار اٹھا لیا گیا ہلو حبیب کہا ہو

اور میرا فون کیوں کاٹ کر ہے تھے حبیب کے فون اٹینڈ کرتے ہی عائرہ بھڑکی عائرہ میں ارسلان بات کر رہا ہو حبیب کے فون سے عائرہ ارسلان کی آواز سن کر بولی ارسلان آپ کے پاس حبیب کا فون کیا کر رہا ہے اور وہ دونوں کہا ہے گھر میں سب پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔ عائرہ کی بات سن کر ارسلان بولا عائرہ ایک پرو بلم ہو گئی ہے۔۔۔ کیسی پرو بلم عائرہ بولی وہ اربہ بھی کینپ ہو گئی ہے۔۔۔ ارسلان کی بات سن کر عائرہ کو چھٹکا لگا ک ک کیا ایسے کیسے کہا ہے اری حبیب کہا ہے میری بات کروائے حبیب سے۔۔۔ پیلز عائرہ کام ڈاؤن حبیب اس کنڈشن میں نہیں ہے کہ بات کر سکے آپ گھر والوں کو سنبھال اور انکل کو انقوم کر دے ہم ان کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ عائرہ ابھی ارسلان کی بات سن رہی تھی کہ سمبل نے اس فون لے کر خود ارسلان سے حبیب اربہ کے بارے میں پوچھا کیوں کہ عائرہ کے پریشان چہرہ دیکھ کر سب پریشان ہو گئے تھے پر ارسلان کی بات سن کر سمبل کو بھی چھٹکا لگا اور وہ غصے سے ارسلان سے سب جانے لگی اور کچھ ضروری ہدایات دیتی کال کاٹ گئی۔۔۔ تو عائرہ کو دیکھ جواب پھوٹ پھوٹ کر رودی اس کے رونے سے دادوں نورین پر شین سی پوچھنے لگی کیا ہوا تم کیوں رو رہی ہو کہا ہے میرے بچے دادوں نے عائرہ کو روتے دیکھ کر سوال کیا تو سمبل نے سب باتیا اور اکبر شاہ اور و آصف شاہ کو فون لگایا سمبل کی بات سن کر نورین بھی پھوٹ پھوٹ کر رودی



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اور دادوں اپنے بچوں کی سلامتی کی دعا کرنے لگی سمبل نے جیسے ہی و آصف شاہ کو بتایا تو وہ غصے سے بھڑکے یہ کیا کہہ رہی ہو ایسے کیسے کڈنیپ ہو گئی کہا تھا۔۔

حسیب اس گدھے کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے تم گھر میں سب کو سنبھال میں اکبر جاتے ہے حسیب کے پاس و آصف نے سمبل کو تسلی دی اور فون بند کر گئے۔۔۔۔

فون بند کر کے و آصف

شاہ نے اکبر شاہ کو ساری سورتے حل سے آگاہ کیا تو وہ بھی پریشان ہوتے اپنی بچی کے سہی سلامت مل جانے کی دعا کرتے اپنے بھائی کے ساتھ حسیب کے پاس چل دیے و آصف شاہ نے امان کو بھی فون کر کے جلدی واپس آنے کو بولا تھا۔ امان کی جب صبح آنکھ کھولی تو ماہین اس کے سینے سے لگی

مزے سے سو رہی تھی امان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اس کی گردن میں منہ چھوپنے لگا تھا کہ اس کا موبائل وبریٹ ہو ا موبائل پر پاپا کا لنک دیکھ کر کال اٹینڈ کی اور جو خبر آگے سے سونے کو میلی وہ پاؤ

سے زمین نیکنے کے لیے کافی تھی امان ایک چھٹکے سے اٹھا تو ماہین بھی ہڑباڑا گئی امان جلدی آنے کا بول کر الوداع کلمات کے باد ماہین کو دیکھا جو آدھی نیند میں چھولتے امان کو دیکھ رہی تھی

امان کے فون بند کرنے کے بعد اس کے سینے پر سر رکھ کر بولی کون تھا امان کسے صبح صبح نیند حرام کی امان ماہین کو بتا کر پریشان تو نہیں کرنا چہتا تھا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

پر اس کے پاس اس سچ بتانے کے الو کو چار انہیں تھا ماہین میری جان ہم آج ہی دو بار پاکستان جانا پڑ کے گا ایک امانجی آگی ہے

امان کی بات سن کر ماہین منہ بناتی بولی کیا ہوا مان کال ہی تو آئے ہے اور آج وپس کیا ہوا ہے ماہین نے امان کے پریشان چہرہ کو دیکھ کر پوچھا

تو امان نے اس سچ بتایا ماہی میری جان پہلے آپ پور مس کرو آپ روگی نہیں پر لیشن نہیں ہوگی امان کی بات پر ماہین سر ہلتے اس کی بات سونے لگی ماہی میرا بچہ آپ کی اری آپ کی کیڈنپ ہوگئی ہے اس لیے ہمیں ابھی جانا ہوگا کیا ک کنڈنپ کس نے کیا۔۔۔

ٹھیک ہے نا حسیب بھائی کہا تھے مان مجھ میری آپ کی کے پاس لے جائے مجھ میری آپ کی چاہیے ماہین روتے ہوئے امان سے بول رہی تھی

ماہی میں نے آپ سے کیا کہا تھا آپ روگی نہیں آپ کی آپ کی کو کچھ نہیں ہوگا میں جا رہا ہوں نہ پر آپ ایسے روگی تو میں آپ کو چھوڑ کر کسے جاؤگا

امان ماہین کو سینے سے لگائے اس چپ کرنے کے ساتھ بول رہا تھا پر کسے آپ کی کو کیڈنپ کیا اور کیوں یہ تو مجھ نہیں پتا پر جس نے بھی کیا ہے

READERS CHOICE



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

اس نے اپنی موت کو دعوت دی ہے میں چھوڑا گا نہیں امان کی آنکھوں میں ایک دم سے غصے سے خون اتر آیا اس وقت نیلی آنکھ غصے سے سورخ ہو رہی تھی ماہین امان کی آنکھ دیکھ کر ڈر گئی امان ماہین کو ڈرتے دیکھ کر خود کو کمپوز کرتا اس سینے سے لگا کر اس کا خوف کم کیا

اور دوسرے ہاتھ سے موبائل اٹھا کر جلدی ہی پاکستان کی ٹیک وٹلائن لی اور ماہین کو لے کر پاکستان روانہ ہوا۔۔۔ بوبی کی کال بند ہونے کے بعد حسیب آگ بگولہ ہوتا موبائل توڑنے لگا تھا جوار سلان نے چھن لیا حسیب پاگل مت بن یہ وقت جوش سے نہیں جوش سے کام لینے کا ہے ہمیں یہ پتا کروانا ہے یہ بوبی بھابھی کو کہا لے کے گیا ہے ہم جلد سے جلد اس تک پہنچنا ہوگا نی تو بہت دیر ہو جائے گی حسیب نیچے سے کھڑا ہوا اور جونید جمشید سے بولا تم دونوں اس کا پتا کر او جہاں جہاں اس کے جانے کا شک ہو ہر جاگا

اس ڈھونڈو اور اس کے چچوں کا پتا بھی کروں حسیب نے ہدایت دی تو جمشید بولا یار وہ تو ٹھیک پر مجھ لگتا ہے پہلے ہمیں اس ہوٹل کے سیسٹوی کمرے سے دیکھنا ہوگا مجھ لگتا ہے یہ علیزہ ڈائن اس بوبی کتے کے ساتھ میلی نہ ہو۔۔۔ ہاٹم ٹھیک کہ رہے ہو پر ہوٹل کا منجر مانے گا سیسٹوی فوٹج دیکھنے کے لیے جونید بولا چلو کچھ کرتے ہے ہار کو یار عازہ کا فون آرہا ہے حسیب کے موبائل پر جو میں کب سے کاٹ رہا ہو حسیب ہمیں اب گھر بتا دینا چاہیے جانے بھابھی کو ڈھونڈتے کتنا وقت لگے پریشان تو ویسے ہی سب ہونگے اس طرح دعا تو کرے کے گے



طُشَن عاشقی

نہ مشکل وقت میں اپنوں کا ساتھ اور دعا بہت ضروری ہے حبیب ارسلان کی بات سن کر بالوں میں ہاتھ ڈالے ہا میں سر ہیلا گیا حبیب کی حلت بہت خراب تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا اوڑ کر اربہ کے پاس پونچھ جائے اب اس اپنے بیچنی کی وجہ سمجھ آئی تھی ارسلان نے عائرہ کی کال اٹینڈ کر کے اس صورتحال سے آگاہ کیا

جویہ خبر سونے ہی پریشانی سے رودی پھر سمبل سے بات کر کے اس گھر والوں کو سنبھال اور و آصف شاہ کو صورتحال سے آگاہ کرنے کا بول کر فون کاٹا اور سب ابھی دوبار ہوٹل کی طرف جاتے

کے حسیب کا دوبار فون بجا جہاں و آصف شاہ کی کال آرہی تھی ارسلان نے ان سے بھی خود بات کی کیونکہ ان کے غصے سے وہ اچھے سے واقف تھا پر حسیب ابھی ایسا کچھ سننے کی کاڈشن میں نہیں تھا۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠ - و آصف شاہ نے ان کا پتا پوچھ کر وہاں پہنچے اور غصے سے گاڑی سے باہر نکلتے حسیب کو کھینچ کر ایک تھپڑ دے مارا جیسے جو نید جمشیدار سلطان دھل گئے اکبر نے آگے بڑھ کر اپنے بھائی کو روکا تھا

ایک وہی تھے جو ان کے غصے کو کم کر سکتے تھے بھائی جان پاگل تو نہیں ہو گئے،، آپ ہا ہو گیا ہو میں پاگل اس کی بچکانہ حرکتوں کا نتیجہ ہے آج میری بچی غیب ہے اور تم اب بھی اس کی سائڈ لے رہے ہو

جو اپنی زمیندار پاں نہیں نیبھاسکا مجھ لگانکاح ہوگا اس عقل آگی پر یہ اتنالا پر وا اور غیر زمیندار بنے گا یہ مجھ آجاتا چلا



طُشَن عاشقی

تم کہا اس اکیلا چھوڑ کر چلے گئے چیخ و آصف شاہ غصے سے پاگل ہوتے حسیب کے گروان سے پکڑ کر اس دو بار مرتے سوال کر رہے تھے جواب چوپ چاپ سر جھکائے مار کھا رہا تھا ارسلان سے رہا نا گیا

اور ناہی لڑنے کا وقت ہے خدا کے لیے آپ اپنا غصے باد میں نیچلے گا ابھی بھا بھی تک پہنچ ضروری ہے اکبر شاہ بھی بیٹی کا سن کر اندر سے ٹوٹ پھوٹ چکے تھے پر بھتیجے کی حلت دیکھ کر ان کا دل کٹ سا گیا تھا کہا ہر وقت سب کو ہسنے ہنسانے والا شرارتی ساحیب کہی سے نہیں لگ رہا تھا۔

♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠

اکبر شاہ کا شمار ان مردوں اور لوگوں

میں سے تھا وہ اپنی ہر ایک مجبور جانتے سمجھتے اور اعتبار کرتے تھے چاہے جیسا بھی وقت ان پر آیا پر انہوں نے کبھی جزباتی پن کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ سخت سے سخت امتحان میں بھی ان کا اعتبار ہمیشہ سے پہلے کی طرح تھا

وہ مان ہی نہیں سکتے تھے کہ ان کے گھر کی عورت نے اولادوں کی ایسی پرورش کی ہو جو اپنوں کو نقصان دینے کا بائیس بنے اور حسیب تو ان کا لاڈلا بھتیجا تھا بچپن سے اپنے بھتیجے کی آنکھوں میں اپنی بیٹی کے لیے پسندی دیکھتے آئے تھے جو بات حسیب شاہ خود سے بھی چھپائی رکھتا تھا

وہ اس سے بھی خوب واقف تھے۔ اکبر شاہ نے بھی ارسلان کی بات پر ہامیں ہامیلیٹی اور سب ہوٹل چل دیے۔۔۔

بونی اپنے بھائی سے بات کرنے باہر آیا ہوا اسلام بھائی کیسے ہے آپ وعلیکم اسلام کہا



طُشَن عاشقی

ہو تم کب سے فون کر رہا ہو فون کیوں نہیں اٹھا رہے تم میرا اور منا کیا تھا نہ ابھی ایسی کوئی بے وقوفی مت کرنا جس سے مجھ نقصان اٹھان پڑے پھر بھی تم نے وہی کام کیا کیونکہ نپ کیا لڑکی کو میں نے کتنی بار تمہیں لڑکیوں سے دور رہنے کو منا کیا ہے تمہیں میری بات سمجھ کیونکہ نہیں آتی زرباب جہانگیر۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠۔ بہتر ہوگا اس لڑکی کو ابھی کہ ابھی چھوڑ دوں نہیں تو

گاتمہارے لیے اچھا نہیں ہوگا۔ علم جہانگیر کی بات سن کر بوبی نے اپنا خوش گالاتر کیا بھائی میں اس سے محبت کرتا ہومحبت مافٹ اپنی اس سوکھڈ کی محبت کو آگ لگاؤ خوب جانتا ہو کتنے دن کی ہوتی ہے علم شاہ سپیکر میں دھاڑ تو بوبی نے موبائل پیچھے کیا خبر دار بوبی تم نے اس لڑکی کے ساتھ ایسا ویسا کچھ کیا تو میں تمہارے سارے اکاؤنٹ ابھی بند کروادو

اور تم جانتے ہو علم جہانگیر جو کہتا ہے وہ کرتا ہے ابھی کہ ابھی چھوڑو اس لڑکی کو بھائی اس کے گھر والے اس ڈھونڈ رہے اگر میں نے اس چھوڑا تو پکڑا جاؤ گا۔۔ بوبی نے اپنے انداشے زہر کیے تو یہ تمہیں کیڈنپ کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا

اگر اس لڑکی کے ساتھ ابھی تم نے کچھ غلط کیا تو میں تمہیں جان سے مردوگا کچھ بھی کرو پر اس ابھی کوئی نقصان نہ ہو اور خیال کرو کہی پر تمہارا نام نا آئے باکی میں سنبھل لو گا جی بھائی بوبی بس یہ بولا اور کال متفق ہو گئی

اور بوبی غصے سے واسم کی طرف لپکا بھائی کو کس نے بتایا ان سب کا بوبی نے غصے سے واسم کا گرون پکڑ کر سوال کیا

بب بوبی تم جانتے ہو علم بھائی کے بوڈی گاڈ ہر وقت تم یہ نظر رکھے رہتے ہے اور پیل پیل کی خبر انہیں دیتے ہیں۔۔



طشن عاشقی

♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ ♠ - بوبی نے اس کا گرون چھوڑا اور

دوبار اندر اربیہ کے پاس پہنچا اس وقت منہ میں سگریٹ بھی دبائی ہوئی تھی جیسے ہی بوبی اندر آیا اربیہ سہم کر مزد دیوار سے چپکی دیکھو م میرے پاس مت آنا حسیب تمہیں جان سے مردے گا

بوبی اربیہ کی بات اگنور کر کے اس کے پاس نیچے بیٹھا بہت خوش نصیب ہو آج بچ گئی تم پر میں تمہیں بھر بھی اتنی آسانی سے چھوڑوگا نہیں اربیہ ابھی بوبی کی بات سمجھتی کہ اس نے ہاتھوں میں پکڑی سیگریٹ اربیہ کے بازوؤں پر آدھی جلی سیگریٹ رکھی

تو اربیہ کی چیخ بلند ہوئے یو ہی بو بی نے اربیہ کو سیگریٹ سے اس کی گردن بازوں جلاڈالا اور اربیہ کی دردناک دل  
دلانے والی چیخ اس گھنڈر نو ماگھر میں گونجی حسیب حسیب ابھی بو بی اس کا منہ جلتا کہ دوبارہ واسم کے مخاطب  
کرنے پر روکا۔۔۔

## ہوٹل کا مینجر و آصف شاہ

اور اکبر شاہ کو پہچان گیا تھا شہر بھر میں ان کا بزنس مشہور تھا اور امان شاہ اور اس کی فیملی کو کون نہیں جانتا تھا انکار کی کوئی وجہ نہیں تھی

اس لیے فوٹج دکھادی فوٹج دیکھتے ہی سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا کیسے علیرہ نے بونی کو کال کی حسیب کو وہاں سے اٹھایا اور کیسے وہ اربہ کو لے گیا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اربیہ جس پہ ابھی پوری طرح نشہ ہاوی نہیں ہوا تھا وہ پوری کوشش کر رہی تھی مزاحمت کرنے کی یہ سب دیکھ کر حسیب کا خون کھول اٹھا باہر کی بھی سیسٹوی کمرے سے بوبی کی گاڑی کا پتا چل چکا تھا فوٹج دیکھنے کہ بعد جب سب باہر آئے تو حسیب بولا

چاچو آپ ڈیڈ کو لے کر گھر جائے سب پریشان ہو رہے ہونگے ہم اری کو لے کر آتے ہے و آصف شاہ ابھی بھی بیٹے کو غصے سے گھور رہے تھے

پر بولے کچھ نہیں اکبر صاحب اس کی بات مان کر گھر کو چل دیے کیونکہ مغرب ہو گئی تھی ان لوگوں کو اور گھر کی بھی پریشانی تھی۔۔ انکے جانے کے بعد جمشید بولا میں نے کہا تھا نا حسیب یہ سب علیزہ ڈائن کا کام ہے ابھی یہ سب بات کر رہے تھے

کہ پیچھے سے ایک لڑکی نے حسیب کو مخاطب کیا حسیب بھائی لڑکی کے مخاطب کرنے پر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک ماڈرن سی لڑکی ان کی یونی کی تھی جس نے جینس اور ٹی شرٹ پہن رکھی تھی سر پر سٹائلر لیا ہوا تھا مجھے آپ سے بات کرنی تھی

علیزہ اور بوبی کے بارے میں میں نے صبح سے اربیہ سے بھی بات کرنی چاہی پر علیزہ آپ لوگوں کا پیچھا بھی نہیں چھوڑ رہی تھی اس لیے بات نہیں ہو سکی میں کل کلب گئی تھی

وہ میں نے ان دونوں کی بات سنی۔۔ ایک دن پہلے۔۔ کیسا پلان اربیہ کو کڈنیپ کرنا ہے میں انہیں نکاح کی ٹریٹ کا بولوں گی اور حسیب کو وہاں سے کسی طرح ہٹا دوں گی



طُشَن عاشقی

تو تمہارے لیے راستہ صاف ہو گا اور شہر کے بیچ ایک جنگل ہے وہاں اسے لے جانا جہاں حسیب ڈھونڈ نہ پائے جب یہ دونوں باتیں کر رہی تھی تب ادینہ جو ان کے پیچھے بیٹھی تھی اس نے ان کی بات سن لی۔۔۔ حال۔۔۔ جو جو ادینہ نے سنا وہ سب حسیب کو بتا دیا۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠ - ادینہ کی بات سن کر حسیب

نے اس کا شکریہ ادا کیا اور سر پر ہاتھ رکھا اور علیزہ کے گھر چل دیے۔۔

جب علیزہ حسیب سے تھپڑ کھا کر گھر آئی تھی تب تو بہت غصے میں تھی اور بوبی کو فون کر کے بتا دیا کہ اربہ کو اتنی درد ناک ازیت دے کے حسیب کی روح کانپ جائے بوبی نے اسے تسلی دی

تو علیزہ خوشی سے نہال ہوتی اس وقت لاونج میں صوفہ پر بیٹھی اپنی دوست سے فون پر باتیں کر رہی تھی اور ایک سائنڈ پر مسز آفندی مغرب کی نماز ادا کر رہی تھی

انہوں نے اس بھی نماز پڑھنے کو بولا جیسے ہمیشہ کی طرح علیزہ ٹال جاتی حسیب اور اس کے دوست جب علیزہ کے گھر آئے تو گاڈ اندر نہیں آنے دے رہا تھا

جیسے جنید جمشید نے پکڑ کر دو لگایا اور اندر کو سب چل دیے جیسے ہی سب اندر آئے علیزہ کو مسکرا کر فون پہ باتیں کرتے دیکھ کر سب کا خون کھول اٹھا حسیب جلالی روپ میں اس کی طرف بڑھا اور اس کی گردن سے پکڑ کر پوچھا بولوں اری کہا ہے علیزہ جو اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھی بوکھلا گئی اور ہاتھوں سے فون نیچے جا گرا حیرات سے آنکھیں کھولے حسیب کو دیکھ رہی تھی جس کی ہاتھ میں اس کی گردن تھی۔۔



طُشَن عاشقی

[illegible]

آفندی جو نماز پڑھ کر ابھی فارغ ہوئی تھی حسیب کی آواز سن کر اس کے پاس آئی کون ہو تم اور کیوں میری بچی کو ایسے پکڑا ہوا ہے چھوڑو اسے تم لوگوں کو اندر کس نے آنے دیا

چھوڑوا سے مسز آفندی حسیب کی گرفت سے اپنی بیٹی کو چھوڑتے بول رہی تھی ارسلان نے آگے بڑھ کر حسیب کو روکا جو آج علیزہ کو مارنے کی تیاری میں تھا سب نے بہت مشکل سے پر علیزہ کو چھوڑ والیا

جواب لمبی سانسیں لے رہی تھی اتنے میں ایک ملازمہ پانی لے کر آئی اور مسز آفندی کو دیا جواب بیٹی کو پلار ہی تھی جیسے ہی کچھ سانسیں علیزہ کی بحال ہوئی تو حسیب نے پھر سے چلا کے پوچھا کہااری بتاؤ مجھ علیزہ نے بھی خونخوار نظروں سے حسیب کو دیکھ کر بولی

نہیں بتاؤ گی جو مرضی کر لو نہیں بتاؤ گی کیا غلطی تھی میری یہی جو تم سے عشق کر بیٹھی تمہاری خاطر اس بینڈ سے دوستی کی پر کیا فائدہ ہوا تمہیں مجھ سے چھن لیا نہ پر میں اس تمہارا کبھی نہیں ہونے دو گی تم یو ہی تڑپو گے

حسیب شاہ جو میرا نہیں وہ کسی کا بھی نہیں ہو سکتا چیخ علیزہ کے باقی کے بول اس کی ماں کے تھپڑنے رو کے اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر بولی مجھ یہ تو معلوم تھا تمہارے باپ نے تمہیں لاڈ پیار میں بگاڑ چکا ہے۔

-- ♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠

پرتم اس قدر گرجاؤگی یہ آج پتا

چلا مجھے لگا مجھ لگا تمہیں میری دعائیں ایک دن بدل دے گی تم گمراہی کا راستہ چھوڑ دوں گی کیونکہ تم میری بیٹی ہو پر



طشن عاشقی

آج ثابت ہوا تم صرف اپنے باپ کی بیٹی ہو یہ صبت ہوا ضروری نہیں ہر بری ماں کے والد بری اور ہر نیک ماں کی اولاد نیک نکلے

بتاؤ کیا کیا ہے بچی کے ساتھ بتاؤ مجھے عزیزہ جو پہلے غصے سے بھری کھڑی تھی اپنی ماں کے تھپڑنے اس اور تیش دلایا  
آپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ان دو کوڑی کے لوگوں کی وجہ سے مجھ پر ہاتھ اٹھایا  
عزیزہ نے حسیب اور اس کے دوستوں کی طرف اشارہ کر کے کہا نہیں بتاؤ گی جو مرضی کر لو نہیں بتاؤ گی حسیب اس  
کی بات سن کر خون آلود نظروں سے اسے گھورتے جلال روپ میں دوبار اس کی گردن کو پکڑ کر بولا شرافت سے بتاؤ  
اری کہا ہے

اگر زندگی پیاری ہے تو بتاؤ مجھ نی تو جان سے مر ڈالو گا حبیب کی پکڑ سخت تھی علیرہ کو لگا اب وہ بچ نہیں پائے گی اس لیے اٹکتے ہوئے بولی ب بتاتی ہ ہوں بچ بچ چھوڑو م مجھے حبیب نے اسے چھوڑا تو اس نے کھانستے ہوئے بتایا مسز آفندی تو اپنی بیٹی کو حیرت سے دیکھی جارہی تھی جیسے ہی علیرہ نے اڈرس دیا حبیب جانے لگا تو مسز آفندی نے اس روکار کو پیٹا میں جانتی ہو میری بیٹی کی غلطی معافی کہ قابل نہیں پر ہو سکے تو اسے معاف کر دو ایک مجبور ماں کی التجاء سمجھ کر میں اپنی بیٹی کی طرف سے تم سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہوں۔

آپ کی بیٹی ہے جسے آپ جیسی ماں کی قدر نہیں



طُشَن عاشقی

آپ ایسے ہاتھ جوڑ کر مجھے گنہگار نہ کرے رہی بات آپ کی بیٹی کی میں اس معاف نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی غلطی چھوٹی نہیں تھی پر آپ کی خاطر میں اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لوگا

اور آج سے آپ مجھ اپنا بیٹا سمجھ جب ضرورت ہو مجھ یاد کیجے گا میں حاضر ہو جاؤ گا حبیب ان کے جوڑے ہاتھوں کو کھول کر انہیں سینے سے لگا کر پیار کیا اس سچ میں مسز آفندی کی حالت اور قسمت پر افسوس ہوا تھا مسز آفندی کو بھی حبیب کا سینے سے لگانا بہت اچھا لگا

اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی پیلز آپ چپ کر جائے اور میری بیوی کے لیے دعا کرے وہ جہاں ہو سہی سلامت ہو حسیب ان سے دور ہو کر بولا تو انہوں نے بہت سی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا سچ کہتے ہے کبھی کبھی اپنے بھی پرائے ہو جاتے ہے اور کبھی کبھی پرائے بھی اپنے بن جاتے ہے۔

حسید کے جاتے ہی مسر

آفندی اپنے کمرے میں چل دی اور علیزہ اپنے کمرے میں جا کے بند ہو گئی۔۔ حسیب اور اس کے دوست علیزہ کے

بتائے ہوئے پتے پر پہنچے جہاں ہر طرف اندھیرا اور جنگل تھا سب نے اپنے موبائل کی ٹارچ اون کی ہوئی تھی

واسم جو باہر کھڑا پہرہ دے رہا تھا حسیب کو دیکھ کر پہچان گیا اور جلدی سے اندر گیا۔۔ بوٹی جو اربہ کامنہ جلانے والا تھا

واسم کے دوبارہ مخاطب کرنے پر اس غصے سے گھورا کیا مسئلہ ہے



لُٹن عاشقی

تمہارے ساتھ بوبی حبیب اور اس کے دوست پہنچ گئے ہے جلدی چلو کیا کیا بکواس کر رہے ہو اسے یہاں کا پتا کس نے دیا مجھے نہیں معلوم ابھی چلو پکڑے گئے تو تم جانتے ہو کیا ہو گا ابھی ان باتوں کا ٹائم نہیں بوبی بھی اس کی بات سنتے اربہ کو وہی چھوڑتے پیچے کے دروازے سے بھاگ نکلا

جب حسیب اور اس کے دوست اس گھر تک پہنچے تو بوبی اور اس کا دوست نکل چکے تھے حسیب کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا حسیب جیسے ہی دروازے کے پاس پہنچا تو وہ کھلا تھا اور اندر کھڑکی سے ہلکی سی چاند کی روشنی آرہی تھی سب نے جیسے ہی اندر لائٹ ماری تو حسیب کے دوستوں نے اپنے منہ پیچھے کر لیے اور حسیب کے پاؤں کو جیسے زمین نے جکڑ لیا وہ تو جیسے ساکت و جامد ہو گیا ارسلان نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر ہوش دلایا جو بے یقینی نظروں سے کبھی ارسلان کو تو کبھی اپنی دنیا کو اجڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠♠۔ جو زمین پہ لوٹی پھوٹی حالت  
میں پڑی تھی بوبی نے جیسے ہی اسے دھکا دیا تو وہ نیچے جا گری سارا دن کی بوکھی پیاسی رور واور چیخ کر حلق خشک ہو چکا  
تھا

اور بوبی کی درندگی برداشت نہ کرتے بے ہوش ہو گئی تھی حسیب اس کے پاس گیا اور اس کے گال تھپتھپانے لگاری  
اری میری جان آنکھیں کھولو پلینز اپنے حسیب کو ناٹر پاؤں آنکھیں کھولوں میری جان پلینز مجھ ایسی سزا نہ دوں آنکھیں  
کھولوں



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

حسیب اربہ کو اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا جو دنیا سے غافل بے ہوش تھی گاؤں پورا تن سے جدا تھا بال بکھر چکے تھے  
چہرے کپڑوں پر مٹی کی دھول لگی تھی گردن بازوں بری طرح جل چکے تھے  
اری اری آنکھیں کھولوں نہ اربہ حسیب چیخ رہا تھا فریاد کر رہا تھا اربہ نے آج قسم کھا رکھی تھی اس تڑپانے کی  
حسیب اسے سینے سے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا آج وہ جوان مرد پوری طرح سے ٹوٹ گیا تھا حسیب کے  
دوستوں سے اپنے یار کی ایسی حالت دیکھی نہیں گئی۔۔

تو ارسلان نے اس پاس جا کہ نظرے پنچی کیے مخاطب کیا حسیب سمجھا لوں خود کو یہ جگہ سیف نہیں چلو یہاں سے  
ہمیں بھا بھی کو ہسپتال لے جانا ہو گا یہ کہتے ارسلان نے اس کی جیکٹ حسیب کو دی جس نے ہوش میں آتے ہی اس  
سے لے کر اربہ پہ اچھے سے ڈالی اور اسے اٹھا کر باہر لایا

حسیب اربہ کو جلدی

سے لے کر گاڑی میں بیٹھا،، ساتھ میں ارسلان بھی بیٹھا تھا جنید جمشید آگے بیٹھے اور جمشید نے گاڑی آگے بڑھا  
دی۔۔ جلدی چلو جمشید حسیب چیخاری پیلز آنکھیں کھولو مجھ سے جھگڑ لو پریوں خاموش نہ رہو حسیب اربہ کو سینے  
سے لگائے رو دیا۔۔ "ارسلان جنید جمشید کا دل بھی کٹ سا گیا تھا جمشید نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔۔۔۔۔  
○○○○○○○○○○ اس دوران بار بار اکبر شاہ کال کر رہے تھے ان کے گھر آتے ہی نورین بیگم پاگلوں کی طرح  
و آصف شاہ کے پاس گئی اور چیخ چیخ کر بولی کہا ہے،، کہا میرے بچے و آصف شاہ آپ ان کو لینے گئے تھے نا بھی تک  
آئے کیوں نہیں کیسی ہے میری بچی مجھ میری بچی چاہیے گھر میں سب کا بہت بورا حال تھا،، عازنہ کی بھی حالت بہت



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

خراب تھی جس گھر میں دنوں بچوں سے رونق تھی جو گھر ہر وقت قہقہہ سے گونجتا رہتا تھا۔۔۔ اب کسی سوگ سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ سمجھالوں خود کو نورین بیگم آپ ہمت ہار جائے گی تو سب کا کیا ہوگا،،، مل گیا ہے اربہ کا پتا گیا ہوا ہے آپ کا لاڈلا اربہ کو لے نے صبر رکھے اور اماں بچوں کی حالت دیکھے،،،

○○○○○○○○○○ سب کا رورو کے برا حال تھا بہت مشکل سے و آصف نے سب کو جھڑک کر چپ کر دیا،،، اور اکبر سے حسیب کو فون کرنے کا بولا جو ارسلان نے اٹھایا اور ہسپتال آنے کو بولا کیا ہوا ارسلان بچے میری بیٹی ٹھیک تو ہے نہ اور جو بات ارسلان نے ان کو بتائی وہ ان کے پاؤں سے زمین چھین لینے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔ اکبر نے جب گھر والوں کو خبر دی تو دادو کا پیپی شوٹ کر گیا اور وہ لہرا کر ابھی گرتی کے و آصف شاہ نے ان کو سنبھال اور جلدی سے ڈاکٹر کو کال ملا کر گھر آنے کو بولا،،، اور اکبر کو ہسپتال بھیج دیا ڈاکٹر نے دادو کا چیک اپ کیا کچھ دوائیاں لکھ کر دی اور زیادہ سٹریس لینے سے منع کیا،،،۔۔۔ سمنبل عائرہ نورین تینوں کا رورو کے برا حال تھا سمنبل نے فصیل کو بھی بلایا تھا کیونکہ اکیلے ایک بچے کے ساتھ سب کو سنبھال مشکل تھا فصیل کے آتے ہی و آصف شاہ کو کچھ تسلی ہوئی۔۔۔

○○○○○○○○○○ حسیب جب اربہ کو لے کر ہو سہیل پہنچا تو اکبر شاہ پہلے سے موجود ان کا انتظار کر رہے تھے حسیب کے ہاتھ میں اپنی ہستی کھلتی بچی کو لوٹی پھوٹی حالات میں دیکھ کر سکت ہو گئے۔۔۔ حسیب چیختے چلاتے ڈاکٹر... کو آواز دی تو ایک لیڈی ڈاکٹر دوڑ کر ان کے پاس آئی۔۔۔

اور اربہ کو سٹریچر پر لیٹا کر دیکھا تو حسیب سے بولی یہ پولس کیس ہے سرجب تک ابھی ڈاکٹر آگے کچھ کہتی کے حسیب کی دھڑکنے اس آگے بولنے سے باز رکھا،،، بکواس بند کرو ڈاکٹر میری بیوی کی حالت دیکھی ہے آپ نے اور



آپ کو پولس کی پڑی ہے اگر ایک منٹ کے اندر تم نے اس کا چیک اپ نہیں کیا تو تمہارا حشر بگاڑ دو گا حبیب نے انگلی دیکھا کر ڈاکٹر کو وارن کیا جو اس کی لہو برستی آنکھوں کو دیکھ کر ڈر گئی اور جلدی سے اربہ کو آپریشن تھیٹر میں لے گئی،، اکبر صاحب جو ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں کھڑے تھے وہ حوش میں آتے ہی حبیب سے بولے ی ی یہ سب ک ک کیسے کسے کیا میری معصوم بچی کے ساتھ۔۔۔۔۔ حبیب ان کی بات سن کر ان کے پاؤں میں گرا مجھے معاف کر دے چاچو میں اس کی حالت کا زمیدار ہو میں اس کی حفاظت نہیں کر سکا آپ جو چاہے مجھے سزا دے حبیب یہ کہتے آن کے پاؤں سے اٹھا اور خود کا سر دیوار میں مارنے لگا مجھے جینے کا کوئی حق نہیں،،، حبیب شاہ آج اپنے حواس میں نہیں تھا ارسلان جنید جمشید تین اس روکنے کی کوشش کر رہے تھے پر لگتا تھا آج حبیب شاہ پوری طرح پاگل ہو گیا تھا،،۔ اکبر شاہ جو اسے کب سے تک جا رہے تھے اس کا منہ اپنی طرف کر کے ایک تھپڑ کھینچ کے دیا اور دھاڑے بند کروا پنا ڈرامہ

میری بیٹی وہاں اندر زندگی اور موت کے بیچ جنگ لڑ رہی ہے بجائے اس کے لیے دعا کرنے کے تم یہ پاگل پن دکھا رہے ہو،،۔ اس کے نصیب میں یہ سب لکھا تھا حبیب شاہ زندگی امتحان کا نام ہے اور وہ لے کے بھی آزماتا ہے اور دے کر بھی ایسے میں اپنا پاگل پن دکھانے کے بجائے اس سے اس کے لیے دعا کرو کے وہ بچ جائے،، ان کی بات ابھی جاری تھی کے ایک نرس آئی دیکھیے سر یہاں شور الاؤ نہیں ہے اور آپ ہمارے پیشنٹ کو ڈسٹرب کر رہے ہے۔۔۔ ارسلان نے نرس سے معذرت کی اور ایک فیملی ڈاکٹر کو بولوانے کو بولا،،۔ "حبیب کے لیے،، ڈاکٹر کے آتے ہی زبردست حبیب کو اکبر شاہ دوسرے کمرے میں لے گئے،،۔ "بینڈ بچ کروانے،،



ڈاکٹر نے حبیب کی مرحم پٹی کر کے اسے زبردست انجیکشن لگایا جس کے کچھ دیر بعد حبیب بھی نیند کی وادی میں اترنے لگا،،، یہ اس کے لے بہت ضروری تھا،،، کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی تو اکبر شاہ انکی طرف لپکے ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے،،، دیکھیے سر ہمارا جو کام تھا ہم نے کر دیا ہے باقی جب وہ حوش میں آئے گی تب ہی انکی ذہنی حالت کا بتا سکتے ہیں ابھی دوائیوں کے زیرے اثر سو رہی ہے صبح ہی کچھ پتا چلے گا جب حوش میں آئے گی ڈاکٹر کی بات پر اکبر شاہ مطمئن ہوتے ان کا شکریہ ادا کرنے لگے اور ان کے جاتے ہی کرسی پہ بیٹھ کر دیوار کے ساتھ سر ٹکا دیا،،،، آج ان کو حمنہ بیگم بہت شدت سے یاد آرہی تھی ایک آنسو ٹوٹ کر انکی بازو میں جذب ہوا۔۔

○○○○○○○○○○○ امان ماہین رات لیٹ گھر پہنچے اس وقت رات 2 بجے کا وقت تھا جیسے ہی گھر آئے پورا گھر سنسان تھا امان ماہین کو لے کر دادو کے کمرے میں گئے تو سب وہاں جمع تھے...

○○○○○○○○○○○ امان ماہین تو سب کی حالت دیکھ کر حیران تھے کیسے چھوڑ کر گئے تھے کیا ہو گیا تھا،،،،،۔۔ دونوں دادو کو بستر سے لگا دیکھ کر تڑپ ماہین تو دوڑ کر انکے پاؤں کے پاس بیٹھی،، دادو عازرہ آپنی میری دادو کو کیا ہوا ہے اری آپنی حبیب بھائی کہا ہے یہ سب کیا ہو گیا ماہین رونے کے ساتھ پوچھ رہی تھی تو سنمبل نے آگے بڑھ کر اس سینے سے لگایا۔۔۔۔۔ امان کو ساری صورتحال و آصف اور فضیل نے بتائی تو امان تیش میں مٹھیاں بھیج کر رہ گیا امان فضیل کو ان سب کا خیال رکھنے کا بول کر ہو سپٹل چل دیا فضیل بھی ساتھ جانا چاہتا تھا پر امان نے اسے منع کیا کہ وہ گھر پر رہیں،،، کیونکہ گھر پر بھی کسی مراد کا ہونا ضروری تھا و آصف شاہ کے غصے سے کون واقف نہیں تھا اس لیے امان فیصل کو ان سب کے پاس رکنے کو بولا اور خود ہسپتال کی راہ لی،،،



○○○○○○○○○○ امان جب ہو سہیل پہنچا تو اسے اکبر شاہ کاریڈور میں اکیلے بیٹھے ملے امان ان کو ایسی حالت میں دیکھ کر تڑپ کر ان کے پاس گیا،، چاچو اکبر جو آنکھ مندے بیٹھے تھے امان کے مخاطب کرنے پر اس سے لپٹ کر رو دیے،، کچھ دیر یو نہی روتے رہے جب من کا بوجھ کچھ ہلکا ہوا تو امان سے جدا ہوئے چاچو سنبھالیں خود کو کچھ نہیں ہو گا ہماری اری کو،،،۔ زندہ زمین میں گاڑ دوں گا جس نے ہمارے ہستے بستے گھر کو اجاڑا امان یہ بات غصے میں کہہ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا بوبی کو آگ لگا دے پر ابھی اسے ضبط کرنا تھا خود کو سنبھالنا تھا اپنے گھر والوں کے لیے۔۔۔

○○○○○○○○○○ کیا کہا ہے ڈاکٹر نے اور حسیب کہا ہے۔۔۔ اکبر نے امان کو حسیب اور اربہ کی طبیعت کا بتایا تو امان حسیب کے کمرے کی جانب گیا کیونکہ اربہ سے ابھی ملنے کی اجازت ڈاکٹر نے نہیں دی تھی۔۔ امان جیسے ہی کمرے میں آیا تو حسیب کو دیکھا جس کے ایک ہاتھ میں ڈرپ اور ماتھے پہ پٹی تھی دنیا جہاں سے غافل نیند کی وادی میں گم تھا،، دروازے کھلنے کی آواز پر حسیب کے تینوں دوستوں نے ڈور کی طرف دیکھا جہاں امان کھڑا تھا اس دیکھ کر تینوں کا ہل خوشک ہوا کیونکہ امان کی آنکھوں میں اس وقت غصے سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔ امان قدم قدم لیتے حسیب کے پاس آیا اور اس کے ماتھے پر لب رکھے،، اپنے شرارتی سا بھائی کو آج اس حالت میں دیکھ کر امان کا دل کٹ گیا تھا،، غصے سے وہ ان تینوں کی طرف لپکا کہا ہے بوبی تم لوگوں نے اس پکڑا کیونہیں،، "بھائی پیلز شور نہیں کرے امان کی دھاڑ پر ارسلان نے اس ٹوکا،، اور اسے بتایا جب ہم وہاں پہنچ بوبی وہاں سے نکل چکا تھا اور بھابھی جس حالت میں ہمیں ملی تب ہمیں انہیں یہاں لانا زیادہ بہتر لگا،، بجا کے بوبی کے پیچھے بھاگتے،، ارسلان کی



بات سن کر امان نے کسی کو فون کیا مجھ کل اس زرباب جہانگیر کی ڈیٹیل چاہیے اور وہ کہا ملے گا سب مجھے کل ہر حل میں ساری انفرمیشن مل جانی چاہئے،، اوکے سر آپ فکر نہ کرے سب ہو جائے گا،، یہ سن کر امان نے کال کاٹی اور ارسلان کی طرف متوجہ ہوا یہ زرباب جہانگیر عالم جہانگیر کا بھائی ہے ناجو ہمارے شہر کا چیف منسٹر ہے،، ارسلان نے ہا میں سر ہلایا تو امان بھی ان کے ساتھ بچ پر آ بیٹھا تم لوگ تھک گئے ہو نگے گھر چلے جاتے میں یہاں ہو،،، آپ کو لگتا ہے بھائی ہم حسیب کو ایسے چھوڑ کر جاسکتے ہیں....

oooooooooooo جمشید نے شکوہ کن نگاہوں سے امان کو دیکھ کر بات کی،،، نہیں پر تمہارے گھر والے پریشان ہو رہے ہو نگے امان نے کہا تو ارسلان بولا ہم نے گھر پہ کہہ دیا ایک ایمر جنسی آئی ہے اس لیے گھر نہیں آ پائے گے،، اور میں نے موم ڈیڈ کو سب بتایا ہے،، ارسلان نے اس تفصیل سے بتایا،، ہا سنبل بھا بھی بتا رہی تھی آنٹی انکل دن کو آئے تھے۔۔۔۔۔ بھائی عازرہ کیسی ہے ارسلان کو کب سے عازرہ کی فکر کھائی جا رہی تھی اس کا رونا و فون پر سن چکا تھا پر تب بے بس تھا چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکا پر اب رہ رہ کر اس عازرہ کی فکر کھائی جا رہی تھی۔۔ کیسی ہو گی وہ بہن جسکے جان سے پیارے بہن بھائی ایسی حالت میں ہو پر تم فکر نہ کرو پہلے سے بہتر ہے،، تم لوگوں نے صبح کا کچھ کھایا بھی نہیں ہو گا میں کچھ لاتا ہوں،، ارے نہیں بھائی رہنے دے ہم ٹھیک ہے ویسے بھی کچھ دیر تک صبح ہو جائے گی ایک بار بھا بھی اور حسیب کی خیریت کی خبر مل جائے پھر کچھ کھالے گے،، ارسلان نے امان کو روکا جو آدھی رات کو ان کے کھانے کے لیے کچھ لینے باہر جا رہا تھا،، امان اس کی بات سن کر رک گیا تم لوگوں کا بہت شکریہ حسیب کا اتنا ساتھ دینے کے لیے اس مشکل وقت میں تنہا چھوڑنے کے لیے وہ بھی تب جب اس میری ضرورت تھی پر میں



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

یہاں نہیں تھا،،،،، ارسلان اس کی بات سن کر ناراضگی سے بولایہ ہم نے آپ پر احسان نہیں کیا یہ ہمارا فرض تھا،،،  
بلکل بھائی حبیب ہمارا دوست نہیں ہمارا بھائی ہے ہم اس حالت میں کیسے تنہا چھوڑ سکتے تھے جنید نے کہا تو امان مسکرا  
دیا حبیب سچ میں بہت لکی ہے جسے تم جیسے دوستوں کی شکل میں اچھے بھائی ملے امان کی بات پر تینوں مسکرا دیے۔۔  
○○○○○○○○○○ صبح جب حبیب کو ہوش آیا تو اس کا پہلا الفاظ اربہ تھی،،، "اری اری۔۔ اری کیسی ہے ارسلان  
حبیب اپنے دکھتے سر کو تھام کر ارسلان سے مخاطب ہوا،،، امان رات کو ہی اپنے چاچو کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا،،،  
سب کی رات جگتے گزری تھی تھوڑی دیر میں ان تینوں کی آنکھ لگی تھی کہ حبیب حوش میں آتے ہی چلانا شروع کر  
دیا۔۔ جمشید جلدی سے ڈاکٹر کو بلانے پہنچا،،، حبیب بھا بھی ٹھیک ہے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تمہیں  
ابھی آرام کی ضرورت ہے ارسلان ابھی اس سمجھ رہا تھا کہ ایک ڈاکٹر آیا اور اس کا چیک اپ کر کے چل دیا۔۔ اربہ  
کی جب آنکھ کھلی تو کمرے میں امان اور اکبر شاہ تھے رات کو ہی اربہ کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا تھا۔۔ اربہ  
کو حوش میں آتے دیکھ کر امان اکبر اربہ کے پاس گئے جو پوری طرح بیدار ہو کر چیخنے چلانے لگی تھی،،، دیکھو دیکھو  
میرے پاس مت آنا حبیب تمہیں چھوڑے گا،،، نہیں پلےز تمہیں خدا کا واسطہ ہے اربہ کی حالت دیکھ کر امان ڈاکٹر کو  
لے کر آیا تو اربہ اسے بھی پاس نہیں آنے دے رہی تھی اور زور زور سے چیخ رہی تھی "حبیب حبیب۔۔  
حبیب جو دوسرے کمرے میں موجود تھا اربہ کی آواز سن کر فوراً اس کے پاس آیا اری حبیب "اری میری جان میں  
یہیں ہوں۔۔



حسب ت تم آگئے

کہاں تھے تم کتنا۔ میں نے تمہیں آوازیں دی کیوں مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے اس س اس نے مجھے کہیں کا نہیں  
چھوڑا م میں تمہاری عزت کی حفاظت نہیں کر پائی میں اپنے بابا کو کیا منہ دکھاؤں گی کتنا مان تھا ان کا مجھ پر م میں  
کس منہ سے اپنے پاپا کے پاس جاؤں گی م میں تمہارے قابل بھی نہیں رہی،،، اربہ حسیب کا گریبان پکڑ کر اس  
جھنجھوڑتے ہوئے بولی وہاں کھڑے ہوئے افراد کے دل پر اربہ کی باتیں کسی خنجر کی طرح سب کا سینہ چیر رہی تھیں  
اماں کا دل کر رہا تھا ابھی بوبی اس کے سامنے ہو اور وہ اسے شوٹ کر دے حسیب کا بھی دل کر رہا تھا کہ بوبی اور علیزہ کو  
اتنی دردناک موت دے کے اس کی آنے والی سات نسلیں یاد کریں ابھی اس صرف اربہ کو سنبھالنا تھا م مجھ چھپا  
لوح حسیب و وہ دوبار آ آ آ جائے گا م مجھے ن ن نہیں

oooooooooooo

شش بس کوئی نہیں آئے گا میں کسی کو لے جانے نہیں دوں گا حسیب اربہ کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں  
میں لے کر بولات ت تم س س سچ کہہ رہے ہو نہ اربہ نے اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے تصدیق چاہی  
تو حسیب نے ہاں میں سر ہلایا اربہ اس کی بات پر مطمئن ہوتی اس کے سینے پر سر رکھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کی  
شرٹ کو تھامے آنکھیں موند گئی

READERS CHOICE



ی حبیب نے بھی اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنایا اور ڈاکٹر کو اشارہ کیا جو اس کے پاس آکر انجیکشن لگائی اور کچھ دیر میں اربہ دوبارہ نیند کی وادی میں اتر گئی حبیب نے اس کا سر تکیہ پر رکھا اور اس کا چہرہ بغور دیکھا جو ہر وقت کھلتا مکمل رہتا تھا اب مرجھا گیا تھا۔

اربیہ کے روم سے سب جب باہر آئے تو ڈاکٹر بولی دیکھیے پیشینٹ کی حالت آپ لوگ دیکھ چکے ہیں یہ ڈر اور ڈپریشن کا شکار ہیں ہم بار بار ان کو نیند کا انجیکشن نہیں دے سکتے یہ ان کے لیے ٹھیک نہیں ان کو پیار اور توجہ کی ضرورت ہے جو صرف آپ دے سکتے ہیں

مسٹر حبیب کیونکہ آپ کی وائف صرف آپ کو پہچانتی ہے میں کچھ میڈسن لکھ کر دیتی ہو آپ شام تک ان کو گھر لے جاسکتے ہیں بس جتنی جلدی ہو سکے آپ انہیں ڈپریشن سے باہر نکالیں ڈاکٹر نے اپنے پروفیشنل انداز میں حبیب سے کہا اور اپنے کبین میں چل دی۔۔

گھر سے بار بار کال آرہی چاچو ہمت پکڑے اری ٹھیک ہو جائے گی۔۔ امان نے اکبر شاہ سے کہا جو سر تھا مے بیٹھے تھے۔۔ شام ہوتے ہی اربہ کو گھر کی طرف لیتے سب روانہ ہو چکے تھے امان نے زبردستی حبیب کے دوستوں کو ان کے گھر بھیجا تھا ارسلان گھر سے فریش ہو کر اپنے موم ڈیڈ کو لیتا شاہ مینشن پہنچا تھا اسے عازہ کو بھی دیکھنے کا من کر رہا تھا جنید جمشید کل آنے کا بول کر گھر رہ گئے تھے کیونکہ سب دو دن کے بھوکے پیاسے انہی کپڑوں میں تو سب کی حالت خراب تھی۔۔

oooooooooooo



## نشن عاشقی سمعہ حوسین فاطمہ

جیسے ہی سب گھر پہنچے نورین کے ساتھ سب بچے حبیب اربہ کو دیکھ کر حیران رہ گئے حبیب کے سر پر ابھی بھی پٹی بندھی تھی اور اربہ کو گود میں لئے گھڑا تھا کیونکہ دوائیوں کے زیر اثر ابھی اربہ نیم غنودگی میں تھی۔

نورین تڑپتی حبیب کے پاس جا کر دونوں کو پیار کیا اور رودی سب کا رو کے برا حال تھا موم پلیز ہم ٹھیک ہیں۔۔ نورین بہو بچوں کو اندر آنے دو دادو نے کہا تو نورین آگے سے ہٹی۔۔

اور حبیب اربہ کو نیچے والے روم میں لے گیا جانتا تھا دادو اوپر لازم آئے گی اور ان کا اوپر چڑھنا مناسب نہیں اس لیے حبیب اربہ کو نیچے والے روم میں لے آیا اور اس بستر پر لیٹا سمبل نے آگے بڑھ کر تکیہ درست کیا اور حبیب کے ساتھ اس بستر پر لیٹنے میں مدد کی عازرہ سمبل سے تو اربہ پہچانی نہیں جا رہی تھی گردن بازوں پر سگریٹ کے نشان تھے چہرے کا رنگ زرد تھا دنیا سے غافل انکو اپنی چنچل سی اری کہی سے نہیں لگ رہی تھی جس کی چیخ گھر میں بند نہیں ہوتی تھی آج وہ اپنی خاموشی سے سب کے سینے چیر رہی تھی دادو نے اس کے پاس بیٹھ کر اس پر کافی سورتیں پڑھ کر پھونکی اسے پیار کر کے رودی امان نے آگے بڑھ کر دادو کو سنبھال دادو جان آپ کی طبیعت پہلے ٹھیک نہیں ایسے اری پریشان ہو جائے گی،، میری بچی کو جانے کس کی نظر لگ گئی ہے السلان سے پوچھے جس نے میری بچی کا یہ حال کیا ہے،، اما جی آپ اللہ کا شکر ادا کرے بچی سہی سلامت مل گی کچھ برا نہیں ہوا اور انشاء اللہ جلدی ہی صحت یاب ہو جائے گی مسز ارضیٰ نے کہا تو دادو ہاں میں سر ہلا گئیں۔۔

عازرہ سے تو اربہ کی حالت دیکھی نہیں گئی تو وہ باہر چلی آئی ارسلان بھی اسے باہر جاتا دیکھ کر اس کے پاس گیا عازی ارسلان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکایہ کیا حالت بنالی ہے



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

آپ نے یہ تو کہیں سے بھی میری پہلی والاغازی نہیں لگ رہی ارسلان نے اسے پاس کر کے شکوہ کیا تو عازرہ نے نم آنکھوں سے نظر اٹھا کر ارسلان کو دیکھا م میں کیسے اپنی جان سے پیاری بہن کو ایسے دیکھوں وہ میری اری کہی سے نہیں لگ رہی م میں نے اس کل یونی ایسے تو نہیں بھیجا تھا

وہ صرف میری بہن نہیں سب کچھ میری زندگی ہے میں نے کل سے اس کی آواز نہیں سنی مجھ پہ کیا بیت رہی ہے آپ سمجھ نہیں سکتے،،، ارسلان تو ان پانی سے بھرے نین کٹوروں میں اپنا دل ڈوبتا محسوس کر رہا تھا،،، اچھا بھابھی سب کچھ ہے زندگی ہے اور میں کچھ نہیں ارسلان نے خفگی سے کہا پلینز میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں عازرہ نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا

تو پھر ہو جائے نہ میں آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتا آپ کے ایسا رونے اور اداس ہونے سے بھابھی ٹھیک تو نہیں ہو جائے گی نا ان کو آپ سب کے پیار اور دعا کی ضرورت ہے اور آپ کیا کر رہی ہے خود کو الٹا ذیت دے رہی ہے دیکھیے اپنی حالت کیا کہتی ہو نگی آپ کی ساس سسران کی بہو اتنی چوڑی ہے کپڑے بھی چینج نہیں کیے حسیب نے جان کر شرارت سے کہا تو عازرہ مسکرا دی اور ارسلان قریب ہو کر اس کے آنسو اپنی پوروں سے پونچھے اور اس کے ماتھے پر لب رکھے تو عازرہ آنکھ مندے اس کے سینے سے لگ گئی تھینکیو مجھے سمجھانے کے لیے اور اتنا پیار کرنے کے لیے ارسلان اس کی بات پر مسکرا کر اسے خود میں اور بھینچ لیا۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

○○○○○○○○○○○ اربہ کو جیسے ہی ہوش آیا وہ پھر سے چیخنے لگی دیکھو میرے پاس نہیں آنا "حسیب حسیب" حسیب جو فریش ہونے اپنے کمرے میں گیا تھا ابھی دروازے میں ہی تھا کہ اسے اربہ کی چیخ سنائی دی تو وہ دوڑ کر اس کے پاس آیاری شش بس دیکھو میں یہی ہوں

کچھ نہیں ہوا حسیب اربہ کو خود میں بھیج کہہ رہا تھا اور وہ چپ ہو گئی حسیب نے زبردستی اسے کچھ کھلایا اور دوائی دے کر سلا دیا

یہ سب دیکھ کر گھروالے بھی حیران رہ گئے اور اب باہر حال میں اب بیٹھے چائے پی رہے تھے امان نے سب کو اربہ کی حالت کی تفصیل بتادی تھی کہ ڈاکٹر نے کیا کہا ہے اس وقت سب سوچوں میں گم بیٹھے تھے

حسیب نے خاموشی توڑی مجھے کچھ کہنا ہے حسیب اکبر شاہ کے پاؤں میں جا بیٹھا میں جتنا ہو میں اس قابل نہیں نا ہی یہ وقت مناسب ہے پر میں اری کی حالت دیکھ کر یہ بات آپ سے کر رہا ہوں مجھ اری کی رخصتی چاہی اسے میری ضرورت ہے اور میں اس اسی حالت میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا میری آپ سے ہاتھ جوڑ کر التجاء ہے چاچو اری مجھ دے دے وہ میری بیوی ہے بس دنیاوی رسم باقی کر کے میری امانت مجھے لوٹا دے پیلز،،،

تمہارا دماغ خراب ہے حسیب شاہ اکبر شاہ دھاڑے تو دادو نے اس ہاتھ کے اشارے سے منع کیا سب لوگ اکبر شاہ کے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے جو حسیب کے چہرے پر نظر جمائے بیٹھے تھے حسیب ان کے پاؤں میں بیٹھے ہاتھ جوڑے التجاء کر رہا تھا،،،

اکبر شاہ نے ایک نظر اپنی اما کو دیکھا جنہوں نے ہاں میں سر ہلایا تو اکبر شاہ نے اپنی اماں کو آنکھوں سے اجازت دی۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

جاسنمبل نورین کے کمرے سے لال چنی لے آسنمبل دادوں کے حکم سے جی اچھا کہتی دوپٹہ لینے چل دی دادوں کے فاصلے کے آگے بولنے کی کیسی میں جرات نہیں تھی اس لیے سب خاموش تھے۔۔ ارسلان اور اس کی فیملی بھی وہی بیٹھے تھے۔۔ سنمبل جیسے ہی چنی لا کر دادوں کو دی تو ایک بار پھر سب اربہ کے کمرے میں چل دیے جہاں وہ سو رہی تھی،۔ دادوں نے اکبر شاہ کو وہ لال چنی دی،، ماہین تو حیرانگی سے یہ سب دیکھ رہی تھی پر بولی کچھ نہیں،۔ اکبر شاہ نے آگے بڑھ کر اربہ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے میرا بچہ آپ نے اپنے پاپا کا مان نہیں توڑا،، پر ہو سکے تو مجھ معاف کر دینا یہ سب میں تمہاری بھلائی کے لیے کر رہا ہوں میری بچی،، یہ کہتے اکبر شاہ نے اربہ کا ہاتھ حسیب کے ہاتھ پہ رکھا اس اٹھاؤ ان کے اجازت ملتے ہی حسیب نے اربہ کو گود میں لیا تو اکبر شاہ نے اس کے سر پر چنی ڈال کر اس کے ماتھے پر دوبارہ جھکتے رو دیے،،۔ سنمبل نے آگے بڑھ کر اربہ پر سہی سے چنی اوڑھی اس وقت سب کے آنکھ نم تھی،، کون باپ ایسے اپنی بیٹی کو رخصت کرتا ہے۔ پر یہ اکبر شاہ تھا ان کو اپنی بیٹی کی بھلائی کے لیے یہ کرنا تھا،، کیا کوئی باپ بھی اپنی اولادوں خاص کر بیٹی کا بورا چاہ سکتا ہے اس لیے اکبر شاہ نے بھی اپنی بیٹی کی بھلائی کے لیے اللہ اور اس رسول کو حضور ناز جان کر اربہ کو بہت سی دعائیں کے ساتھ رخصت کیا،، اور ارسلان کی فیملی بھی اجازت لیتے گھر کو چل دیے اور باکی سب کمروں میں سنمبل حسیب کے ساتھ مل کر اربہ کو اس کے کمرے تک لائی عازنہ اربہ کا کچھ ضرورت کا سامان لے کر آئی دونوں نے مل کر اربہ کے کپڑے چینج کیے اور اس پیار کر کے اور اس کی خوشوں کے لیے دعا کرتے چل دیے۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ حسیب جواریہ کو کمرے میں چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا سنبھل اور عازرہ کے جاتے ہی دوبارہ کمرے

میں آیا

تواریہ کے سر پر اب بھی لال چنی موجود تھی حسیب بیڈ پہ بیٹھ کر اریہ کا چہرہ تکتار ہا پھر اس کے ماتھے پر عقیدت بھرا لمس چھوڑا اس اور سائڈ ٹیبل کی دراز سے ایک ٹیپ اٹھائی اور اریہ کی گردن بازوں پر لگادی اور اس کے پاس جا کر لیٹ گیا اس کا سر اٹھا کر اپنے سینے پر رکھا اور اس کے گرد اپنا حصار بنا کر کسی متاع جان کی طرح خود میں بھینچے سو گیا۔۔ اس بات کو اہفتہ ہو گیا تھا حسیب کی صبح آنکھ کھلی تو اریہ اس کی بنیان کو مضبوطی سے پکڑے اس کے سینے پر سر رکھ کر سو رہی تھی

حسیب ایک ہاتھ اس کے سر کے نیچے دوسرا اس کی کمر سے پکڑ کر اس بیڈ پر لیٹا یا اور خود اس پر سایہ بن کر اس کے چہرہ کو دیکھا جو سوتے ہوئے اور بھی پیارا لگ رہا تھا پر حسیب ابھی ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہتا تھا جس میں اریہ کی مرضی شامل نہ ہو،، اس لیے اپنے جذبات پر پہرے بٹھا کر بولا میری گندی سی جان بہت امتحان لے رہی ہو میرا ایک بار ٹھیک ہو جاؤ چن چن کر بدلے لوں گا یہ کہتے حسیب دلکشی سے مسکرا دیا اگر کوئی اس کی مسکان دیکھ لیتا تو اس میں کھو جاتا اریہ شاہ نے کبھی خود سے اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ حسیب شاہ کی مسکان کتنی قاتلانہ ہے۔۔ جانے کتنی دیر اس کے چہرہ کو تکتار ہا پھر اس کے چہرہ سے بال ہٹا کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور فریش ہونے چل دیا۔۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ حسیب جب نہا کر باہر نکلا تو اس کے کمرے کا ڈور بجا جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سنمبل کھڑی

اسے ملی اری آٹھ گئی

اس سے پہلے حسیب جواب دیتا رہیہ کی آواز آئی سنمبل بھا بھی حسیب سنمبل نے پیچھے مڑ کر دیکھا،، اریہ کب سے اٹھ گئی تھی اور یہ سوچے جارہی تھے

وہ حسیب کے کمرے میں ایسے کیوں پڑی ہے دروازے کے بجنے پر اس کی طرف متوجہ ہوئی تو اسے سنمبل کی آواز آئی تو اس نے اسے مخاطب کیا، اس ایک ہفتے میں اریہ کی طبیعت میں یہ سدھار آیا تھا کہ وہ چیخنا چلانا چھوڑ چکی تھی حسیب کی محبت اور خدمت کا اثر تھا آج حسیب کو چھوڑ کر کسی کو پکارا تھا،، تو حیران ہونا بنتا تھا،، اریہ کے پکارنے پر سنمبل اس کے پاس آئی،، جی میری جان میں یہی ہوں بولو تم،، "م م میں حسیب کے کمرے میں سوئی تھی کیا میں یہاں کیا کر رہی ہوں

بتائے مجھے اریہ کے پوچھنے سے حسیب مسکرا دیا اور سنمبل بولی میری جان اللہ اللہ کر کے تم ٹھیک ہوئی ہو ابھی ان باتوں کو ناسوچو میں بعد میں تمہیں بتاؤں گی آجاؤ تمہیں فریش کرنے میں مدد کروں پھر نیچے کھانے کے لیے چلتے ہے

سب بہت خوش ہونگے تمہیں بالکل ٹھیک دیکھ کر اریہ ہاں میں سر ہلاتی اٹھی تو حسیب پر نظر پڑی جو شوخ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اریہ کے دیکھنے پر دلکشی سے مسکرا کر اسے فلائنگ کس کی تو اریہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی کہاں وہ ظالم بنا اسے اظہار محبت کے لیے تڑپتا تھا



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

کہاں اب سنبھل کے سامنے بے باک حرکت سنبھل اسے حیرت سے حسیب کو تکتے دیکھ کر قہقہہ لگا اٹھی اور اس کا منہ بند کیا بس کروٹ لڑکی منہ میں مکھی چلی جائے گی۔۔

....★☆☆☆☆★.... سنبھل جب اربیہ کو واشرم لے گئی تو مرمر میں اربیہ کو اپنی گردن دیکھ کر سب

یاد آیا اور آنکھوں میں پھر سے پانی جمع ہونے لگا

سنبھل نے اسے اپنے ساتھ لگایا کیوں بھا بھی میرا کیا قصور تھا کیوں اس نے میرے ساتھ ایسے کیا،، شش بس کچھ نہیں ہوا تمہیں تم زندہ سلامت ہو تمہاری عزت اب بھی محفوظ ہے

جو بھی ہوا اسے سب کو بھول جاؤ اربیہ کافی دیر سنبھل کے سینے سے لگ کر روتی رہی پھر فریش ہو کر باہر سب کے ساتھ مل کے ناشتہ کیا سب نے اس کا بہت خیال رکھا اسے بہت پیار دیا جس سے اربیہ کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔

رات کو سب ڈنر کر کے سب بڑے اپنے کمرے میں سونے چل دیے اور ینگ جنریشن کچھ دیر ہال میں بیٹھے ہسی مزق کرتے رہے جب سونے کے لیے اٹھے تو اربیہ کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا کہاں چل دی حسیب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تو اربیہ اس کے یوں ہاتھ پکڑنے سے چونکی

اور اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال کر بولی میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں حسیب نے عائرہ اور سنبھل کی طرف دیکھ کر بولا آپ دونوں نے اسے ابھی تک بتایا نہیں اربیہ حسیب کی بات سن کر حیرانگی سے بولی کیا نہیں بتایا کیا بتانا تھا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

○○○○○○○○○○ سوری ہم بھول گئے سنبھل نے کہااری تمہاری رخصت ہو چکی ہے اب تمہارا اور حبیب کا روم ایک ہی ہے اور ہم نے وہاں تمہارا سامان سیٹ کر دیا تھا۔ سنبھل کی بات سن کر اربہ کو شوک لگا کیسیا ایسے کیسے "ی ی یہ آپ کیا کہے رہی ہے۔"

عائزہ نے آگے بڑھ کر اسے سب بتایا جیسے جیسے عائزہ بتاتی جا رہی تھی ویسے ویسے اربہ کی حیرانگی بڑھتی جا رہی تھی عائزہ کے چپ ہوتے ہی اربہ بولی ان نہیں میں اس رخصت کو نہیں مانتی جس میں میری رضامندی نہیں تھی میں اسے کیسے مانوں کیوں کیا آپ سب نے میرے ساتھ ایسے کیا پاپا کے لیے اتنی بوجھ بن گئی تھی یا ہماری ماں نہیں تو جس کا جودل چائے گا وہ ہم بہنوں کے ساتھ کرے گا۔ پہلے ماہی کی بنا رضامندی کے اس کا رشتہ مان بھائی سے تب جوڑا جب اسے اس رشتہ کا مطلب بھی نہیں معلوم تھا اور اب مجھ پر برا وقت آیا تو پاپا نے اپنے سر سے بوجھ سمجھ کر اتار دیا کیوں اربہ چیخنی اس کی بدگمانی پر ماہین طیش میں آتے اس کی طرف لپکی اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر بولی یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کیسی باتیں کر رہی ہے آپ آپ کی ہمت کیسے ہوئی اپنے گھر والوں کے بارے میں اپنے پاپا کے بارے میں ایسی بات کرنے کی

کس نے کہا آپ سے مجھے مان سے زبردستی جوڑا گیا ہے جب میں انکاری کرتی تھی تب سب سے زیادہ آپ مان کی سائیڈ لیتی تھی نہ اب کیا ہو گیا اگر پاپا یاد دلاؤ آپ کے لفظ سونیں گے تو ان کو کتنا برا لگے گا۔ عائزہ آپ نے بتایا مناسب آپ کو تب آپ اپنے حواس میں نہیں تھی تب آپ کو کوئی یاد نہیں تھا یاد تھا تو صرف "حبیب حبیب حبیب" ایسے میں پاپا رخصت نہیں کرتے تو کیا کیا کرتے مجھے تو یقین نہیں ہو رہا آپ میری وہی اری آپ ہی ہے اتنی سمجھ دار تھی



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

اتنی بدگمانی سب سے کیوں،،، اربہ شاہ آج کے بعد آپ نے میرے پاپا یا گھر والوں کے بارے میں ایسی بات کی تو میں بھول جاؤں گی آپ میری بڑی بہن ہے اور رہی بات میری مجھے اپنے ماں باپ کی پسند پر فخر ہے انہوں نے میرے لیے جو فیصلہ کیا میں اس میں جی جان سے خوش رضامند ہوں میں اس دنیا کی واحد لڑکی ہوں جسے اتنا چاہنے والا میرے ہر ناز نخرے اٹھانے والا شوہر ملا ہے کیونکہ یہ میری ماں باپ کی پسند کا تھا،،،

سب لوگ آج ماہین کا یہ روپ دیکھ کر حیران تھے نادان سی ماہین آج اربہ سے کافی بڑی نکلی امان خود حیران تھا اور یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا بھی جو اس نے سنا کیا وہ سب ماہین نے کہا تھا آج پہلی بار ماہین نے غصے میں اربہ کو آپی کہنے کے بجائے نام لیا تھا اربہ خود حیران تھی اپنی بہن کا یہ روپ دیکھ کر پر پھر اپنی حیرت کو سائڈ پر ڈال کر بولی جو بھی ہے میں اس رخصتی کو نہیں مانتی ماہین کو آج رہ رہ کر اپنی بہن پر غصہ آ رہا تھا حبیب نے ماہین کو سائڈ پر کر کے بولا اری پلینز بس کرو تم بھی جانتی ہو چاچو کبھی تمہارے لیے کبھی کوئی غلطی فیصلہ نہیں کرے گے پلینز بس کرو میں حبیب شاہ آج تم سے اقرار کرتا ہوں میں تم سے بے پناہے تحاشا عشق کرتا ہو تم لہو بن کر میری رگوں میں دوڑتی ہو میں تم سے بچپن سے عشق کرتا ہوں پر جب تمہیں دیکھا تم میں انا بہت ہے تو میں بھی اپنی انا کو اہمیت دیتے دیتے آج تمہیں کھوتے کھوتے پایا میں جانتا ہو تم بھی مجھ سے عشق کرتی ہو پلینز اس انا کو چھوڑو اس میں کچھ نہیں رکھا سوائے تباہی کے پلینز چھوڑو اسے۔

حبیب اربہ کے پاؤں میں گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بولا I love you اربہ شاہ کیا تم سب کچھ بھلا کر میرے ساتھ زندگی کی نئی شروعات کرو گی۔۔۔ سب لوگ سانسیں روکے حبیب کو دیکھ رہے تھے



## ٹشن عاشقی سمعہ حوسین فاطمہ

جس پل کا سب کو انتظار تھا آج وہ پل آہی گیا اگر کوئی اور وقت ہوتا تو اربہ سب کے ساتھ مل کر اس کا ریکارڈ لگاتی اور شاید خوشی سے پھولے نہیں سہاتی پر اب ناوہ وقت تھا

ناہی وہ اربہ شاہ اربہ نے دل پر پتھر رکھ کر بولی پر مجھے تمہارا ساتھ نہیں چاہئے مجھ سے ہمدردی کرنی بند کرو حسیب شاہ بھول ہے تمہاری کہ میں تم سے عشق کرتی ہوں میری زندگی میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں تم طرف میرے کزن ہو میں یہ زبردستی کا رشتہ نہیں نبھاؤں گی

مجھے تم سے (ط) چپ ایک دم چپ خبردار جو تم نے آگے کوئی بکواس کی بہت سن لی تمہاری بکواس بہت بول لیا تم نے اب میری ایک بات کان کھول کر سن لو تمہیں میرے ساتھ نہیں رہنا مت رہو

میں بھی زور زبردستی کا قائل نہیں پر یہ تمہاری بھول ہے کہ میں اپنا نام تم سے جدا کروں گا یہ خواب تمہارا میرے مرنے کے بعد بھی پورا نہیں ہوگا رخصتی تو تمہاری ہو گئی ہے اسے تم مانو یا نہ مانو جب تمہارا دل چاہے میرے کمرے میں میرے دل میں آ جانا اگر نہیں تو ساری زندگی یوہی میرے نام پہ بیٹھی رہنا اپنے نام کے ساتھ تو کبھی تمہارا نام جدا نہیں کروں گا۔ حسیب جو گھٹنوں کے بل بیٹھے کب سے اربہ کی بات سن رہا تھا بھی اربہ طلاق کا نام لیتی کہ حسیب کھڑا ہو کر دھاڑا اور لہو برستی آنکھ اربہ پر گاڑ کر اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتا لمبے لمبے ڈاگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

READERS CHOICE



○○○○○○○○○ حسیب کے جاتے ہی امان اربیہ کے پاس آیا اور اس کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر بولا گڑیا میں جانتا ہوں تم یہ سب کیوں کر رہی ہو جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے اچھے سے اس بارے میں سوچ کر فیصلہ کرنا اور میں جانتا ہوں

میری پیاری بہن کبھی کوئی احمقانہ فیصلہ نہیں کرے گی ابھی تم رونا بند کرو اور جا کر آرام کرو شاہا امان کے اتنے پیار سے سمجھانے پر اربیہ شرمندہ سا سر جھکا کر امان کے سینے سے لگ کر رو دی

امان نے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار ڈالا اور اس کے سر پر پیار کیا سنبھل اور عازرہ کو بھی سختی سے منع کر دیا ابھی اس بارے میں اربیہ سے کوئی بات نہ کرے اور ان سب کو آرام کرنے کا بول کر ماہین کو لیتا اپنے کمرے میں چل دیا، امان کے جاتے ہی وہ تینوں بھی اپنے اپنے کمروں میں چل دی۔ امان ماہین جب کمرے میں گئے تو ماہین امان پر بھڑکی کیا ضرورت تھی اتنا لاڈ دکھانے کی دو لگاتے نا آپی کو تو عقل ٹھکانے آ جاتی جب ایک بار رخصت ہو گئی تو پھر یہ سب ڈارمہ کرنے کی کیا ضرورت،، امان ماہین کی چھوٹی سی ناک پر غصہ دیکھ کر اس اپنے پاس کرتا بولا میرے بچے کو غصہ کس بات پر آ رہا ہے اربیہ سے لاڈ کر کے یا اس حسیب کہ ساتھ نا بھیج کر دونوں پر مجھے اچھا نہیں لگتا آپ میرے علاوہ کسی سے بھی اتنے پیار سے بات کرے ماہین امان کے کرتے کے بٹنوں سے کھیلتی نروٹھے پن سے بولی تو امان نے قہقہہ لگایا۔۔

READERS CHOICE



○○○○○○○○○○ وہ میری بہن ہے جب کہ تم میری بیوی میری جند جان ہو تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا،

"جانتی ہوں" پر مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا آپ صرف مجھ سے پیار کرے آپ کے پیار لاڈ پر صرف میرا حق ہے اور آپ نے اری آپ کی کو حسیب بھائی کے ساتھ کیوں نہیں بھیجا، ماہین نے ایک اور شکوہ کیا

کیونکہ ابھی آپ کی اری آپ کو ان سب سٹریس سے نکلنے کی ضرورت ہے جب وہ پوری طرح ٹھیک ہو جائے گی اپنے اور حسیب کے بیچ سب ٹھیک کر دے گی، پرمان میں چاہتی ہوں اری آپ کی اور بھائی ایک ہو جائے ایک ساتھ کتنے پیارے لگتے ہے ناجب حسیب بھائی اری آپ کا خیال رکھتے تھے

تو مجھے بہت اچھا لگتا تھا میں چاہتی ہوں وہ ہمیشہ ویسے ہی ایک ساتھ رہے تم فکر نہیں کرو وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا، ابھی تم مجھے یہ بتاؤ یہ آج تمہیں ہو کیا گیا تھا اتنی سمجھ داری والی باتیں کہاں سے آگئی تمہیں امان نے ماہین کو اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا اور خود اس کے پاس بیٹھ کر بولا ہاں تو آپ کی لاڈلی نے دماغ خراب کر دیا تھا

وہ ایسے کیسے پاپا سے بدگمان ہو سکتی ہے کیسے کہہ دیا سب نے آپ کے ساتھ میرا رشتہ زبردستی جوڑا مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہوا اور جو منہ میں آیا بول دیا،، امان تو اپنی اتنی صاف گوئی معصوم سی بیوی کی بات سن کر مسکرا دیا اور اس پہ پیار بھی بہت آیا، آپ ہنس کیوں رہے ہیں تم مجھ اپنی کن کن اداؤں سے گھائل کر وگی ظالم حسینہ امان اس کے ناک کے ساتھ اپنا ناک ر ب کرتے بولا تو ماہین کھلکھلا کر ہنس دی۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

○○○○○○○○○○○  
مان مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا، کیا میری جان ہمارا بے بی کب آئے گا ماہین امان کے سینے پر سر رکھ کر ایک اور سوال کرنے لگی امان ماہین کی بات سن کر حیرت سے اس کے سر کو دیکھنے لگا یہ کس نے تمہیں الٹی پٹی پڑھائی ہے

کیوں شادی کے بعد بے بی نہیں ہوتے کیا مجھے چھوٹو سانیو پاراسا مان چاہیے۔۔ ماہین فضول نہیں بولتے چلو سو جاؤ امان نے ماہین کو خود سے دور کر کے گھورا اور اسے جھڑک کر دور ہوا اور دوسری سائیڈ پر آ کے سونے لگا ماہین بھی بدلے میں گھور کر بولی

یہ فضول بات ہے کیا میں اتنی اہم بات کر رہی ہوں اور آپ کو سونے کی پڑی ہے میں کچھ نہیں جانتی مجھے چھوٹو سا مان چاہیے جس میں پیار کروں اور کھیلوں ہاں تو میں ہوں نا مجھے پیار کرو جب اللہ کا حکم ہو گا تمہارے پاس کھیلنے والا بھی آ جائے گا امان نے ماہین کو بازوؤں سے پکڑ کر خود پہ گرایا

اور اس کے جوڑے میں جو بال تھے وہ کھول کر ان میں اپنا منہ چھپا کر بولا پر مان ماہین نے کچھ کہنا چاہا مگر اس کے باقی کے الفاظ امان کی شدت بھری جسارت میں مدغم کر چکا تھا قطرہ قطرہ رات کے ساتھ امان کی شدت بھی بڑھتی جا رہی تھی جن کو ماہین جھیلیتی اس کی آغوش میں سو گئی۔

دن یو نہی گزرے

حسب اربہ ایک دوسرے سے مخاطب نہیں ہوتے تھے سنبھل اور امان نے داد کو بتا دیا تھا کہ اربہ دوبارہ اپنے کمرے میں شفٹ کیوں ہوئی ہے اور اس سے کوئی سوال جواب نہ کرے



## ٹشن عاشقی سمعید حوسین فاطمہ

اسے تھوڑا وقت دے جس سے سب چپ ہو گئے تھے۔ حسیب اپنے کمرے میں بیٹھا سوچوں میں گم تھا جب اسے ایک کال آئی جو کسی اور کی نہیں بوبی کی تھی اور حسیب پہچان گیا تھا اس لیے بنا دیر کیے کال رسیو کی ہیلو بڑی پہچانا مجھے حسیب شاہ کیسے ہو

اور تمہاری وہ خوبصورت بیوی واللہ کیا حسن ہے پر افسوس ہم ابھی اس حسین کو سراہ تو ناسکے پر نقشہ ضرور بگاڑا تھا میری چھوٹی سی ڈوز کیسی لگی ویسے گرم اس دن تھوڑا دیر سے آتے تو شکل دیکھنی نصیب نہ ہوتی پر یہ تیری قسمت ہر بار تو مجھ سے جیت جاتا ہے

پر کوئی نہیں آجا اسٹڈیم کے پاس ایک باکسنگ میچ ہو جائے یا ڈر کر بیٹھ جائے گا۔۔۔ زرباب جہانگیر بند کر اپنی بکواس بزدل انسان ڈر تو تو گیا تھا مجھ سے اس لیے بھیگی بلی بن کر چوروں کی طرح غائب ہو گیا پر اچھا ہوا آج تو نے اپنا پتا خود دے دیا تیرے ٹکڑے ٹکڑے ناکے ناتو میرا نام بھی حسیب شاہ نہیں،،، بوبی کی بکواس سن کر حسیب دھاڑا اور اسے وہاں آنے کا بول کر کال منقطع کر دی اور ارسلان جنید جمشید کو کال کرنے لگا ساتھ ساتھ ایک بیگ اٹھا کر اپنی ضرورت کا سامان اٹھا رہا تھا اربہ جو کچن میں پانی لینے جا رہی تھی حسیب کی دھاڑ پر رک کر اس کے کمرے کا جو دروازہ تھوڑا کھلا تھا سائیڈ پر ہو کر اس کی باتیں سننے لگی جیسے ہی حسیب نے کال بند کی اربہ ڈور کھول کر اندر آئی کہا جا رہے ہو تم اس وقت۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر



حسیب نے نظرے اٹھا کر دیکھا تو اربیہ کو اپنے کمرے میں رات کے بارہ بجے دیکھ کر اور اس کے سوال پر پہلے تو حیران ہوا پھر انگور کر بولا تم سے مطلب تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو

یہ میرے سوال کا جواب نہیں تم کہی نہیں جاؤ گے حسیب جو اپنے بیگ میں اپنی ضرورت کا سامان رکھ رہا تھا اربیہ کی بات سن کر اس کے ہاتھ روکے اور سر اٹھا کر اس کی طرف پلٹا اور دلکش سے مسکرا کر بولا تم میری باتیں سن رہی تھی کیا اور یہ کس حق سے مجھ پر بیوں والا روب جھڑا جا رہا ہے شوہر تو تم مانتی نہیں مجھے پھر یہ بیوں کی طرح حکم چلنے کا مطلب اربیہ اس کی بات انگور کرتے بولی وہ بہت ظالم ہے ت تم نہیں جاؤ نہ وہ تمہیں مار دے گا اربیہ کی بات سن کر حسیب اسکے پاس آیا

اور کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا حسیب کے ایک دم سے پکڑنے پہ اربیہ بکھلا گئی اور اس کی شرٹ کو دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں پکڑ لیا اس وقت دونوں کے دل ایک ہی لہ پر ڈھڑک رہے تھے دونوں کے چہرہ ایک دوسرے کے بہت قریب تھے کیسا والہانہ پن چھلک رہا تھا اسکی نگاہوں میں دل ایک پل میں ڈھڑکنے کے موز سے آشیانائی پا گیا حسیب کے بولنے سے اس کی سانسیں اربیہ کے چہرہ پر پڑ رہی تھی۔

اچھا ہے ناکہ میں مر جاؤ ایسی زندگی کا کیا فائدہ جس میں تمہارا ساتھ مسرنا ہو پر تم فکر نہیں کرو تمہارا بدلہ لیے بنائیں نہیں مرو گا وعدہ رہا

جب تک اسکی سانس نا چھین لو تب تک نہیں مرو گا۔ اگر زندہ بچا تو لوٹ آؤ گا اگر مر گیا تو میری قبر پر آکر بھول چڑھا دینا اس کو تمہارا اظہارے محبت سمجھ لو گا یہ کہتے حسیب نے آج پہلی بار اربیہ کے ہوش میں اپنا جائزہ حق استعمال



کرتے اس کے ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیا بہت سے جذبات پر پہرے ڈال کر بولا چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا۔  
حسیب کی باتیں اربیہ کے

دل پر کسی خنجر کی طرح چب رہی تھی پر اتنی قربت پہ اس کی زبان تلو سے جا لگی آنکھ مندا بھی حسیب کی باتیں  
برداشت کر رہی تھی کہ دھکتا نرم گرم لمس اپنے ماتھے پر محسوس ہوا تو آنکھ کھولے حیرت سے حسیب کو دیکھا  
جس کی آنکھوں جانے کیسے کیسے جذبات لیے اسے ہی تک رہا تھا اربیہ ابھی اس میں کھوئی یقین کر رہی تھی کہ وہ  
خواب تو نہیں دیکھ رہی پر وہ ظالم ہوا کے چھنکے کی طرح دور ہوا کب اس نے گرفت دھلی کی پتا بھی ناچلا کتنے پل  
حسیب کی خوشبو کو محسوس کرتی رہی پھر ہوش میں آ کر چارواوڑ حسیب کو ڈوہنڈا پر وہ جاچکا تھا ان نہیں تم مجھے  
چھوڑ کر نہیں جاسکتے اربیہ خود سے مخاطب باہر کو دوڑی اور اپنے کمرے سے ایک شول اور ہانڈ کلچ لیا اور باہر کو  
چل دی۔۔

حسیب اربیہ کو چھوڑتے جیسے ہی باہر آیا ارسلان اپنے دوستوں کے ساتھ حاضر تھا ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے  
اسٹیڈیم کی طرف روانہ ہوئے

جب حسیب پہنچا تو بوبی علیزہ پہلے سے موجود تھے علیزہ بوبی سے بہت لڑی کے اس نے اربیہ کو ایسے آسانی سے کیسے  
چھوڑ دیا بوبی نے اسے سب بتایا تو دونوں نے اب حسیب کو ختم کرنے کا سوچا کیونکہ علیزہ اب جنتی تھی اس حسیب  
کیسی قیمت پر نہیں ملے گا پر وہ اربیہ کو بھی نہیں دینا چستی تھی اس لیے آج فیس ٹو فیس فاسٹر ہونی تھی جس میں جانے



جیت کس کا مقدر بنی تھی۔۔۔ حبیب اور اس کے دوست علیزہ کو وہاں دیکھ سب کے ماتھے پر بل پڑے پروہ سب اس اگنور کرتے بوبی کی طرف متوجہ ہوئے۔

کیونکہ حبیب علیزہ کی والدہ سے وعدہ کر آیا تھا اب وہ اس کچھ نہیں کر گا اس لیے اس منہ لگنا ضروری نہیں سمجھا۔  
بوبی کو دیکھتے ہی حبیب کا

دل کیا اس کو زندہ زمین میں گاڑ دے پرا بھی اسے برداشت کرنا تھا آگے تم ساتھ میں بیوی کو نہیں لائے کیا،،، بند کر اپنی بکواس ورنہ ابھی زندہ زمین میں گاڑ دو گا حبیب نے بوبی کے منہ کو اپنی انگلیوں میں جکڑ کر دھاڑ کر بولا تو ایک پل کے لیے بوبی بھی گھبرا گیا

پھر اپنی گھبراہٹ کو سائڈ پر ڈالے بولا آج پھر ابھی پتا چل جائے گا کون کسے زندہ زمین میں گاڑتا ہے یہ کہتے دونوں نے اپنی اپنی اپراتاریں اور boxing ring پہ چھڑے جسے اسٹیڈیم میں بنایا گیا تھا دونوں نے باکسنگ گلوڑ پہنے اور st1 راؤنڈ شروع ہوا

کچھ لوگ حبیب حبیب کے نارے لگا رہے تھے تو کچھ بوبی کے یہ سب ان کے یونی کے تھے اور اکثر یہاں آیا کرتے تھے۔۔۔ اربہ جیسے باہر آئی چونک کر چیر پر سو رہا تھا

اربہ دبے پاؤں دروازے کے پاس آکر دروازہ کھولا اور باہر چل دی جہاں بہت اندھیرا تھا اور کتے کے بھونکنے کی آواز آرہی تھی جس سے اربہ کافی خوف زدہ تھی خود پر 4 قل پڑھ کر پھونکنے اور راکشے کی تلاشی میں آگے جانے لگی کے پاس سے ایک ٹرک گزرا اور اس کے پاس روکا تو اربہ ڈر کی وجہ سے چیخ نکلی ٹرک کے روکتے ہی ایک خوجہ باہر آیا



اے چھوری اس وقت باہر کیا کر رہی ہے۔

اربیہ ڈرتے ڈرتے بولی م

م مجھ یہاں ایک درگا کے پاس اسٹیڈیم ہے میں وہاں اپنے شوہر کے پاس جا رہی ہوں،،،، دیکھ چھوری تو لگتی تو کسی اچھے گھرانے سے ہے پر تیرا یو آدھی رات کو باہر نکلنا ٹھیک نہیں چل ہم تجھے چھوڑ دے ہم سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اربیہ نے ڈرتے ڈرتے حامی بھر لی اور ان کے ڈالے میں پیچھے بیٹھ گئی۔ تو ٹرک چلنے لگا ساتھ میں خواجہ گانا شروع ہوا

ya mahobbat bhi ek ibaadat hai our ya ibaadat bhi ek

..mahobbat hai aa hai AA hai aa hai as... Ya hi diwngingai  
ٹرک میں بیٹھتے ہی گھٹنوں میں سر رکھے رو رہی تھی اور صرف حسیب کے بارے میں سوچتی اس کی خیریت کی دعا کر رہی تھی۔ wo bhi diwngi hai۔۔ جیسے ہی میچ شروع ہوا حسیب اور بوبی پہلے روند میں بار بار ایک۔ دوسرے کو مار رہے تھے۔۔

ya bhi Dil ki lagi wobhi Dil ki lagi mujh ko خواجہ ٹرک میں نچتے گارہا تھا  
Kya ho gay sab ko haringi hai ho gay hai mujh pyeri ho gay  
mujh pyer nahi ohna tha are nahi hona tha nahi hina tha nahi



hina tha lekin ho gaya ho gaya mujh pyer ho gay mujh pyer  
اربیہ نے جب خواجہ کے اگلے بول سنے۔ تو اس سے لگا اس کے دل کی آواز وہ اپنے الفاظوں سے بیان کر رہے ہے۔  
is pyeer kee yeh kis more per wo chal.diye mujhko choe kar  
aage ja na sako pee he ja na sako ghiam dikha na sako ghiam  
chops na sako..دوسرا روند شروع ہوا تو بوبی نے چالاکی سے حسیب کی آنکھوں میں ریڈ مرچی پاؤڈر ڈال  
دیا جیسے سے اس کی آنکھوں میں جلن ہونے لگی اور بوبی کو موقع مل گیا اسے مارنے کا  
حسیب کے سب دوست چیخ کر رہے تھے کہ اس کہ اس نے چیٹنگ کی ہے پر کوئی بھی ان کی بات سنے بنا میچ جاری  
رکھا۔ جیسے ہی ٹرک درگا کے قریب رکا اربیہ جلدی سے اٹھ کر نیچے اترنے لگی پر خواجہ لوگ بہت سے تھے کہ اسے  
اترنے میں تنگی ہو رہی تھی پیلز مجھے جانے دے وہ مر جائے گا پیلز جانے دے مجھے راستہ دے پیلز۔  
اربیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

جلدی سے اپنا راستہ خود بناتی نیچے اتری اور گھٹنوں کے بل گری۔

Aaa.. ki Duaa mangi ma bichra yar mujh mil jaye mere pori  
morahisdi Mera yar mujh mil jaye Aaa.... Aaa.. . Aaa Ooo..  
Aaa..اربیہ جلدی سے اٹھی اور دوڑتی اسٹیڈیم کے قریب پہنچتے چلائی "حسیب۔۔۔حسیب۔۔۔حسیب اس



کی شل جانے کہا گرچو کی تھی سر پر نیٹ کاریڈ ڈوبٹالیے اندر کو دوڑی اور حسیب حسیب کر کے چیخی  
"حسیب---حسیب---حسیب۔"

۔ جب اندر آئیں تو سب اس کی چیخ سن کر اربہ کی طرف متوجہ ہوئے جب کہ حسیب نیچے گرا پڑھا تھا اربہ اس دیکھے  
منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر اس کے پاس پہنچی پر علیزہ نے اس کا رستہ روک لیا پہلے تو علیزہ اس کی چیخ سن کر پلٹی تو دنگ رہ  
گئی آج پہلی بار اسے بنا نقاب کے دیکھا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اربہ اتنی خوبصورت ہوگی اس اربہ سے اور حسد  
ہونے لگا،

، تو یہ وجہ ہے جس سے تم نے میرے حسیب کو دیوانہ کیا ہوا ہے اربہ کو علیزہ کے بارے میں سنبھل عازہ سے پتا لگا  
تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس کی دوست اتنی گر جائے گی،، اربہ نے علیزہ کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر اس  
کے منہ پر ایک تھپڑ مارا "چٹاخ" تم آستین کا سانپ میں نے تمہیں دوست مانا اور تم دوست کی سورت ڈائن نکلی  
تمہیں تو لڑکی کہتے مجھے گھن

آ رہی ہے اتنا کیسے گر سکتی ہو وہ بھی طرف اپنی حوس کے لیے خبردار اربہ شاہ میری محبت کو حوس کہا تو میں حسیب  
سے محبت کرتی ہوں

چاہت ہے وہ میری اربہ اس کی بات پر بھکاسا مسکرا دی کون سی محبت اور کس چاہت کی بات کر رہی ہو محبت تو قربانی  
کا نام ہے محبت میں صرف پانا محبت نہیں محبوب کی خوشی میں خوش رہنا محبت ہے



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

پر تم اس محبت کو سمجھ نہیں پاؤ گی اور جھشٹ قربانی مائی فوٹ میری نظر میں محبت پانے کا نام ہے اور جو میرا نہیں ہو سکتا اس میں تمہارے لائے نہیں چھوڑو گی

علیزہ نے انگلی دکھا کر اربیہ کو غصے سے آنکھ دیکھ کر بات کی اربیہ نفی میں سر ہلتے boxing's ring کے پاس جا کر حسیب کو بولی حسیب اٹھے اٹھے پیلز دیکھ آپ کی اری آئی ہے پیلز حسیب اسے مارے کلیم پیلز حسیب اٹھے۔۔۔  
چہ چہ نوٹ فرڈا رنگ میں تمہارے لیے اس کمینے کو راستہ سے ہٹا رہا ہوں اور تم میرے بجائے اس چیراپ کرنے آئی ہو ویسے ابھی بولی کچھ کہتا کے حسیب ایک دم سے اٹھا اور اسے گھما کے دی اپنی ٹانگ اور اس کو سمجھنے کا موقع دے بنا مارا گیا پہلے تو حسیب نے لاتا دینچ اس کے۔ چہرے پر دے مرے پھر گم کر اس ایک کیک ماری کے بولی نیچے جا گرا

حسیب نے سب سے پہلے اس کی ٹانگ توڑی جس سے بولی کی چیخ نکلی اور حسیب کے کانوں میں اربیہ کی چیخ گونجی بولی کو مرتے وقت حسیب کے دل دیماغ پر اربیہ اور اس کی چیخ تھی حسیب نے بولی کو مر کر بیجوش کر دیا تھا اس کے دوست چیخ رہے تھے حسیب چھوڑ دو اس وہ مر جائے گا حسیب چھوڑ دفا کر پر حسیب آج اپنے حواس میں نہیں تھا جو کسی کی سنتا حسیب جب کسی کے کہنے پر نہیں روکا تو ارسلان نے اربیہ سے التجا کی بھا بھی اس آپ روکے یہ آپ کی بات ضرور مانے گا اربیہ ارسلان کی بات سن کر حسیب کو دیکھا اس کا جنون دیکھ کر اربیہ بھی ڈر گئی اس سے پہلے حسیب اس کی گردن پر وار کرتا اربیہ چیخی حسیب نہیں پپ پیلز پیلز چھوڑ دے اس آپ کو میری قسم اربیہ کے مخاطب کرنے اور قسم پر حسیب رو گیا اور بولی کو ٹھوکر مر کر دور ہوا اس پہلے کے گرتا اربیہ boxing ring میں



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

اندر آکر حبیب کو سنبھالنے لگی پر اس کے ساتھ نیچے گری۔۔

دونوں جب ایک ساتھ

گرے تو اربہ حبیب کے اوپر تھی حبیب آپ ٹھیک ہے اربہ روتے ہوئے حبیب سے بولی تو وہ اس اپنے مزید قریب کر بولا do u love me حبیب نے مسکرا کر سوال کیا پر اربہ کو خاموش دیکھ کر بولا یا بول نامرنے سے اربہ نے اس کی بات نیچے میں کاٹ کر اس کے لبوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے

تو حبیب ان پر اپنے لب رکھتا اربہ کو تکتے لگا اور اربہ نے پانی سے بھری آنکھوں سے اظہار کیا I love you I love you حبیب شاہ اربہ کی آواز پورے اسٹیڈیم میں گونجی سب حیرت سے اس دیکھ رہے تھے جہاں حبیب اور اس کے دوستوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہی علیزہ جل بھن گئی حبیب نے اربہ کے سر سے اس کانٹ کا دوپٹہ اتار کر اسکے اپنے اوپر ڈالا اور ایک ہاتھ اس کے سر کے پیچھے جب کے دوسرا کمر میں ڈال کر اربہ کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔

علیزہ سے یہ سب دیکھنا

برداشت سے باہر تھا اس لیے وہ اسٹیڈیم سے باہر چلی گئی۔۔ حبیب نے جب اربہ کو چھوڑا تو وہ لمبے لمبے سانس لیتی اس کے سینے پر سر رکھ گئی اربہ کی سانسیں جب کچھ بحال ہوئیں تو اس نے سر اٹھا کر حبیب کو دیکھا جو بے ہوش ہو چکا تھا اربہ پریشانی سے حبیب کو جھنجھوڑ کر بولی



”حسیب حسیب کیا ہوا؟ اٹھے حسیب“ جب حسیب ہوش میں نہ آیا تو اربیہ جلدی سے اپنا دوپٹہ درست کرتی  
ارسلان سے مخاطب ہوئی

”ارسلان بھائی دیکھیں حسیب کو کیا ہوا؟“ وہ سب جب حسیب کے پاس دوڑے تو ارسلان بولا  
”جنید باہر جا کر دیکھ بھابھی کی شال کہا گری ہے؟ جاؤ جا کے لے کر آؤ اور تم جمشید جلدی سے ایسولینس بلواؤ“  
ارسلان نے جنید سے مخاطب ہو کر جمشید سے بولا اور خود حسیب کے پاس دوڑا کچھ دیر میں دو ایسولینس آگئیں۔ ایک  
میں حسیب اور دوسرے میں بوبی کو لے کے گئے ارسلان نے پہلے اربیہ کو شال دی  
”بھابھی اسے اوڑھ لیں پلینز“ اربیہ نے جلدی سے شال لے کر پہنی اور ارسلان نے جلدی سے عائرہ کو کال کی،،  
عائرہ جوا بھی سونے کے لیے لیٹی تھی فون کی بل پر اس کی طرف متوجہ ہوئی اور موبائل سکرین پر ارسلان کا نام دیکھ  
کر مسکرا دی اور کال اوکے کرتے ہوئے ارسلان کو سلام کیا ”اسلام علیکم“  
”وعلیکم اسلام عائرہ آپ پلیز ابھی مان بھائی کے ساتھ ہو سپیٹل آسکتی ہیں؟“ عائرہ ارسلان کے منہ سے ہو سپیٹل کا  
سن کر گھبرا کر بولی

”السلام خیر کیا ہوا؟ ارسلان آآ آپ ٹھیک تو ہیں؟“

”ہاں میری جان میں ٹھیک ہو پریشان نہیں ہو یہاں بھابھی کو آپ کی ضرورت ہے“

”بھابھی اری اری کدھر ہے؟ ابھی تو کچھ دیر پہلے وہ اپنے کمرے میں گئی تھی“

”یہ سب کیا ہے ارسلان؟ مجھ کھول کر بتائے“



○○○○○○○○○○ ارسلان نے عائزہ کو سب بتا کر جلدی ہو سپیٹل آنے کو بولا اور کال کاٹ کے حسیب کو لے کر سب ہو سپیٹل چل دیے اربہ بھی ساتھ تھی۔۔ کال بند ہوتے ہی عائزہ امان کے کمرے میں گئی

”مان بھائی پلیز ڈور اوپن کریں پلیز جلدی“ سنبل جو ساتھ والے کمرے سے پانی لینے کے لیے نکلی تھی عائزہ کو روتے اور امان کے روم کا دروازہ بجاتے دیکھ کر اس کے پاس دوڑی

”عائزہ کیا ہوا تم اس وقت امان کے کمرے کا دروازہ کیو بجارہی ہو سب ٹھیک ہے اور روکیو رہی ہو یا مجھ بتاؤ؟“ اتنے میں امان نے بھی دروازہ کھولا۔۔

امان جو ماہین کو باہوں کے حصار میں لیے سو رہا تھا مسلسل دروازہ بجنے کی آواز پر اس کی آنکھ کھولی ماہین کا سر تکیے پر رکھ خود باہر گیا تو عائزہ اور سنبل کھڑی تھی

”کیا ہوا ہے عائزہ؟“

”مان بھائی وہ ہمیں ابھی ہو سپیٹل جانا ہو گا مجھے ارسلان کی کال آئی ہے“ عائزہ نے دونوں کو وہ سب بتایا جو اسے ارسلان نے بتایا تھا مان سب سنتے غصے میں دھاڑا

”ان دنوں کا دماغ خراب ہے کیا؟ صبر کرو اتنا ہائپر ہونے کی ضرورت نہیں“

”ابھی ہمیں ہو سپیٹل جانا ہو گا وہ وہاں اکیلی ہے“ سنبل نے کہا تو امان اپنا غصہ پیتے دونوں کو اپنی چادریں اوڑھنے کا بول کر ماہین کے پاس گیا اس کو گود میں اٹھا کر دادو کے کمرے میں سلا دیا کیوں کہ جب وہ نیند سے جاگتی تب مان کونا پا کر گھبرا جاتی ہے اس لیے اگر امان کو لیٹ باہر کام کے لیے جانا پڑتا تو وہ ماہین کو دادو کے پاس چھوڑ جاتا امان نے ماہین



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

کو دادو کے پاس چھوڑ کر انہیں سب بتا کر سمنبل اور عائرہ کو ساتھ لیا اور ہو سپیٹل چل دیا اور دادو سب کی سلامتی کی دعا کرنے لگیں۔۔

کچھ ہی دیر میں سب ہو سپیٹل پہنچے بوبی اور حسیب ایک ہی ہو سپیٹل میں ایڈمٹ تھے اور دونوں کو اوپر لیشن تھیٹر میں لے گئے حسیب کے دوست خود ایک سائڈ پر کھڑے ہو گئے اور اربہ کو ایک چیئر پہ بیٹھا دیا سب کو بس یہی پریشانی کھائے جارہی تھی کہ عائرہ والے جلدی سے آجائیں ارسلان سے رہانا گیا تو اربہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا

”پلیز بھابھی آپ روئیں نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا آپ اس کے لیے دعا کریں“ وہاں کچھ لوگوں نے ان کی ویڈیو بنائی تھی پر ان تینوں نے سب ہینڈل کر لیا تھا اور ویڈیو وائرل ہونے سے روک دی تھی کیوں کہ ارسلان جانتا تھا اگر ویڈیو وائرل ہوئی تو و آصف شاہ اور مان نے حسیب کو نہیں چھوڑنا اس لیے تینوں دوستوں اچھے بھائیوں کی طرح سب کچھ کم وقت میں سب ہینڈل کر کے حسیب کو لائے تھے۔

ابھی سب پریشانی سے کھڑے تھے امان سمنبل عائرہ ان کے پاس آئے اری عائرہ کی آواز پر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے جو روتے ہوئے اربہ کے پاس دوڑی اور اسے سینے سے لگایا امان کے جب اربہ کو شال میں بکھرے بال روتے دیکھا تو اس کی آنکھیں غصے سے لال ہو گئیں اور وہ طیش میں ان تینوں پر چڑھ دوڑا

”یہ سب کیا کرتے پھر رہے ہو تم لوگ؟ کسی کو بھی ایک بار بتانا ضروری نہیں سمجھا کیا ضرورت تھی؟ آدھی رات کو بیوی کو وہاں لے کر جانے کی؟“ امان کی بات سن کر اربہ ڈرتے ڈرتے بولی



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

”ب۔۔ بھائی حسیب مجھ نہیں لے کر گئے تھے م میں اس کے پیچھے گئی تھی“

امان اربہ کی بات سن کر اس پہ دھاڑا۔

”کیا دماغ خراب ہے تمہارا کس سے پوچھ کر تم اکیلی نکلی تھی باہر؟ اگر کچھ ہو جاتا تو؟“ امان کی دھاڑ پر عائرہ اربہ ڈر گئیں سنبیل نے اسے گھورا

”یہ گھر نہیں ہے تمہارا غصے پر کنٹرول کرو۔ پہلے وہ اتنی پریشان ہے بعد میں ڈانٹ لینا“ سنبیل نے اربہ کو سینے سے لگائے امان سے کہا تو وہ ارسلان کی طرف متوجہ ہوا کہ اتنے میں ڈاکٹر باہر آیا تو سب ڈاکٹر کی بات سننے لگے

”ڈاکٹر میرا بھائی کیسا ہے؟“ امان کے پوچھنے پر ڈاکٹر بولا

”دشی از فائن زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہے بس کچھ ہلکی سی چوٹیں لگی ہیں اور ان کے پاؤ اور لفٹ سائیڈ پر پلستر لگ چکا ہے جو کم سے کم 15 دن تک لگا رہے گا ابھی دوائیوں کے زیرے اثر سو رہے ہیں ہم انہیں روم میں شفٹ کر دیتے ہیں۔ آپ لوگ صبح مل لیجیے گا“ ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہہ کر چلا گیا تو سب نے شکر کا سانس لیا۔

”بونی کہاں ہے؟“ امان نے ارسلان سے پوچھا تو اس نے دوسرے روم کی طرف اشارہ کیا جہاں سے ڈاکٹر نکلا امان نے اسے بھی بونی کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر نے بتایا

”اس کی ایک ٹانگ ٹوٹ چکی ہے شاید اب وہ کبھی چل بھی نہ پائے دوسرا اسے بہت چوٹ آئی ہے پر اسے بھی صبح تک ہوش آجائے گا“ امان نے ڈاکٹر سے کچھ کہہ کر بونی کو راتوں رات اٹھوایا اور اپنے فارم ہاؤس میں شفٹ کروا دیا، علم جہانگیر کو جب اپنے بھائی کا پتا چلا تو وہ غصے سے آگ بگولہ اپنے سب باڈی گارڈز پر دھاڑا۔



”تم کمینوں کو کس لیے اس کے پیچھے رکھا تھا؟ زمین کھا گئی یا آسمان نکل گیا؟ کچھ بھی کر کے اسے ڈھونڈو میں کچھ دن بعد پاکستان آ رہا ہوں۔“ علم جہانگیر کی آواز فون میں گونجی تو سب اس کی دھاڑ پر ڈر گئے اور جی سر کہتے کال منتقل کر دی۔

حسیب کو جب ہوش آیا تو سب اس کے کمرے میں موجود تھے صرف اربیہ کے علاوہ سب لوگ اس کی طبیعت کا پوچھ کر باہر چلے گئے امان نے اس کی خوب کلاس لی کہ

”کم از کم مجھے تو ساتھ لے جاتے“ حسیب مسکرا کر سنتا رہا حسیب نے امان سے کہہ دیا وہ ہو سپیٹل نہیں رہے گا اس لیے ڈاکٹر سے بات کر کے امان اسے اپنا خیال رکھنے کو بول کر گھر پہ فون کرنے لگا جہاں و آصف شاہ غصے سے پاگل ہوئے کھڑے تھے ان کو ساری صورت حال بتا کر کچھ سن کر ان کا غصہ کم ہوا اور انہیں ہاسپیٹل آنے سے منع کیا،

اربیہ جب اندر آئیں تو حسیب کے ایک ہاتھ اور پاؤں پر پلستر لگا دیکھ کر اس کا دل کسی نے جیسے مٹھی میں جکڑ لیا ہو دروازے کھولنے کی آواز پر حسیب نے جب دیکھا تو اربیہ کو دیکھ کر اپنی باہیں پھیلا کر اسے اپنے پاس بلایا جو دوڑ کر اس کے سینے سے لگی اور زار و قطار رونے لگی۔

”بس کرو یاد مرا نہیں ہوں میں جو تم پاگلوں کی طرح روئے جا رہی ہو“ اربیہ نے نم آنکھوں سے اس کی طرف گھور کر دیکھا اور اس کے سینے پر ایک دھموکا جڑا۔

”بند کرو اپنی بکواس تم نے میری جان نکال دی تھی۔ ہمت کیسے ہوئی مجھ اکیلے چھوڑ کر جانے کی؟ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟ کیا ضرورت تھی اتنی ٹشن گری دیکھانے کی؟“...



○○○○○○○○○○ ارے واہ جب میں وہاں سحوش پڑا تھا تب تو بڑھ بول رہی تھی حسیب آٹھویں اس مارے،، ہاتھ میں نے مرنے کو بولا تھا مرنے کو نہیں،، کوئی نہیں یہ چھوٹی موٹی چوٹے میرا کچھ نہیں بیگاڑ سکتی پھر بھی حسیب اگر کچھ ہو جاتا تو میں مرنے جاتا اور تمہاری جان چھوٹ جاتی "

حسیب کی بات پر اربیہ نے غصے سے اس گھور اور دوبارہ اس کے سینے پر موکا جڑا "ظلم ارم سے" اربیہ کے موکا مارنے سے حسیب ایکٹنگ کرتے بولا تو اربیہ نے کہا

"ایسے آسان سے جان چھوٹنے نہیں دو گی ابھی تو گن گن کے میں نے بدلہ لینے ہیں بہت تنگ کرتے آرہے ہو مجھ بچپن سے اب میری باری ہے"

اربیہ نے شکوہ کرتے ہوئے کہا تو حسیب بولا "ضرور جانے من، جتنا چاہے تنگ کر لینا بندہ بشر حاضر ہے پر تھوڑا سا رومٹک ہونا چاہیے"

"کتنے بے شرم ہو تم میں کیا بات کر رہی ہو تم کیا بول رہے ہو"

اربیہ اس کی بے باکی پر شرم سے سرخ پڑتے اس گھور کر رہ گئی تو حسیب قہقہہ لگا گیا،، اتنی میں ڈور بجا اور دروازہ کھول کر ارسلان عازہ سنمبل اندر آگئی جنید جمشید حسیب سے مل کر پہلے ہی چلے گئے تھے۔۔

○○○○○○○○○○ سنمبل نے دروازہ کھولا کر کہا

"ہم اندر آجائیں"

"آپ اندر آچکی ہے بھابھی جی"



حسیب نے سنمبل کو شرمندہ کرنا چاہا جو ناممکن تھا۔ اندر آتے ہی عازہ تواربیہ کو حیرات سے دیکھ رہی تھی جب کے ارسلان کی موجودگی میں حسیب کے اتنے پاس بیٹھنے سے اربیہ کو شرم آرہی تھی جو وہ اپنا چہرہ حسیب کے سینے میں چھپا گئی کیوں کہ سب کے اندر آنے پر اربیہ نے اٹھنا چاہا تو حسیب نے اس کو گھور کر اپنے اور قریب کر لیا اور اس کی فراری کے مقصد کو ناکام کر دیا جس سے اربیہ شرمائے حسیب کے سینے میں منہ چھپا گئی جہاں عازہ کا حیرت سے منہ کھول گیا تھا وہاں سنمبل شرارت سے اربیہ سے مخاطب ہوئی۔

"اری جان حسیب اب ٹھیک ہے ہمیں گھر جانا ہے امان ہمارا انتظار کر رہا ہے تو چلیں" سنمبل کی بات سن کر اربیہ حسیب کی گرفت سے خود کو چھوڑاتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور سنمبل سے بولی

"میں حسیب کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی" اربیہ کی بات سن کر حسیب کی مسکراہٹ گہری ہوئی جب کے عازہ آنکھیں چھوٹی کر کے اس دیکھنے لگی سنمبل کو اس پہ بہت پیار آیا اور مسکرا کر بولی

"پر تمہارا چہتا بھائی غصے سے پاگل ہوا گھڑا ہے تمہیں اس حالت میں دیکھ کر ابھی گھر چلو فرش ہو کے آجانا"

پر اربیہ ابھی سنمبل کی بات سن کر کچھ کہتی کے حسیب بول پڑا جاناں تم گھر چلی جاؤں میں ابھی تمہارے پیچھے آیا تمہیں کیا لگتا ہے میں ان دواؤں کی بدبو میں رہوں گا اپو سیبل تم گھر چلو میں ان ڈاکٹرز کی ناک میں دم کر کے ابھی آیا تب تک تم گھر جا کر اچھے سے تیار ہونا اور ریڈ بلیک سوٹ جو تمہارا ہے اس پہن کر میرا اچھے سے ویکم کرنا مجھے تم اس کام والے ہولیہ میں نظر نا آؤ۔" انگشت شہادت اٹھا کر کہا تھا۔

اربیہ اس کی فرمائش پر گھور کر بولی۔



"کوئی ضرورت نہیں ہے حسیب تمہیں ابھی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے شاید ایک دو دن تک تمہیں رکھیں خبردار جو کوئی اولٹی سیدھی حرکت کی تو۔۔۔ حسیب نے بھی بدلے میں کہا "ہاں مجھے ڈاکٹرز کی ضرورت ہے جو میری ڈاکٹر گھر میں پہلے سے موجود ہے تو میرے یہاں رہنے کی کوئی ٹیگ نہیں بنتی۔۔۔ تمہیں جو کہا ہے وہ کرو شاباش۔"

اربیہ اس کی بات پر دانت کچکچا کر رہ گئی اور باہر جانا بہتر سمجھا کوئی بھید نہیں ارسلان کے سامنے اور کتنی بے باکی سے اس کو شرمندہ کرتا اب تو عازنہ بھی اپنے بھائی کی بے باکی سے نیلی ہو رہی تھی اس لیے دونوں جلدی سے باہر بھاگی اور پیچھے ارسلان حسیب کا قہقہہ گونجھا۔ امان نے ارسلان سے کہا "لڑکیوں کو گھر ڈراپ کرنا، روانہ ہوا سنمبل نے اس اندر آنے کو بولا پر وہ دوبارہ آنے کو بولا کہ ایک نظر عازنہ پہ ڈالے اپنے گھر کو چل دیا

اربیہ نے گھر آ کر پہلے تو اکبر شاہ اور نورین بیگم سے ڈانٹ کھائی کہ ان کو بتانے کے بجائے آدھی رات کو اکیلے چلی گئی اس کی وجہ سے و آصف شاہ نے گاڈ کو بھی بہت ڈانٹا بھر دادوں کی چھڑک پر سب چپ کر گئے ماہین بھی صبح سے منہ بھلائے گھوم رہی تھی کہ سب اس کو اکیلا چھوڑ کر چلے گئے اور امان کی بھی فون پر خوب کلاس لی کہ وہ ابھی تک گھر نہیں آیا امان اس کی ڈانٹ سنتے جلدی گھر آنے کا بول کر کال منقطع کر گیا۔ اربیہ اپنے کمرے میں آ کر فرش ہو کہ حسیب کے کہے کے مطابق اس کی پسند کا کلر پہنے لائٹ سامیک آپ کیے کانوں میں چھوٹے ٹاپس ناک میں باریک سی نوز پن پہنے آنکھوں میں کاجل کی پتی سی دھار لگائے بہت پیاری لگ رہی تھی سنمبل جب اس کے کمرے میں آئی اور اس نک سیک سا تیار دیکھ کر اس چھیڑا تھا۔



## ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

"اہم وہ وہ آج جناب لشکارے مار رہی ہیں۔ حسیب بیٹا تو گیا کام سے کیوں عازی "سنبل کے ساتھ عازہ بھی کمرے میں آکر اسے اپنے بھائی کی فرمائش پر تیار دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اور دل ہی دل میں اس کی نظراتاری سنبل کی بات پر اربہ شرم سے سرخ پڑتے اپنی انگلیاں پیٹنے لگی دونوں اس کی شکل دیکھ کر قہقہہ لگا اٹھی۔۔

ویسے سنبل بھا بھی۔۔ یہ ہماری اری ہی ہے نہ "مجھ حسیب کو چھوڑ کر نہیں جانا" عازہ اربہ کی طرح اکیٹنگ کرتے بولی تو وہ عازہ کو خفگی بھری نگاہ ڈال کر کانچ کی ریڈ بلیک چوڑیا پہننے لگی عازہ اس کی خفگی بھری نگاہ کو انور کر کے بولی "اور دیکھ تو آج تو اپنے دشمن کے لیے آج اس کی پسند سے ہار سنگھار کیا جا رہا ہے "اربہ ان کی بات سن کر زچ ہو کے بولی "آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کے اس اتنی فرما بردار بیوی میلی ہے حلا کہ اگر لاڈ صاحب کی حرکتوں پر غور کیا جائے تو آج مجھ موقع ملا تھا اس زچ کرنے کا۔

"پر تم نے ایسا نہیں کیا کیو کے تم خود اس کی فرمائش پوری کرنا چاہتی ہو ٹھیک کہانا میں نے"

عازہ کی بات پر اربہ شرم سے سرچھکائی عازہ اس کے پاس آکر اربہ کے گلے میں نیٹ کا ڈال کر جوشیڈ بلیک ریڈ ڈوپٹا ڈالا اور اس کا چہرہ ہاتھو میں لے کر بولی مجھ بہت خوشی ہو رہی ہے ایسے۔۔ دیکھ کر بتا نہیں سکتی اس روپ میں تمہیں دیکھنے کے لیے کتنی بے قرار تھی میں السلام پاک تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے ہمیشہ خوش رہو اور جلدی سے مجھے پھوپو کے عہدے پہ فائز کرو، آمین،، پہلی بار عازہ نے سیرس انداز میں جب کے آخر میں شرارت سے بولی تو اربہ منہ کھولے عازہ کو دیکھے گی تو سنبل کا قہقہہ گونجا اربہ شرم سے سرخ پڑتی بولی "ابھی تو روخصتی نہیں ہوئی اور آپ اتنی آگے پہنچ گئی شرم کریں۔۔



## لٹسن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

آپ بھی بن گئی نہ۔۔۔۔۔ بے شرم بھائیوں کی بہن اربیہ نے خفگی سے کہا۔

"ہاہاہاہاہی اور کتنی روخصتی کروانی ہے۔ تم نے پیاری۔۔۔ چھوٹی بھابھی جی میرے خیال سے روخصتی ایک بار ہوتی ہے جو کہ ہو چکی ہے۔

"ارے ایسے کیسے میں تو ہوش میں نہیں تھی۔ تو مجھ کیسے معلوم ہو گا اور ابھی تو خاندان والوں کو بھی نہیں معلوم جب تک ساری رسموں کے ساتھ نہیں ہوتی۔ میں نہیں مانتی اس روخصتی کو"

"اچھا جی یہ تو لاڈ صاحب آکر بتائے گے کیا کرنا ہے۔ ابھی نیچے چل کر ناشتہ کر لو کب سے بوکھی ہو بھر پتا نہیں سارا دن ٹائم ملے کہ نہیں عائرہ کے سسرال والوں بھی آنے والے ہیں۔ جاؤ عازی تم بھی تیار ہو جاؤ تب تک میں اسکو ناشتہ کروالوں۔"

سمبل نے اربیہ سے کہ کر عائرہ سے مخاطب ہوئی۔ اور تینوں باہر چلی گئی تھی ناشتہ خوشگوار ماحول میں کیا گیا تھا۔ جیسے ہی ناشتہ سے فارگ ہوئے تو حسیب بھی آگیا تھا۔ حسیب کے آنے کا سن کر اربیہ کا دل زور، زور سے دھڑکا اور کچن کے برتن سمٹنے شروع کر دیے جب کہ باکی سب حسیب کے پاس بیٹھے تھے۔ امان حسیب کو گھر لاچو کا تھا۔ جو ابھی ویل چیر پر آیا تھا۔ نورین تو اس کی حالت دیکھ کر رودی اور اس کی نظر اوتاری۔۔۔۔۔

اور اس کے کمرے میں لے گئے۔ سب باری باری حسیب سے ملنے آئے۔ عائرہ کے سسرال والے بھی آئے تھے۔ کچھ دیر بیٹھ کر پھر چل دیے تھے۔ مسز ارتضیٰ نے باتوں باتوں میں حسیب کے ٹھیک ہو جانے



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

پر عائرہ کی رخصتی کی بات کر دی کیوں کے یہ سال ان کا برباد ہو چکا تھا۔ اور نکاح کو بیچ میں لٹکانا نہیں بہتر نہیں لگا۔ اس لیے حسیب کے ٹھیک ہونے کے باد مسزار ترضیٰ نے کہ دیا

"ہم ڈیٹ لینے آئے گے دادوں نے ان کو ترضیٰ دی پھر کچھ دیر ادھر، ادھر کی باتوں کے بعد ارسلان اور اس کی فیملی چل دی اپنے گھر۔۔ حسیب سارا دن اربہ کی راہیں تکتا رہا پر وہ کمرے میں نہ آئی ایک دو بار عائرہ سنمبل کو بھی بولا کمرے میں بھیجیں پر ان کا کوئی جواب نہ آیا اسی انتظار میں رات ہو گئی اور سب اپنے، اپنے کمروں میں چل دیے اربہ نے پورا کچن سمیٹ تھا۔ سنمبل غصے سے پھری اس کے سر پہ آپیچی تھی۔

"یار کیا مسئلہ ہے کیوں نہیں جا رہی۔۔۔ صبح سے انتظار کر رہا وہ اور میرا دماغ چٹ چکا ہے تم جاؤ اب بس کرو اس تنگ کرنا"

سنمبل نے غصے سے اربہ سے کہا تھا۔

"یار بھابی میں اس تنگ نہیں کر رہی پر مجھ جھجک سی آرہی ہے۔۔۔ بس اس لیے نہیں جا رہی تھی۔ اربہ نے سر جھکائے کہا تو سنمبل مسکرا دی جھجک کیسی شوہر ہے۔ اور کزن بھی۔۔۔۔ ہے۔ پہلی بار تھوڑی مل رہی ہو جو شرم آرہی ہے۔ جاؤ ابھی تک شاید غصے میں اس نے دوائی بھی نہیں لی ہو گی تم جانتی ہو اس کی ضد کو۔۔۔

اربیہ ہاں میں سر ہلا کر

حسیب کے کمرے میں چل دی دروازے کھولنے کی آواز پر حسیب نے موبائل سے نظر اٹھا کر دیکھا تو دنگ رہ گیا اربہ کو اپنے پسند کے کلر میں نک سک سی ہتھیار سے لس دیکھ کر آج حسیب شاہ چاروشانے چت تھا



اربہ حبیب کی گہری نظروں سے سرخ پڑتے دوپٹے کا ایک کونا ہاتھ میں لے کر مروڑنے لگی اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر سائڈ ٹیبل سے داؤئی اور پانی لیتے حبیب کو دیا یہ کھالو حبیب اربہ کے مخاطب کرنے پر غصے میں بولا

نہیں کھانی اور تم یہاں کیا کرنے آئی ہو اب بھی نااتی حبیب ناراضگی مجھ سے ہے نہ تو ظلم خود کے ساتھ کیوں کر رہے ہو لو یہ داؤئی کھالو مجھے نہیں کھانی اچھانہ سوری کام بہت تھے اس لیے ٹائم نہیں میلا اور ملی مجھے نہیں لگتا میری ماما اتنی ظالم ہے گھر کا سارا بوجھ تم پہ ڈالے گی

اور کام تو سب کو تھے عازہ آپنی سنمبل بھا بھی پر سب میرے پاس کتنی دیر بیٹھے رہی سب جانتا ہوں تم جان بوجھ کر نہیں آئی نہ تم،،، اچھانہ سوری کر رہی ہوں نہ اب جلدی سے یہ داؤئی کہا لو دیکھ رات بہت ہو رہی ہے مجھے سونے بھی جانا ہے۔۔

حبیب اربہ کی بات سن کر اس کے بازو سے پکڑ کر کھینچا کید دھر جانا ہے کہی نہیں جاؤ گی تم،،، اب بس میرے پاس رہو گی،،، حبیب م م بن رو خستی کے ایسے کیسے رہ سکتی ہو،،۔ کیا یہ کیا نیا ڈرمہ ہے اری اب تو سب ٹھیک ہو گیا نہ اور تم جنتی ہو رو خستی ہو چکی ہے اب کیا مسلا ہے تمہیں حبیب نے گھور کر سوال کیا تو اربہ بولی ایسے تم میرے ارمانوں پر پانی پھر کر رخصت کر سکتے ہو میں ہوش میں نہیں تھی۔۔۔۔۔ نہ جب تک ساری رسموں کے ساتھ تم مجھ لینے نہیں آؤ گے میں نے تمہارے کمرے میں نہیں رہنا بھاڑ میں گئی ساری رسم مین چیز نکاح ہے جو ہو گیا ہے بس بات ختم ہا ولیمہ کروا کر تمہارے ارمان بھی پورے کروادو نگا پر تم اب اس کمرے سے نہیں جاؤ گی،،، حبیب



بات کو سمجھ میں ایسے کیسے یہاں رہو سب لوگ کیا سوچے گے جب دل کرتا ہے اپنے کمرے میں شفٹ ہو جاتی ہو۔ جب دل کرتا ہے یہاں شوہر کے کمرے میں کتنی شرم کی بات ہے مجھ ایسے اچھا نہیں لگا رہا حبیب اربہ کی بات سن کر سنمبل کو فون کر کے اپنے کمرے میں دبلا یا، اربہ تو حیرات سے اس دیکھی جا رہی تھی جانے یہ پاگل آدمی اب کیا کرنے والا تھا۔

کچھ ہی دیر میں سنمبل حبیب کے کمرے میں حاضر تھی اب کیا مسلا ہے تمہارے ساتھ اب تو بیوی بھی آگئی نہ سنمبل کے اندر آتے ہی اربہ صوفے پر جا بیٹھی،، مسلا مجھ نہیں آپکی لڈلی کو ہے اس کا کہنا ہے لوگ اس پہ باتے کرے گے اس لیے اب جب تک یہ میڈم رخصت نہیں ہو جاتی یہاں نہیں رہے گی،، اور آپ جانتے ہیں مجھے بھی ایک ادارے بندے کی ضرورت ہے میں ایسی حالت میں نیچے بھی گھڑے نہیں ہو سکتا اور ماما کو بھی نہیں بولا سکتا تو آپ دادوں سے بات کر لے جب تک میں ٹھیک نہیں ہوتا میری بیوی میرے پاس رہے گی

اور اس بھی سمجھا دے سنمبل نے اربہ کو دیکھا جو حبیب کی بات سن کر شرم سے سرچھکائے بیٹھی تھی،، سنمبل نے اس سمجھایا،، تم پریشان نہیں ہو حبیب ٹھیک کہ رہا ہے اس بھی ایک ادا کی ضرورت ہے اور ہم سفر سے بہتر اور کوئی نہیں ہو سکتا باکی میں دادوں کو سمجھ دو گی کوئی تم پہ باتے نہیں کرے گا ٹھیک ہے سنمبل نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لکر سمجھایا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

تو اربہ سمجھ گئی اور سنبھل چلی اپنے کمرے میں اربہ دروازہ لوک کرتے دوبارہ حبیب کے پاس آئیں تو وہ منہ  
بھلائے اب بھی بیٹھا تھا حبیب نہیں کرنی بات تم شاید ابھی بھی مجھ پر اعتبار نہیں کرتی حبیب کی بات سن کر اربہ  
نے تڑپ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کر کے بولی ایسا نہیں پیلز،،،  
○○○○○○○○○○ حبیب تم آج ہی ہو سپٹل سے آئے ہو سارا دن نہیں سوئے ابھی تمہارے لیے نیند ضروری ہے  
باتیں بعد میں کر لے گے نہیں بلکل نہیں مجھے ابھی کرنی ہے حبیب کسی ضدی بچے کی طرح منہ پھلا کر بات کرنے  
لگا اچھا ابھی کر لینا بات داؤئی تو کھالونہ پھر باتیں کرتے ہے  
حبیب نے آخر کار ہتھیار ڈالتے داؤئی لے لی اربہ نے پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھا دروازہ لوک کر کے بیڈ کی دوسری  
جانب آ کر حبیب کے پاس بیٹھ گئی تو حبیب نے اس اپنے ایک بازو کے گھیرے میں لیا کیو کے دوسرے پر پلستر  
لگایا گیا تھا اربہ اس کے سینے پر سر رکھ کر بولی تم نے مجھ یہ ڈرس پہن کو کیو بولا کیو کہ تم مجھے اس رنگ میں بہت  
حسین لگتی ہوں ویسے تو ہر رنگ تم پہ سوٹ کرتا ہے  
پر مجھے سب سے زیادہ اس میں خوبصورت لگتی ہو۔ میرا بس چلے تو سارے تمہارے کپڑے اسی رنگ میں لے کر آؤ  
تم چاہتی ہونا ہم تمہیں پوری دنیا کے سامنے رخصت کر کے لے کر آؤ تو ایسا ہی ہو گا پر تم جب میرے لیے سجو تو مجھ  
اس رنگ میں ساڑی کے ساتھ کمر بند بہن میری دولہن بنا تمہارے ہاتھوں میں مہندی لگی مجھ بہت پسند ہے  
تمہاری ہاتھ میں یہ چوڑیاں مجھ بہت اچھی لگتی ہے حبیب نے اس کا چوڑیوں سے بھر ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹوں سے  
لگایا اربہ تو نم آنکھوں سے حبیب کو تک تی اس دیکھی جا رہی تھی وہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی



حسیب اس کے لیے اتنا جنون ہے اسے اس قدر چاہتا ہے اربیہ کے تکتے پر حسیب مسکرا اس کے آنسوؤں اپنے ہونٹوں سے چنے تو اربیہ آنکھیں موند گئی بولو کرو گی نامیری خواہش پوری حسیب کے سوال پر اربیہ شرم سے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تو حسیب نے قہقہہ لگا کر اس خود میں بھنچا...

اب بتاؤں مجھ تمہاری کیا تمنا ہے

میں تمہارے سارے خواب پورے کرنا چاہتا ہوں حسیب نے اربیہ سے سوال کیا تو اس نے والٹا سوال کیا۔۔ کیا واقعی ہی تم میری تمنا پوری کرو گے تمہیں کوئی شک ہے یا اعتبار نہیں مجھ پر،،، اربیہ حسیب کی بات سن کر بولی ایسی بات نہیں ہے

بس یو نہی پوچھا اچھا چلو مجھ باتوں حسیب کے کہانے پر اربیہ نے اس باتیا مجھ ایک دن کے لیے لڑکوں والے سارے کام کرنے ہے مطلب رات کو لونگ ڈرو پر تمہاری ہیوی بانیک چلائی ہے تمہارے ساتھ ایک بسکٹ بول پیچ کھلنا ہے تمہارا گیسٹر بجنا ہے اور تمہارے ساتھ میل کر پتنگ اوڑانی ہے بس یہی تمنا ہے میری،،، حسیب اربیہ کی فرمائش کی لسٹ سن کر حیرانگی سے اس دیکھا اور اس کے چوپ ہونے کے باد بولا باقی سب تو ٹھیک ہے اس موسم میں پتنگ کہا سے لاؤ گا

تمہارے لیے میں کچھ نہیں جنتی جہاں سے مرزی لاؤ مجھ سب کرنا ہے اور پتنگ بھی اوڑانی ہے یاد ہے حسیب جب بچپن میں باڑے پایا تمہاری اور مان بھائی کی پتنگ پھاڑ دیتے تھے تو تم شوپر کی بنا کر اوڑتے تھے جو بازار کی پتنگ سے زیادہ اچھی ہوتی تھی



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

تم میرے لیے وہی بنانا رہیہ کی بات سن کر حسیب نے آنکھیں چھوٹی کیے اس سے پوچھا تم بچپن میں ہی میری ایک ایک حیرت نوٹ کرتی تھی کیا جب کے یہ سب تم فتنی کا کام ہوتا تھا ڈیڈ کو جان کر بتانا کہ میں پتنگ اڑا رہا ہوں ہانا کیونکہ مجھے بچپن سے ہی تمہارے ہاتھوں کی بنی پتنگ بہت پسند تھی اور میں جانتی تھی تم مجھ تو بنا کر دو گے نہیں پر خود تو اوڑاؤ گے تو میں جان کے یہ سب کرتی تھی اور مجھ بہت مزہ آتا تھا اپنا بدلہ بھی لے لیتی اور اپنی پسند کی پتنگ تمہیں اوڑاتے بھی دیکھ لیتی حسیب تو اس کی گل افشانی پر بھاؤ آچکا کر رہ گیا

یوہی دونوں کافی دیر تک باتیں کرتے رہے اور حسیب اس کی گود میں سر رکھ کر سو گیا رہیہ بھی کافی دیر اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتی رہی پھر اس کا سر تکیے پر رکھ کر اس کے پاس سو گئی۔۔۔

oooooooooooo عزیزہ جب اسٹیڈیم سے باہر آئی تو غصے میں تیز ڈارو کرنے لگی جس کی وجہ سے گاڑی انبلس ہوئی اور اس کا بوری طرح ایکسڈنٹ ہو گیا کچھ لوگوں اس ہو اسپتال لے گئے اور اس کے گھر انقم کیا

حب آفندی صاحب ہو اسپتال آئے تو عملیہ کی حالت بہت خراب تھی اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ چکی تھی اور چہرے پر بہت سی چوٹے آئی تھی آفندی صاحب تو اپنی بیٹی کو پہچان بھی نہیں پائے تھے پہلے وہ بہت ٹشن میں تھے کیونکہ ان کی دوسری بیوی اپنے حصے سارے شیر لے کر اور جس گھر میں انکی دوسری بیوی رہتی تھی وہ بھی اس نے اپنے نام کروالیا تھا سب لوٹ کر ان کے لیے ڈیوائس پیپر پرسیس کر کے کیسی اور کے ساتھ بھاگ گئی تھی ابھی اپنی بیوی کی بے وفائی پر ٹوٹے تھے کہ بیٹی کی حالت سن کر رش ڈروی کر کے ہو اسپتال پہنچ آج ان کو اپنے تمام گنازیاتی یاد آئی جو وہ اپنی پہلی بیوی کے ساتھ کرتے تھے



## ٹشن عاشقی سمعیہ حورین فاطمہ

یہ ان کی دعائیں عبادت کا اسر تھا کہ اللہ نے انہیں وقت سے پہلے گمراہی کے راستے سے باہر نیکالا آفندی صاحب جب علیزہ کو لے کر گھر آئے تو مسز آفندی باپ بیٹی کی حالت دیکھ کر دھل گئی اور آفندی صاحب اپنی بیوی کے پاؤں میں گر کے معافی مانگنے لگے

مجھ معاف کر دو ساری زندگی تم پہ ظلم کیا تمہارے روکنے کے باوجود بھی گمراہ کار راستہ اپنا یاد دیکھ آج میری اور میری بیٹی کے حالات اللہ نے ہمیں کیسی سزا دی ہو سکے تو ہمیں معاف کر دو یہ کہتے آفندی صاحب رو پڑے افشانے اگر بھڑ کر اپنے شوہر کو نیچے سے اٹھایا آپ یہ سب کر کے مجھ گناگار بنا کر آفندی صاحب آپ جیسے بھی ہے میرے شوہر ہے میں نے یہ کبھی نہیں چاہا آپ یو میرے پاؤں پر کھڑے کر معافی مانگے انسان کو چھکنا اس راب کی ذات کے سامنے چاہیے نا کے اس کے گناہ گر بندو کے آگے آپ دونوں گمراہی کے راستے پر سے لوٹ آئے یہ بہت ہے میرے لیے۔

علیزہ بلکل معزرو ہو چکی تھی اور خالی خالی آنکھوں سے اپنی ماں کو تک رہی تھی افشا کا دل جیسے کیسی میٹھی میں لے لیا ہوا اپنی بیٹی کو سینے سے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رودی

ایسے کب چاہا تھا انہوں نے کے اس کی بیٹھی کے ساتھ یہ سب ہو پر حسد کی آگ انسان کو جلا کر رخ کر دیتی ہے اور یہ حال علیزہ کے ساتھ ہوا تھا پر ایک ماں اپنی اولاد کو ایسے دیکھ کر کہا سب برداشت کر سکتی ہی افشا کا بھی سینا پھٹ رہا تھا آپنی بیٹی کو ایسی حالت میں دیکھ کر پر وہ مجبور تھی نافرمان اولاد حسد پرست لڑکیوں کا انجام شاید یہ ہوتا ہے ساری دنیا اس چھوڑ جائیں



پرایک ماں اپنی اولاد کو کسی حالت میں نہیں چھوڑ سکتی آفندی صاحب اب پانچ وقت کی نماز پڑتے تھے قرآن کی تلاوت کرتے سارے بورے کام انہوں نے چھوڑ دیے تھے افشا بھی اپنی بیٹی کی دیکھ بھال خود کرتی اور پوری کوشش کرتی اس خوش رکھنے کی جس نے نابولنے کی قسم کھا رکھی تھی۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ حسیب کی صبح آنکھ کھولی تو اربہ فریش سی باہر جانے کو تھی کدھر چلدی حسیب کے مخاطب کرنے پر اربہ نے پلٹ کر اس جواب دیا باہر کھانا لینے۔۔

اور مجھ فرش کون کروائے گا حسیب نے سوال کیا میں بڑی ماما کو بھیجتی ہو،، شاباش تمہیں شرم نہیں آئے گی اپنے حصے کا کام اپنی ساس سے کرواتے اور ماما کیا سوچے گی

تمہارے بارے میں کیسی بہوں میلی ہے تم ایک کام کرو ماما کی جگہ وہ پلو شہ کام والی جو آئی ہے نانیوز بید آپا کی بیٹی اس جھج دو واللہ کیا پٹھانی ہے

حسیب میں تمہارا منہ توڑ دو گی "ہاہاہاہا" جانا اب تم تو میرے کام کرو گی نہیں اور نہ تمہیں اپنی ساس کا خیال ہے پر مجھ اپنی ماما کا احساس ہے تو زہری بات ہے اس کام والی ماسی کو بولو گانا،، زبید آپا کی تعبیت کچھ ناساز تھی

جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی بیٹی پلو شہ کو بولو لیا تھا پلو شہ ایک پاٹھانی جوان لڑکی تھی ماہین کو تو اس خدا کا ویر تھا کیو کے اس کی نظر امان پر ٹیکی رہتی اب اربہ سے بھی اس نے ضرور درگت بنوانی تھی

اربہ غصے میں حسیب کے پاس جا کر اس کا گرون پکڑ کر بولی میں نے تمہاری آنکھ بھوڑ دینی ہے اگر تم نے اس آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو ابھی یہ بات کر رہے تھے کہ حسیب کے روم کا دوازبجا حسیب بولا کون ہے



اوصاحب جی ہم پلوشہ ہے باڑی بی بی جی نے اربہ باجی کو باہر بولویا ہے ہم ان کو بولنے کے لیے آیا ہے حبیب پلوشہ کی آواز پر مسکرا دیا جب کے اربہ غصے سے دروازہ کھولا کر اس پہ چڑوڑی دفا ہو جاؤ تم اور ماما کو بولوں میں آرہی ہو آج کے باد اس کمرے کے اس پاس آئیں نا تو ڈنگ توڑ دو گی

میں اربہ کے ایک دم دروازہ کھولنے اور دھرنے پر معصوم سی پلوشہ ڈر کے بھاگی تو اربہ نے دروازہ بند کیا اربہ کے دروازہ بند کرنے سے حبیب کا چھتر بھاڑ قہقہہ بلند ہوا تو اربہ گھور کر اس کے پاس گئی ہا ہا ہا کرنے کی ضرورت نہیں ہے چلو اب فرش نہیں ہونا کیا

اربہ حبیب کو اٹھانے میں مدد کرتے بولی تو حبیب نے کھنچے کر اس اپنے اوپر گریا حبیب دیکھ کر تمہیں چوٹ لگ جاتی۔

حبیب نے اس کی بات کو انور کرتے اربہ کے نم بالوں میں اپنا چہرہ چھپا کر گہرا سانس لیا تو اربہ لرز گئی شیمپو کی خوشبو نازک سا کوئل وجود حبیب کو بہکا رہا تھا

حبیب نے اربہ کی گردن میں اپنی ناک ر ب کی تو اربہ کی سانسیں اتھل پتھل ہوئی اور اس کی دھیمی دھیمی آواز نکلی ح حبیب پ پ پیلز ب باہر ماما انتظار کر رہی ہے حبیب جو اس کی گردن میں دیے جا بجا اپنے ہونٹ رکھ رہا تھا اربہ کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے اس کی گردن سے منہ نیکل کر دیکھا تو اربہ کا چہرہ سرخ انار ہو رہا تھا۔ حبیب اس کی ناک سے اپنی ناک ر ب کرتے گنگنا یا۔۔۔







طشن عاشقی

..★☆☆☆☆★.... دن یو نہی گزرے حسیب کافی بہتر ہو گیا تھا اور اب چل پھر بھی سکتا تھا،۔ حسیب کے ٹھیک ہوتے ہی مسز ار ترضی آ کر شادی کی تاریخ لے گئی تھیں،، ارسلان کے ساتھ حسیب اربہ کی بھی رخصتی اور ولیمہ تھا۔۔۔ دادوں نے تو مانا کر دیا مہندی مایوں سے پر سب لڑکیوں نے اتنا رولا ڈالا کے دادوں نے حامی بھر لی پر یہ بھی ساتھ کہا دیا تم لڑکیاں گھر میں جو مرضی کرو بس گھر تک مایوں مہندی کا نقش ہوگا۔

○○○○○○○○○○ دادوں زیادہ ہلا گولا نہیں چاہتی تھی کیونکہ آج کل ماہین کی طبعیت کھینچی کھینچی رہتی تھی اور چڑچڑی ہو رہی رہی تھی،، وجہ ایک تو امان اس کو بلکہ ٹائم نہیں دے رہا تھا کیوں کے اس پہ کام کا بوجھ زیادہ آگیا تھا جس کی وجہ سے وہ رات کو بھی لیٹ آتا تھا دوسرا ماہین کی طبعیت ناساز تھی پروہ ڈاکٹر کو بھی نہیں دیکھا رہی تھی۔۔ دادوں اور نورین اس کی تعبیت کی وجہ کچھ تو جان گی تھی اس لیے اس بولا بھی ڈاکٹر کو دیکھا دے،، پر ماہین جانے کیو اتنا رونے لگی کے دادوں نے منا کر دیا اس لیے وہ نہیں چاہتی تھی ماہین شادی کے فنگشن میں اپنی تعبیت زیادہ خراب کرے،، پر سنمبل نے انہیں تسلی دی کے وہ خیال رکھے گی۔۔۔۔ شادی کی تاریخ رکھتے دادوں نے سنمبل کو دوبارہ بولا لیا تھا

حسب کوجب علیرہ کا معلوم ہوا تو اسے افسوس ہوا اس نے چاہے جو بھی کیا ہو پر اربہ حسب نے کبھی نہیں چاہا تھا اس کی ایسی حالت ہو اس لیے حسب اربہ کو لے کر علیرہ کی عیادت کے لیے اور اپنی شادی کا کارڈ دینے مسز آفندی کے پاس گیا تھا، مسز آفندی ابھی علیرہ کو سولا کر آئی تھی کہ ایک ملازما بولی بڑی بیگم صاحبہ باہر آپ سے میلنے کوئی حسب شاہ آیا ہے،، اچھا تو اس گیسٹ روم میں بیٹھا کہ چائے پانی کا انتظام کرو میں آتی ہو،، ملازما



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

ہا میں سر ہلاتے حبیب کو گسٹ روم انتظار کرنے کا بول کر خود کچن میں چل دی، مسز آفندی جب گسٹ روم میں آئی تو حبیب دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ وہ پہلے کی نصیب کافی نڈھال اور کمزور لگ رہی تھی،،۔ "اسلام علیکم" "وعلیکم اسلام" "ماما یہ آپ نے کیا حالت بنالی ہے۔۔۔ بس بیٹا اولاد کا غم انسان کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیتا ہے۔ خیر تم یہ بتاؤ ساتھ میں کیسے لائے ہو کون ہے یہ مسز آفندی اربیہ کی طرف اشارہ کر کے بولی یہ میری بیوی اربیہ شاہ اربیہ جس نے بلیک گاؤں پہنے سر پہ حجاب کیا تھا پلو اوپر کر کے مسز آفندی کو سلام کیا تو وہ اس دیکھ کر دنگ رہ گئی،،۔ حجاب کے حوالے میں پور نور معصوم چہرہ انہیں بہت بھلا لگا جو چیز وہ اپنی بیٹی میں دیکھنا چاہتی تھی آج انہیں وہ سب اربیہ میں دیکھ رہا تھا افشانے اربیہ کا چہرہ ہاتھوں میں لکر اس کے ماتھے پر لب رکھے،، "ماشاء اللہ اللہ پاک نظرے بد سے بچائے یہ تو بہت خوبصورت اور پیاری بھی ہے۔۔۔ میں شرمندہ ہوں بچے اپنی بیٹی کے رویہ سے اس نے تم جیسی پاک دامن لڑکی کی عزت خراب کرنی چاہی۔۔۔"

○○○○○○○○○○ پیلز آنٹی آپ شرمندہ نہ ہو میں اس معاف کر چکی ہو اربیہ نے مسز آفندی کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو انہوں نے دوبارہ اربیہ کے ماتھے پہ لب رکھے اور دونوں کو بیٹھنے کو بولا،، اب کیسی ہے تعبیت ہے علیزہ کی حبیب نے مسز آفندی سے پوچھا بھی تو خاموش رہتی ہے کوئی بات نہیں کرتی بس روتی رہتی ہے تھوڑی دیر میں دوائی دے کر سولیا ہے۔ مسز آفندی کی بات پر حبیب نے سر ہلایا یہ میں اپنی اور اپنی ہمشیرہ کی شادی کا کارڈ دینے آپ کو آیا تھا آپ ضرور آئیگا،،۔ "ارے وہ بہت بہت مبارک ہو دونوں کو پر میں حبیب نہیں آ پاؤ گی میں علیزہ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی اس کی ایسی تعبیت نہیں اور اپنے ڈیڈ کو وہ اپنے پاس نہیں آنے دیتی تو میں معذرت خواہ ہو پر میری دعائیں تم



دونوں کے ساتھ ہے اللہ پاک تم دونوں کے نیک نصیب کرے اور تا عمر ایک دوسرے کے سکھ دکھ کے ساتھی بنے  
 رہو کوئی غم تم دونوں کے بچنے آئے۔۔۔ "آمین ثم آمین" مسز آفندی کے ساتھ حبیب اربہ نے بھی آمین کہا تو  
 ملازما کھانے پینے کی ڈرلی لائی یہ کیا بات ہے ماما ہم صرف آپ سے میلنے آئے تھے ان سب کی ضرورت نہیں کیو  
 ضرورت نہیں کیا میں اپنے بیٹے بہوں کے ساتھ کچھ کھاپی نہیں سکتی کیا مسز آفندی نے مسنوی غصہ سے حبیب کو  
 گھورا تو وہ مسکرا کر ان سے چائے لے گیا تم دونوں بیٹھوں میں ابھی آئی یہ کہتی مسز آفندی باہر اپنے کمرے میں کچھ  
 لانے چل دی،،

I love  افشا کے جانے کہ بعد اربہ نے حبیب کو مسکرا کر دیکھا تو حبیب بولا کیا،،،  
 you                اربہ نے  
 حبیب کے کان میں کہا تو حبیب حیرت سے بولا۔

خیر تو ہے مسز آج زیادہ پیار الگ رہا ہو جو مجھ پر اتنا پیار آ رہا ہے حبیب نے شرارت سے کہا تو اربہ بولی جی نہیں ہمیشہ  
 فضول لگتے ہوں،،،۔۔۔ بس یو ہئی سوچا آج تمہیں خوش فہمی میں ڈال دو کیا یاد کرو گے کس سخی بیوی سے پالا پڑا تھا اربہ  
 نے اتر کر کہا تو حبیب اس کے کان میں بولا گھر چلو زر اساری سخاوت نازکالی نہ تو کہا نا،،، اربہ اس کی بات سن کر لال  
 انار ہو گئی اور اس گھور کر بولی بے شرم انسان کہی پر بھی شروع ہو جاتے ہوں،،، "ہا ہا ہا" میں نے کیا کیا ہے اربہ ابھی  
 اس گھور رہی تھی کہ مسز آفندی اندر آئی اور اربہ کے پاس بیٹھ کر اس سمجھنے کا موقع دیے اس کے ہاتھوں میں  
 سونے کے گنگن پہنے،،، یی یہ سب کیا انٹی اربہ نے اٹک اٹک کر کھایا سب میرا پیار ہے حبیب میرا بیٹا اور تم



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

میری بہوں ہو پہلی بار گھر آئی ہو؟ "یونہی خالی ہاتھ تھوڑی جانے دیتی،، پر ماما یہ بہت زیادہ ہے ہم صرف آپ سے میلنے آئے تھے حسیب نے شکوہ کیا کوئی زیادہ نہیں کیا تم مجھ اپنی ماما نہیں مانتے ایسا نہیں ہے،، اگر سچ میں ایسا نہیں ہے تو مجھ بھی ارمان پورے کرنے دو نا اور کچھ نہیں بولنا مسز آفندی کی بات پر دونوں چوپ ہو گئے اور کچھ دیر باتیں کر کے اپنے گھر چل دیے.....

oooooooooooo

شادی کی تیاریاں زوروں شور و سے جاری تھی خاندان میں جب عازہ کی شادی کا پتا چلا تو اس بدنام کیا گیا،، کہ بچپن میں اغوا شدہ لڑکی سے کیسے کوئی بیاہ سکتے ہے یہ بات ارسلان کو پہلے پتا تھی،،۔ عازہ جب سکول سے چھٹی ٹائم باہر آئی تو کچھ بچے اغوا ہو چکے تھے جس میں عازہ بھی تھی پر امان نے چوبیس گھنٹے سے پہلے سب بچوں کو اور اپنی بہن کو بچا لیا تھا کچھ بھی برا ہونے سے پہلے

تبارسلان حسیب کے ساتھ ہی تھا یہ بات بہت پرانی تھی،،۔ پر حسدی لوگ یہ نہیں دیکھتے

بات کتنی نائی یا پروین ہے وہ بس دوسری کی اولاد کو بدنام کرنے پہ تو لے رہتے ہے،، امان اور حسیب پورے خاندان کے سب سے خوب رو جوان اور مال دار لڑکے تھے،، سب اپنی اپنی بیٹیاں انہیں دینا چاہتے تھے سب کو حمہ اور اس کی اولاد سے ازلوں کا بیر تھا، امان کی شادی پر بہت سی ماں نے خود کہا دارو سے کہ اربہ کی جگہ ہماری بیٹی لے لو اور بہت منتیں کی تب بھی دادوں نے ان لوگوں کو جھڑک دیا تھا،، جب ان کے ہاتھ دونوں لڑکے نہیں آئے اور اب عازہ کے لیے بھی اتنا شاندار لڑکا میلا تو فسدی ڈال کر عازہ کا رشتہ توڑونے کی کوشش کی امان نے اور دادو نے جا کے



ان لوگوں کی خوب عزت افزائی کی،،، دادوں نے صاف کہا دیا جو گل تم لوگوں کی اولاد کھیلار ہی ہے میں سب جانتی ہو پر میں نے کبھی تم پہ یا تمہاری اولادوں پر کوئی بات نہیں کی ہر گھر کا اپنا نیزم اپنی اولاد اپنے ماں باپ تو بہتر ہوگا میرے گھر کی بہو بیٹیوں کے بارے میں سوچ سمجھ کر بات کریں،،، تب سب کو چوپ لگی تھی،،، پر عازہ کارورو کے بورا حال تھا۔

oooooooooooo

ارسلان جب گھر آیا تو مسز ارٹضیٰ ارسلان پہ بھڑکی یہ میں کیا سن رہی ہو ارسلان اتنی بڑی بات تم نے ہم سے کیو چھپائی،، موم یہ بات بہت پورانی تھی اس لیے میں نے بتانا زور نہیں سمجھ رہ گئی لوگوں کی بات تو مجھ پر وا نہیں میرے لیے زیادہ میسٹر یہ کرتا ہے کے میرے ماں باپ میری بیوی کے بارے میں کیا سوچ رکھتے ہے،،، تو آپ اپنی بات کرے،، تمہیں کیا ہم جاہل لگتے ہے جو کوئی بھی آ کے بکوس کرے گا ہم مان لے گے تمہاری ماں کو غصہ اس بات کا ہے کہ اگر کوئی بھی آ کر ہماری بہوں کے بارے میں یا اس کے مازی کی کوئی بات کرتا ہے تو ہمیں پہلے سے معلوم ہونا چاہئے تاکہ ہم کیسی کے آگے شر مندہ ناہو،، باقی ہمیں اپنی بچی پر پورا یقین ہے اس کا کوئی قصور نہیں اور جو کوئی باتیں کر رہا ہے ہم جواب دے دے گے،،،، ارسلان اپنے ماں باپ کی بات سن کر سکھ کا سانس لیتے بولا تھنکس موم ڈیڈ مجھ خوشی ہوئی جان کر آپ لوگوں کی سوچ ٹیپکل ماں باپ جیسی نہیں ہے میں پہلے ہی پریشان تھا عازہ میرا فون نہیں اٹھا رہی حسیب باتارہا تھا اس نے رورو کے حالت خراب کر دی ہے مجھ آپ لوگوں کی ٹینشن



تھی جو دور ہو گئی ہے اب میں جا کے اپنی بیوی کو منالویہ ناہو وہ رورو کے خود کو بیمار کر کے رخصت ہی رو کو ادے  
"ہا ہا ہا" ارسلان کی بات سن کر مسٹر ار ترضیٰ نے قہقہہ لگایا اور ارسلان عائرہ سے ملنے چل دیا۔

چلو عازی جلدی سے تیار

ہو جاؤ ہمیں شوپنگ پر جانا ہے ارسلان آنے والا سنمبل اربہ اس کے کمرے میں آتے ہی عائرہ سے بولی جو بیڈ کر اون  
سے ٹیک لگائے گہری سوچ میں تھی سنمبل کے مخاطب کرنے پر سیدھی ہو بیٹھی مجھے کہی نہیں جانا آپ لوگ چلے  
جائے عائرہ کی بات سن کر اربہ اس کے پاس بیٹھی اور باہوں کے گھیرے میں لے کر بولی اور آپ کو لگتا ہے میں آپ  
کے بغیر چلی جاؤ گی۔۔

کیوں نہیں جانا ایک بات کان کھول کر سن لو ارسلان تم سے ملنا چاہتا ہے اور ہم اس کبھی بھی منا نہیں کرے گے،  
اب یہ تمہاری مرزی کے وہ چوری چھپے تمہارے کمرے میں آئے یا شرافت سے اس خود میل لو سنمبل نے عائرہ کو  
غصہ سے کہا، "کیا ہے۔۔"

بھا بھی جب میرا دل نہیں تو کیوز بردستی کر رہی ہے،، کیو دل نہیں میری بہن کا عائرہ کی بات سنتا مان اور حسیب اندر  
آیا مان کے سوال کرنے پر عائرہ نے کہا ویسے ہی ویسے ایسے کیو کچھ دن کی مہمان ہو ہمارے ساتھ ٹائم گزارنے کے  
بجائے یو منہ پھلا کر بیٹھی ہو دیکھو میری ڈول لوگوں سے برداشت نہیں ہوتا کہ ہم خوش رہے  
اس لیے لوگ ہمیں ہر طرح کی افیت دیتے ہے اسے میں ہمیں چاہیے کے فضول باتوں کو اگنور کر کے اپنے  
خوبصورت پل کو انجوائے کریں،، بلکل بھائی ٹھیک کہ رہے ہو اور یہ تم لڑکیوں کا رونا اسکا بچائے کیا آج کال کے



مردوں نے ٹھیکالے رکھا تم لڑکیوں کا مان بھائی کی طرح ناک صاف کرتے بھرے اب کیا ارسلان بھی یہ کام کرتے بھرے گا، مان جب عائرہ کو سمجھانے اس کے پاؤں میں بیٹھا تو حسیب بھی اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھا تھا اور عائرہ کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے اربہ کی طرف شرارت سے دیکھ کر بول جو اس کی بات سن کر گھور کے رہ گئی۔

دیکھ رہے ہیں بھائی اس کے کام عائرہ نے امان سے حسیب کی شکایت کی تو امان نے اس گھور کا ابے تیرے دوست کی ایسی کی تیسری میں اپنی بہن کی رخصت تب کرو گا جب ارسلان میاں میری بہن کے سارے ناز نخرے اٹھے گا بالکل بھائی نی تو میں نے بھی اس کے ٹکڑے کر دینے ہے کیو ارسلان میاں باہر گھڑے ہو کر شوگل دیکھوں گے یا کچھ یہاں آ کر پھوٹو گے حسیب نے باہر گھڑے ارسلان کو گھسیٹا جو کب سے کھڑا نہیں ہی دیکھ رہا تھا حسیب کے مخاطب کرنے پہ سب نے دروازے کی طرف دیکھا تو ارسلان اندر آیا کیو نہیں سالے صاحب ہم آپ کی بہن کی غلامی کرے گے میں کیا پاگل ہو جو اتنے بڑے وکیل کی بہن اور باکسر چمپئن کی بہن کی غلامی نا کر کے مرنا ہے کیا آپ ایک بار اطمینان رکھے ہم آپ کو شکات کا موقع نہیں دیے گے

ارسلان نے سر چھو کے تابعداری سے کہا تو سب قہقہہ لگا کے ہس دیے اور عائرہ بھی روتے روتے مسکرا دی ارسلان کے دل کو ڈھیروں سکون میلا عائرہ کو مسکراتا دیکھ کر آنسوؤں سے باہرے نین جب مسکراہٹ میں بدل تو ارسلان کو ان نین میں اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا دل کیا ان آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے چنے لے پر ہے رے یہ ظلم دنیا اس لیے اپنے ہر ارمان پہ پابندی ڈالے باہر کو چل دیا۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

عائزہ جب فرش ہو کر آئی تو کافی بہتر تھی سب کے ساتھ میل کر اپنی شادی کی شوپنگ کی دن یو نہی گزرے اور شادی کا دن آپنا دادو نے ایک ہی گھر میں رہ کر حسیب پہ پہرے لا گادیے کے رخصت تک حسیب اربہ کو دیکھ نہیں سکتا اور امان نے اس کام میں لگائے رکھا جس سے حسیب کو اربہ کا دیدار نصیب نہیں ہوا اور وہ غصے سے بھرا گھوم رہا تھا۔

آج مایوں مہندی کا گھر میں ہی فنگشن تھا ارسلان کی ولد اگھر میں آ کے عائزہ اربہ کو ہلدی مہندی لگائی اس فنگشن نے مرادوں کا آنا مننا تھا اس لیے وہ باہر کے چھوٹے موٹے کام دیکھتے رہے فنگشن ختم ہوا تو سیٹشن نے آ کر عائزہ اربہ اور باکی لڑکیوں کو مہندی لگائی مہندی سوکھنے تک سب لڑکیاں ہلا گولا کرتی رہی اور عائزہ اربہ کو چھڑتی رہی جس میں سب سے آگے سنبل تھی رات دیر تک فنگشن چلتا رہا بھر سب سونے چل دی کمرے میں آتے ہی عائزہ کے نمبر پر ارسلان کی لاتاد میسج تھے جس میں بہت سی شاعری تھی اور فرمائش تھی کہ اپنے ہاتھ کی پکس بھجو اپنے پکس بھجو جس پڑھ کر عائزہ مسکرا دی اور ایک دو پکس جھج کر سوتی بنی۔

اربہ کی مہندی سوکھ گئی تھی ابھی وہ ہاتھ پاؤں دھو کہ واشروم سے باہر آئی تو حسیب اس کے بستر پر لیٹا دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے اربہ کا انتظام کر رہا تھا اربہ اس اپنے کمرے میں دیکھ کر پہلے تو حیران ہوئی بھر دانت کچکا کر بولی تم یہاں کیا کر رہے ہوں اور میرے روم کا لوک ہر دفعہ کیسے کھول لیتے ہو، حسیب جو مزے سے اربہ کے بیڈ پر لیٹے



اس کا انتظار کر رہا تھا اس کے مخاطب کرنے پر پلٹ کر اربیہ کو دیکھا تو ٹھٹھک اور اس پریوش کو دیکھتے ہی سکت  
وجماعت ہو گیا۔

وہ کانچ سی گڑیا کی مانند نازک وجود یوڈرس میں ملبوس بناڈپٹے کے جس کی وجہ سے جسمانی نشیب  
وفراز ابھر کر اسے مزید دلکش بنا رہے تھے اربیہ نے جب حسیب کو دیکھ جو گہری نگاہوں سے اس ہی دیکھ رہا تھا پر خد  
پر نظر پڑی تو دل کیا زین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے،،

اپنی بے اختیار پہ اربیہ کو جی بھر کر غصہ آیا جلدی سے اپنے بال جو ابھی جوڑے میں بندے تھے انہیں کھول کر سینے پر  
پھیلا اور اپنا ڈپٹا دیکھا جو حسیب کے نیچے تھا اربیہ شرم سے سرخ پڑتی آگے ہو کر اپنا دوپٹہ حسیب کے نیچے سے نکالنا  
چاہا

تو حسیب نے کھینچ کر اسے اپنے اوپر گریا جس سے اربیہ کے سارے بال دونوں کو کور کر گئے حسیب نے اس کے بال  
چہرہ سے ہٹھا کر اربیہ کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ انار ہو رہا تھا اس وقت دونوں ایک دوسرے کی دھڑکنیں باآسانی سن  
رہے تھے

حسیب نے اربیہ کو باہوں کے حصار میں لیے کروٹ بدلی اور اس کے کان میں شعر پڑھا

READERS CHOICE

پھر نہ کیجئے میری گستاخ نگاہوں کا گلہ

آپ نے ہم پہ خود ہی ستم ڈھائے ہیں





# ٹشن عاشقی سمعیہ حوسین فاطمہ

اربیہ اس کے شعر پہ شرمنا کر اس کی گردن میں منہ چھپا گئی،، تو حبیب نے مسکرا کر دوبارہ شعر

پڑھا

اپنی سانسوں کے دامن میں چھپالو مجھ کو

تیری روح میں اتر جانے کو جی چاہتا ہے ❤️

حبیب نے شعر پڑھ کر اربیہ کی گردن پر اپنے دہکتے ہوئے ہونٹ رکھے تو اربیہ لرز گئی حبیب اپنے ایک ہاتھ کی

انگلیاں اس کے بالوں میں پھنسائے جب کے دوسرے ہاتھ سے اس کی کمر پکڑ بولا

تمہیں خود میں اتاروں یا خود تم میں اتر جاؤں؟ حبیب نے یہ کہتے اس کے کاندھے پر لب رکھے تو اربیہ بول اٹھی

"پ۔۔پ۔۔ پیلز۔۔ ح۔۔ ح۔۔ حبیب۔۔ ا۔۔ ا۔۔ ابھی نہیں اربیہ کی دیکھی آواز پر حبیب ہوش میں آ کر اس

کسی متائے جان کی طرح بیڈ پر لیٹا کر اس کے ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیا

اور اس کا ڈپٹا اٹھا کر اربیہ کو بیڈ پہ بیٹھا اور اس کے سر پہ اوڑھ کر اس کے پاس بیٹھا اربیہ کے ہاتھوں کو پکڑ کر مہندی

سے سچی ہتھیلی ناک کے پاس کر کے گہرا سانس لیا اور ان پر بھی اپنے لب رکھے،،

اور دوبارہ شعر پڑھ،، ❤️ دیکھ تیرے ہاتھوں پہ میرے نام کی مہندی کا رنگ چچتا تو بہت ہے مہکتا بھی بہت

ہے ❤️ حبیب کے ہر اندر سے عاشقی جھلک رہی تھی جس پہ اربیہ نازا تھی۔۔



○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ حسیب کی اتنی چاہت جنونیت دیوانگی پر اربیہ جہاں شرماری تھی وہی اپنی قسمت پہ خوشی سے آنکھ بھر آئی، اے میری مانوبلی خبردار ان خوبصورت آنکھوں پر ظلم کیا تو بہت برا پیش آؤ گا۔ بہت پیاری لگ رہی ہو انتظار نہیں ہو رہا اب بس جلدی سے میرے پاس آ جاؤ

بہت شدت سے کل کا انتظار ہے مجھ یہ کہتے حسیب اربیہ کے ماتھے پر ایک بار پھر سے اپنے لب رکھتا جانے لگا تو اربیہ نے اس کے بازوؤں سے پکڑ کر روکا اربیہ کے روکنے سے حسیب روک گیا اور سوالیہ نظروں سے اربیہ کو دیکھا جو اس کے گال پر شدت سے بوسہ دتے بولی گڈنائٹ حسیب اربیہ کی اس عادیہ فدا ہوتا ہنٹوں کو اوکر کے اس کے ہونٹوں پر جھک کر اس دو بار ابیڈہ گر گیا تو اربیہ حیرات سے آنکھ کھولے

اس دیکھنے لگی اور اپنی بے وقوفی پر پچھتائی پر اب پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اس لیے حسیب کے بالوں میں اپنی انگلیاں بھسے اس کے پیچھے ہٹنے کا انتظار کرنے لگی جو کے ناممکن لگ رہا تھا۔

جانے کتنے پل گزر اربیہ کی اب سانسیں اکھڑنے لگی تو حسیب پیچھے ہوا جب تک تم پوری طرح سے میری دستر میں نہیں آ جاتی مجھ مت چھیڑونی تو تمہیں مہنگا پڑ جائے گا۔ حسیب یہ کہتے

ایک بار بھر اس کے ہونٹوں پر شدت بھرا بوسہ دیتے باہر چلا گیا اور اربیہ لمبے لمبے سانس لیتی تکیا میں منہ دیے شرمائی گئی۔۔۔

READERS CHOICE





## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

صبح ہوتے ہی افراتفری مچ گئی آج بارات تھی اور سب اپنی اپنی تیاری کو لگ گئی بس عائرہ تھوڑی اداس تھی آج وہ اس گھر کے لیے پرانی ہو جائے گی سب نے اس کے ساتھ بہت اچھا دن گزارا کب ہوئی کچھ پتا بھی نہیں چلا فنکشن ہال میں رکھا گیا تھا آج ماہین بھی پہلے سے بہتر تھی اور سب کے ساتھ بیٹھ کر خوب مستی کی، دادو اور اکبر شاہ نے دنوں دو لہوں کا بہت زبردست استقبال کیا ارسلان اور حبیب سٹیج پہ بیٹھے اپنی اپنی دولہنوں کا انتظار کر رہے تھے جو امان کے ساتھ سامنے سے آتی دیکھائی دی سب بہت پیاری لگ رہی تھی عائرہ نے گولڈن کلر کا لہنگا چولی پہنا تھا جو کہ نیٹ کا تھا اور اوپر ویلوٹ اور نگو کا کام کیا ہوا تھا ناک میں آج بڑی سی نتھ پہنے میٹشن کے مہرات سے کی گئے میکپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی اربہ نے حبیب کے کہے کے مطابق ریڈ اور بلیک ساڑی پہنی تھی جس پہ گولڈن کام کیا ہوا تھا میٹشن کے مہرات سے کی گئے میکپ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی دونوں کو جب سٹیج پر لیا گیا تو ارسلان حبیب دیکھ کر دنگ رہ گئے تھے آج دونوں دولہنوں پر روپ ٹوٹ کر برسا تھا،

ارسلان اور حبیب بھی کیسی سے کم نہیں لگ رہے تھے حبیب نے بلیک کلر کا تھری پس سوٹ پہن رکھا تھا کیونکہ دادو نے پہلے ہی کہا دیا تھا کہ حبیب کا ولیمہ ہے اربہ کی رخصت پہلے ہو چکی ہے سب نے بات تو بہت کی پر دادو کو سب کو جواب دینا خوب آتا تھا اور لوگوں کا تو کام ہے بول نا آخر کر بول بول چپ کر جانا۔  
○○○○○○○○○○ ارسلان بلیک لکر کی شیر وانی پہنے بہت خوب رو لگ رہا تھا نورین جانے کتنی بار اس کی نظر اتار کر گئی تھی۔۔ ارسلان اور حبیب دونوں نے اپنی اپنی دولہنوں کو اوپر چسڑھانے میں مدد کی تھی



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

سنبل نے سب لڑکیوں کے ساتھ مل کر انہیں مل کر سٹیج پر بٹھایا سٹیج پہ بیٹھتے ہی حسیب نے اربہ کی کمر میں ہاتھ ڈال خود کہ قریب کیا

تو اربہ گھور کر رہ گئی پروہاں پر وا کسے تھے وہ ڈھیٹ بنا اس کی کمر میں یو نہی ہاتھ ڈالے بیٹھا ہاں ارسلان کی نظر تو بار بار بھٹک کر عازہ پہ جارہی تھی جو اس کی نظروں سے سرخ پڑتے اپنا جھکا سر مزید جھکا گئی،

کچھ دیر میں کھانا کھولوایا گیا کھانا بہت خاموش سے کھایا گیا، سنبل اور ماہین نے حسیب ارسلان کو خوب لوٹا کچھ دیر تک ہلے گولے کے بادر خست کا شور واٹھا اور عازہ سب سے میل کے خوب روئی اور سب کو رولا گی امان نے اپنی بہن کو سینے سے لگائے گاڑی میں بیٹھا اور اس کے سر پہ پیار کیا اور بہت سی دعاؤں کے ساتھ عازہ ر خست ہوئی۔۔۔ حسیب نے گھر پہ سٹیج بنوانے سے منع کر دیا کیونکہ وہ اربہ کو کہائی لے کر جانا چاہتا تھا جو وہ پہلے ہی گھر میں اعلان کر چکا تھا اربہ بھی اکبر ماہین سب سے میل کے روئی یہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے نا چاہ کر بھی دل بھار ہی آتا ہے اربہ بھی سب کی دعائیں لیتی حسیب کے سنگ چل دی۔۔۔

حسیب اس شہر سے تھوڑا دور جنگل کی اور لایا تھا جہاں بہت خوبصورت جھیل تھی جس کے نیچے پانی بہے رہا تھا ایک طرف خوبصورت ٹنٹ لگا تھا دوسری طرف پھولو اور کینڈل سے راستہ بنایا گیا تھا جس کے پار ایک خوبصورت ٹیل لگی تھی جس پہ ویڈنگ کیک پڑا تھا اربہ یہ سب منہ کھولے حیرت سے کبھی حسیب کو تو کبھی سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔



طشن عاشقی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ حسیب پھولوں کے راستہ اربیہ کے سامنے ایک گھٹنا بینڈ کیے بیٹھا تھا اس نے دھڑکتے دل سے  
اسکی جانب دیکھا تھا۔ میں تمہیں گلابوں کے کن رنگوں اور خوشبوؤں سے تشبیہ دوں۔؟ جو بھی گلاب کے سارے  
رنگ ہوتے ہے تمہاری خوبصورتی کی بدولت ہیں۔ میں تمہیں اس کے کچھ رنگوں سے رنگ دوں گا۔!!  
یہ سرخ گلاب! اس نے وہ اپنی پشت پر بندھے دونوں ہاتھوں میں سے ایک سرخ گلاب نکال کر اس کی جانب  
بڑھایا۔۔ تم جب شرماتی ہو تو تمہارے گال کی لالی کی طرح ہوتا ہے۔!! حسیب گھڑا ہوا اور اربیہ تھوڑا آگے  
بڑھی۔۔ "یہ سفید گلاب۔۔ اس نے دوسرا نکال کر اسکی جانب بڑھایا۔۔ تمہارے خالص پاکیزہ دل کی مانند  
سفید۔۔!!

حسب اور اربیہ آگے بڑھے اور اس نے تیسرا نکال۔۔!! کالا گلاب!! تمہارے ریشمی کیسوؤں کی سیاہی کی طرح ہے جو تمہارے کاندھوں پر نازک ٹھہرتا ہے اور ہواؤں میں جھومتا ہے۔۔!!

پنک روز!! حسب نے اس کے ہونٹوں سے سرکتے اس دیا تمہارے نرم و لطیف ہونٹوں کی رنگت سے رنگا ہوا جس کی مہک سے وجود مطعر ہو جاتا ہے۔۔!!

ارغونی پھول۔۔!! تمہارے ریشمی لباس کی طرح ہے جو چاند کی چاندنی رات میں تم پہ سجتا ہے۔۔!! ٹیبل کے پاس پہنچ کر حسب نے اربیہ کے اوپر جو شال تھی وہ اتار کر چیر پر رکھ دی اور اس پھول دیا۔!! مثل گل۔۔!! تم تم وہ خوشبودار پھول ہو جو میرے دل میں نرمی سے جھومتا ہے۔۔!! تم میرے لیے وہ پھول ہو جس کا میں نے ہمیشہ خواب دیکھا ہے۔۔۔



وہ ایک ایک کر کے ہر رنگ کے ♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

پھول سے اسکا ہاتھ بھرتا گیا۔۔۔ اربہ تودم سادھے سی اسے حیرت سے دیکھی جا رہی تھی۔۔۔

حسیب اس کے پیچھے آکر ٹیبل سے نائف اٹھایا اور ایک ہاتھ اس کے کمر سے میں ڈالے اپنے قریب کیا جب کے اپنا اور اربہ کا دوسرا ہاتھ نائف پہ رکھ کر کیک کاٹا اور دونوں نے ایک دوسرے کو کھلایا کیک کھلانے کے بعد حسیب نے اربہ کو گود میں اٹھا کر ٹینٹ میں لے آیا

اور اسے نیچے اتارا اچھوٹے سے ٹینٹ میں نیچے بہت خوبصورت سے بستر لگا کر سجایا گیا تھا باہر کے ماحول سے اندر سردی کچھ کم تھی حسیب اندر آکر اپنا کوٹ اتارا اور شلڈ کے بٹن کھولے اور اربہ کے پاس جا کر پیچھے سے اسکی ساڑھی کا پلو اپنی انگلی سے نیچے سر کا یا

اور اربہ کے کان میں بولا جیسے بیمار کو آس ہوتی ہے شفاء کی ویسے ہی تیرے طلبگار ہیں ہم۔۔۔ حسیب کی بے باکی پر اربہ کا سارا خون اسکے چہرے پر آٹھرا تھا۔

سارا وجود جھنجھٹا تھا۔۔۔ اس کے وجود سے پھوٹتی ہوئی صندلی منک حسیب کو بہکنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

"حس۔۔۔ ح۔۔۔ حسیب۔۔۔ اس نے کیک پاتی ہوئی آواز میں بمشکل حسیب کا نام لیا۔۔۔

تو حسیب نے اسکے سرخی مائل چہرہ کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھا۔

اربیہ کو اپنی دھڑکنوں کا شور اپنے ♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

کانوں میں سنائی دے رہا تھا۔۔۔ اربہ کے لیے یہ فسوں خیز لمحات کسی قیامت سے کم نہ تھے۔۔۔ حسیب کی جان آج ہم



اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

<https://ezreaderschoice.com> آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)



دونوں کو ایک جان ہونے دو۔۔ آج اپنے حبیب کو اجازت دو کہ وہ تمہاری روح میں اتر کر سانسوں میں اپنا نام لکھ کر تم پر ہمیشہ کیلئے اپنی مہر ثبت کر دے۔۔ "تم عاشقی ہو میری بے انتہا عشق کرتا ہو تم سے تم آس پاس ہوتی ہو سب مکمل لگتا ہے۔ تم پاس نہیں ہوتی تو سب ویران لگتا ہے۔ وہ اسکی تھوڑی کو اپنی پوروں سے چھو کر خمار آلود لہجے میں بولا۔۔۔۔۔ "ہم دونوں قریب آنے کے لیے بنے ہیں میری جان۔۔۔!!" اربہ کو بلوڑ اپنے شانوں سے کھسکتا ہوا محسوس ہوا تو اسکی جان لبوں کو آئی۔۔۔۔۔ "اب ہم دونوں میں ایسا کوئی لمحہ نہیں آئے گا جو ہمیں فاصلوں پر لے جائے میں ایسا کبھی ہونے نہیں دوں گا میری روح کو اپنی روح سے اس طرح باندھ لو کہ میں تم سے دور جانے کا سوچ بھی ناسکوں جب تم میری آنکھوں میں دیکھتی ہو تو دل چاہتا ہے تمہاری آنکھوں کے سارے خوابوں کو تعبیر کر دوں۔۔۔۔۔"



ان میں صرف اپنی چاہت کے خواب بھردوں میں آج تمہیں اپنا آپ اپنا یقین اپنی عاشقی سب سوئپ دینا چاہتا ہوں۔ آج میں عاشقی کو اس کی صورت ان گلاب پیکھڑیوں پر نقش کرنا چاہتا ہوں تاکہ میری محبت کی خوشبو تمہارا تن من مہکا دے۔۔۔

اس کی دونوں لرزتی ہوئی پلکوں پہ باری باری اپنے لب رکھتا ہوا بو جھل لہجے میں بولا تو اربیہ اس کے سلگتے لمس پہ تڑپ اٹھی۔ انتہائی قربت پہ اس کا تنفس بگڑنے لگا۔

"اجازت ہے اری آج تمہیں مکمل اپنا بنانے کی،،، انکار کی گنجائش وہ مفقود پارہی تھی انکار کا کوئی جواز وہ سب بھیہ کھول رہا تو اربیہ کیوچپ رہتی تمہیں معلوم ہے حبیب شاہ میرا کیا دل چاہتا ہے میرا دل چاہتا ہے میں تمہاری واحد نظروں کا مرکز بنو میرا یہ دل تمہارا دیوانہ ہے۔۔۔ حبیب اربیہ کی بات سن کر مسکرا دیا اور اس اٹھا کر بستر پہ لیٹا یا اپنی جیب سے ایک لوکٹ نکال اور اربیہ کی نازک سی گردن میں ڈال دیا اور اس ہیوی جیولری سے آزاد کیا یہ تمہاری رہنمائی کا تحفہ حبیب نے کہا تو اربیہ نے لوکٹ دیکھ کر حبیب پہ بھڑکی

آج بھی تم دل توڑو گے یہ اس آدھے ٹکڑے کا کیا مطلب ہے حبیب اس کی بات کو انور کرتے اپنی شرٹ اتار کر دور اچھالی اور اربیہ کے قریب ہوا تو اس کلک کی آواز آئی یہ لوکٹ گولڈ کا اور میگنٹ ہاڈ کی شب میں بنے جس کا آدھا حصہ اربیہ کے پاس اور آدھا حبیب کے پاس تھا جب حبیب قریب ہوا تو ایک دل جابنا،، اس دل توڑنا نہیں جوڑنا کہتے ہے بیوقوف

اربیہ اسکی گلافشانی پہ شرم کے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تو حبیب



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

کے لب اسے اپنی شہ رگ پہ گستاخیاں کرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ اسنے اربہ کے گرد اپنی بازوؤں کا گھیرا تنگ کیا۔۔

حسب اس کے چہرے کے ایک ایک نقش پہ اپنے بوسہ کی بو چھاڑ کر دی اور اس کے ہونٹوں پر جھک گیا کچھ لمحوں بعد اسکی شدت بھری قید سے رہائی پاتے ہی وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔

حسب نے اربہ کی مخروطی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے انہیں تکیے سے لگائے اپنی جسارت میں مدغم کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اس کا دل تو اچھل کر حلق میں اٹک گیا۔۔۔ اور سانسیں تھم گئیں۔۔۔ پوری رات اربہ حسب کی شدت چھلتی اس کی پناہوں میں سو گئی اور ایک خوبصورت شام اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔

عائزہ پورے راستے روتی آئی تھی مسز ار تفضی اور ارسلان نے اس چپ کر دیا گھر آ کر عائزہ کی حالت دیکھ کر آیت نے کوئی رسم نہیں کی اور عائزہ کو ارسلان کے روم میں چھوڑ آئی۔۔۔ کمر بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جہازی سائز بیڈ کو بھولوں کی لڑیوں سے ڈیکوریت کیا گیا تھا۔ اور پورے کمرے میں کنڈل لگائی گئی تھی عائزہ بیڈ پہ بیٹھی اپنے گھر والوں کو یاد کرتی اب بھی رو رہی تھی کمرے کا دروازہ کھولے ارسلان اندر آیا اور کمرہ لوک کر کے عائزہ کے پاس بیٹھا۔۔۔

"اسلام علیکم!"



## ٹشن عاشقی سمعید حوسین فاطمہ

ارسلان کے سلام کرنے سے عائرہ نے صرف سر ہلایا تو ارسلان اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو اپنے گرم ہاتھوں میں لکر بولا۔

"عازی مجھ سے آپ کا رونہ نہیں دیکھا جاتا آپ کیا میرے ساتھ خوش نہیں" ارسلان کی بات سن کر عائرہ نے سر اٹھا کر ارسلان کو دیکھا جو اس ہی دیکھ رہا تھا۔"

۔۔۔۔۔ ایسی بات نہیں ہے بس میں سب کو مس کر رہی تھی کبھی عادت نہیں ان سب کے بنارہنے کی آپ جانتے ہیں میں زیادہ باہر بھی نہیں نکلی شاید اس لیے مجھ زیادہ رونہ آ رہا ہے سوری۔"

عائرہ نے اپنے آنسو پونچھتے شرمندگی سے کہا تو ارسلان قریب ہوا اور اس کے آنسو کو اپنی ہونٹوں سے چن لیا ارسلان کی اس حرکت پر عائرہ شرمائی اور ارسلان قہقہہ لگا گیا۔

"میں وعدا کرتا ہوں عائرہ میں آپ کو ہمیشہ خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا..... آپ میری زندگی ہیں۔ مجھ تب بہت برا لگتا ہے جب آپ ان آنکھوں پہ ظلم کرتی ہے آئندہ سے میں کبھی برداشت نہیں کروں گا آپ میری خوبصورت آنکھوں کو تکلیف دیں...."

ارسلان نے باتوں کے دوران عائرہ کے ہاتھ میں گولڈ کی رنگ پہنا دی،،،۔

"آپ کی ایک ایک چیز اب میری ہے۔" ارسلان نے عائرہ کے سر سے ساری پن نکال کر دوپٹہ سر سے آزاد کیا اس کے ماتھے پہ سے بندیا ہٹا کر وہاں اپنا لمس چھوڑا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

"آپ کی آنکھیں آپ کے ہونٹوں۔۔۔ آپ پوری کی پوری میری۔۔۔ آپ کا خود پہ کوئی حق نہیں کہ یو خود پہ ظلم کریں۔"

ارسلان اسکے وجود سے ایک ایک کر کے جیولری کو ہٹاتے بوجھل آواز میں ذومعنی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے دھیرے سے اسکی سماتوں میں رس گھول رہا تھا۔

"ارسلان نے اس کے ناک سے نتھلی کو جدا کرتے ہوئے اپنے لب عائرہ کے ناک پہ رکھے تو وہ جی جان سے کانپ گئی۔ ارسلان اسکے کان کے قریب ہو کر بولا۔

"اجازت ہے آج میں پور پور آپ کو اپنی عاشق سے مہکا دویہ دل کب سے آپکی قربت کے لیے مچل رہا ہے یہ۔"

کہتے اس نے عائرہ کے کانوں پہ لب رکھے اور عائرہ کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ انار ہو چکا تھا ارسلان کے دیکھنے سے عائرہ اس کے سینے سے لگی شرمادی اور ارسلان لائٹ بند کرتے اس پہ اپنی شدتیں لوٹانے لگا اور ایک خوبصورت رات اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔

---

علم جہانگیر جو کہ سیاست میں تھا ساتھ

میں کالا دھند اڈر گز سمگلنگ کرتا پولیس کے افسروں کو جیب میں رکھنے والا بند تھا۔ اس لیے اسکو کسی کاڈر نہیں پر آج تک اس نے لڑکیوں کی سمگلنگ نہیں کی۔۔۔ جب کے زرباب جہانگیر ایک ایش مرد لڑکیوں کی عزت سے کھیلنا اس کا معمول تھا علم جہانگیر نے اس روکنے کی بہت کوشش کی پر وہ اپنے بھائی کالاڈلا بھی تھا جہاں اس سے ڈرتا وہا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

اپنی بات منوانا بھی جانتا تھا علم نے بھی اس کو سمجھنا چھوڑ دیا بچہ سمجھ کے۔۔۔۔۔ خود ہی سنبھل جائے گا پر ایسا نہ ہوا۔ جب اس حسیب اور بوبی کے بیچ فلائٹ کا معلوم ہوا تو اس نے تب بھی کہا کہ وہ حسیب کو دیکھ لے گا خود دور رہے پر زرباب جہانگیر اپنے جذباتی پن اپنے ساتھ اپنے بھائی کا نقصان کر گیا تھا۔۔۔ امان نے پہلے بہت سے ثبوت اکٹھے کر لیے تھے۔ پھر بوبی اس کے ہاتھ لگ گیا اور کچھ اس سے اگلو کر امان اس کو ٹک لے گیا سارے ثبوت علم جہانگیر اور اس کے بھائی کے خلاف تھے زرباب جہانگیر کو پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی۔۔۔ اور علم کی ہر جگہ بدنامی ہو چکی تھی۔۔۔ جو لوگ اس کی بہت عزت کرتے تھے اب سب نے سے سیاست سے ہٹ کر بولا ہر چینل پہ انہی کی خبر چل رہی تھی علم جہانگیر غصے سے پاگل ہوتا پاکستان آ گیا تھا اور اس وقت اپنے الی شان ہاؤس میں بیٹھے اپنے پر سنل سیکرٹری پہ دھاڑا

"پتا کرو اس وکیل کا اس کی کمزوری کا مجھ ابھی کے ابھی اسکی ساری انفرمیشن چاہیے۔"

oooooooooooo

”سر آپ ٹشن نالے میں نے پہلے ہی ساری انفرمیشن نکال لی ہے امان شاہ کی سب سے بڑی کمزوری اس کی بیوی ہے جس نے بیوقوفوں کو بھی پیچھے چھوڑ ہوا ہے“ روحیل نے اسے ساری ڈیٹیل دی تو علم جہانگیر بولا

”جلدی سے گاڑی نکالوں اس کی بیوی کو میں خود اٹھاؤ گا“

”پر سر آپ کا باہر جانا منصب نہیں لوگ سڑ کو پر نیکلے دنگا فساد کر رہے ہے ایسے میں آپکی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے“

روحیل نے اپنی سے سمجھ داری کی بات کی۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

”علم جہانگیر خود جائے گا چاہے بیس بدل کر ہی کیوں نہ جانا پڑھے“ روحیل اس کی بات مان کر باہر کو چل دیا

کچھ دیر میں علم نے اپنا گٹپ چیخ کر کے شامین چل دیا

اس وقت سنبھل ماہین دادوں نورین بیگم لاونج میں بیٹھے تھے کے کچھ لوگ انکے گھر میں آگے جنہوں نے گارڈ کو

بہت بوری طرح سے پیٹا تھا

اندر آتے ہی علم نے سب کو سمجھنے کا موقع دیے بینا ایک خوبصورت سے ڈکورشن پس پر فائر کی جس سے سب کی چیخ

نکلی اور دادو کے سر پر اپنی گن تانی کہا ہے

”امان شاہ کی بیوی کون ہے“

سب لوگ اس کی دھڑ سے ڈر گئے ماہین تو باقاعدہ کانپ رہی تھی پر اپنی دادوں کے سر پر گن دیکھ کر بولی

”م۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔ہو امان شاہ کی بیوی پ۔۔۔پ۔۔۔پلیز میری دادوں کو چھوڑ دے“ ماہین نے اٹکتے

اٹکتے کہا تو علم جہانگیر دم ساداسا ماہین کو دیکھ گیا اور اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی

نازک سی ماہین اپنی معصومیت پہ علم جہانگیر کے دل کی دنیا تھس نہس کر گئی تھی

وہ دادو کو چھوڑے ماہین کے پاس آیا اور اسکے چہرے پر گن پیھر کر بولو کیا

”تم سچ میں امان شاہ کی بیوی ہوں“ ماہین اپنے چہرے پہ اس کی گن پیھرتے دیکھ کر ڈری سہمی سے اسے دیکھنے لگی

جس کی آنکھوں سے اسے وحشت ہو رہی تھی جب کے علم کی نگاہوں میں چاہت محبت عزت تھی

سنبھل ماہین کے پاس آکر علم کی گن والے ہاتھ چھٹکے اور ماہین کو سینے سے لگا کر بولی



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

”خبردار اس معصوم پر اپنی گندی نظر رکھی تو اور کون ہو تم لوگ یہاں کیا کرنے آئے ہو،“ علم جہانگیر سنبل کی بات اگور کرتے ماہین کو دیکھ رہا تھا

جو سر سنبل کے سینے میں منہ دیے تھر تھر کانپ رہی تھی  
علم نے ایک جھٹکے سے اس سنبل سے آزاد کیا اور اپنے باہوں کے گہرے میں لیا  
علم جہانگیر کے اس عمل سے ماہین کی چیخ نکلی اور مزاحمت کرتے خود کو چھوڑوانے لگی  
”چھوڑو اسے ذلیل آدمی،“ سنبل نے آگے بڑھ کر ماہین کو چھوڑوانا چاہا  
تو اس نے سنبل کے بازوؤں پہ گولی ماری اور سب کی چیخ بلند ہوئی  
نورین دادو روتے ہوئے سنبل کے پاس گئی اور نورین بولی  
”کون ہو تم کیا دشمنی ہے میرے بیٹے سے“

oooooooo

”دو دشمنی مجھے اس سے کوئی نہیں تھی لیکن جہنم اس نے خود خریدی ہے میرے خلاف جا کے جس کی سزا بہت  
بھیانک ہے تڑپے گا اب امان شاہ اپنی بیوی کی شکل دیکھنے کے لیے کیونکہ ماہین شاہ اب صرف علم جہانگیر کی جاگیر  
بنے گی“

”دیکھو بیٹا اس بچی کا کوئی قصور نہیں اسے چھوڑ دو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہو،“ دادو منتیں کرنے لگی



## ٹشن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

پر علم ماہین اور باقی سب کی چیخوں کی پروا کیے بنا اسے گھسٹ کر لے گیا

نورین نے جلدی سے و آصف شاہ کو فون کیا کیونکہ سنمبل کی حالت خراب ہو رہی تھی اور اس کا بچہ بھی ماں کو تڑپتے دیکھ رو رہا تھا

نورین بوکھلی سب کو باری باری فون کر کے بولا رہی تھی

امان کو جیسے ہی پتا چلا وہ رش ڈریو کرتے گھر آیا آگے کا منظر دیکھ کے اس کے پاؤں سے زمین نکل چکی تھی پورے گھر میں ماہین کو دیکھ چکا تھا پر وہ وہاں نہیں تھی

و آصف اکبر سنمبل کو ہو اسپتال لے گئے تھے ارسلان حبیب اربہ عازہ کو گھر دادوں کے پاس چھوڑ گئے تھے

کیونکہ انکی حالت خراب ہو گئی تھی سب لوگ ماہین کے پیچھے سسرکوں پہ اسے ڈھونڈ رہے تھے

امان بھی غصے سے پاگل ہوتا ہر چیز تحس نہس کیے چیخا، اس سگریٹ کی بہت طلب ہو رہی تھی مان نے ماہین سے کیا

ہوا وعدہ پورا کیا اور سگریٹ چھوڑ دی پہلے پہل تو اس نے کم کردی تھی پھر استا استا بھی چھوڑ دی جس میں زیادہ ہاتھ

ماہین کا تھا پر اب نا سگریٹ تھی نا ماہین

”علم جہانگیر بہت غلط کیا میری بیوی کو لے جا کر نہیں چھوڑو گا تجھ میں“ یہ کہتے امان باہر کو چل دیا

ہر طرف افراتفری کا علم تھا عازہ اربہ دادوں کے ساتھ زین کو بھی سمجھل رہی تھی جو کے مشکل تھا

فیصل بھی اس وقت سب کے ساتھ پریشان سا ہو اسپتال میں موجود تھا

علم نے ماہین کو لا کر اپنے کمرے میں بند کیا



”م۔۔م۔۔مجھ۔۔م۔۔م۔۔مان۔۔ک۔۔ک۔۔کے۔۔پ۔۔پ۔۔پاس۔۔ج۔۔جانا۔۔ہ۔۔ہ۔۔ہے۔۔  
 م۔۔م۔۔مجھ۔۔م۔۔م۔۔مان۔۔ک۔۔ک۔۔کے۔۔پ۔۔پ۔۔پاس۔۔ج۔۔ج۔۔جانے۔۔د۔۔د۔۔د  
 ے۔۔م۔۔م۔۔میرا۔۔م۔۔م۔۔

مان۔۔آ۔۔آ۔۔آپ۔۔ک۔۔ک۔۔کو۔۔چ۔۔چ۔۔چھوڑے۔۔گ۔۔گ۔۔گا۔۔ن۔۔ن۔۔نہیں۔۔  
 ”شششش بس بے بی ڈول مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں میں تمہیں امان شاہ سے زیادہ محبت کرو گا  
 تمہیں رانی بنا کر رکھو گا تمہیں اتنی دور لے جاؤ گا کہ تم امان شاہ کا نام بھی بھول جاؤ گی“  
 ”نہیں س۔۔۔۔ماہین چیخی

”م۔۔م۔۔مجھ۔۔م۔۔م۔۔مان۔۔س۔۔س۔۔سے۔۔د۔۔د۔۔دور۔۔ن۔۔ن۔۔نہیں۔۔ج۔۔ج۔۔ج  
 انا۔۔م۔۔م۔۔میں۔۔ا۔۔ا۔۔انکے۔۔ب۔۔ب۔۔بہنا۔۔م۔۔م۔۔مر۔۔ج۔۔ج۔۔جاؤ۔۔گ۔۔گ۔۔  
 گی۔۔۔

م۔۔م۔۔مجھ۔۔آ۔۔آ۔۔آپ۔۔ا۔۔ا۔۔اچھے۔۔ن۔۔ن۔۔نہیں۔۔ل۔۔ل۔۔لگتے۔۔م۔۔م۔۔مجھ۔۔  
 م۔۔م۔۔میرے۔۔م۔۔م۔۔مان۔۔چ۔۔چ۔۔چاہیئے۔۔“

READERS CHOICE

”ماہہ نمننن ”ماہین چیخی

”چپ ایک دم چپ مر گیا تمہارا امان آج کے بعد اس کا نام مت لینے آج کے بعد تمہاری زبان پہ بس ایک ہی نام ہونا  
 چاہیے اور وہ صرف علم جہانگیر کا میں تم سے نرمی سے پیش آ رہا ہوں میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ میں تم سے سختی



نہیں کرنا چاہتا کیونکہ تم تو پیار صرف پیار کرنے کے لیے بنی گئی ہو تم پہ سختی کرنے کا کس کمبخت کا دل کرے گا تم بھی  
امان شاہ کا نام لے کے مجھ مجبور مت کرو“

oooooooooooo

علم ماہین کو کمرے میں چھوڑ کر باہر چلا گیا  
امان نے ماہین کے لوکٹ میں چھوٹا سا کیمرہ لگایا ہوا تھا  
اس کو ٹریس کر کے اس کی لوکیشن پتا کی اور گاڑی علم کے گھر طرف بھاگادی  
ساتھ ساتھ حسیب کو کال کی کے گھر چلے جائے لڑکیاں دادوں اکیلی ہے وہ خود ماہین کو لائے گا  
دوپہر سے رات ہو گئی تھی سب لوگ بہت پریشان تھے سنمبل اور ماہین کے لیے،،، سنمبل کا اوپرشن ہو گیا تھا اب وہ  
دوا یوں کے زیر اثر سو رہی تھی  
علم جاتے وقت ملازمہ سے کہا کر گیا تھا ماہین کو رات کا کھانا کھلا دینا  
جب واپس آیا تو ملازمہ نے بتایا اس نے نہیں کھایا  
علم نے پوری کوشش کی اپنے بھائی کو بچانے کی پر ناکام رہا،،  
علم کا ارادہ تھا ماہین کو اپنے پرسنل ہیلی کاپٹر سے لے دوسرے ممالک لے جانے کا  
ایسی ارادے جب کمرے میں آیا تو ماہین کو زمین پر بے ہوش پایا



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

پرنس۔۔، علم نے چلاتے ہوئے ماہین کو اٹھایا اور ڈاکٹر کو کال کی

کچھ دیر میں ایک لیڈی ڈاکٹر آئی اور اس کا چیک اپ کیا

”مسٹر علم جہاں گیر آپ کو کچھ احساس ہے یہ کب سے بھوکی پیاسی ہے ایسی حالت میں انکا بھوکے رہنا ٹھیک نہیں وہ

بھی تب جب یہ اتنی ویک ہے“ ڈاکٹر کی بات سن کر علم نا سمجھی سے ڈاکٹر کو دیکھا

”کیا آپ کو معلوم نہیں آپکی مسز پریگنٹ ہے ٹو منٹھ سے“

”کیا یہ آپ کیا کہہ رہی ہے یہ تو ابھی اتنی معصوم“ علم بولتے بولتے اپنے الفاظ دوبارہ منہ میں دبائے چپ کر گیا

”ٹھیک ہے ڈاکٹر میں خیال رکھوں گا،“

جب ڈاکٹر آئی تو وہ علم کو پہچان گئی تھی سارا شہر اس کے پیچھے پڑا تھا

پر علم کے گن دیکھانے سے ڈرتے اپنا منہ بند کرتے ماہین کو دیکھتے چل دی

ڈاکٹر کے جاتے ہی علم ماہین کے پاس بیٹھا اور اس کے چہرہ سے بال ہٹا کر ماہین سے مخاطب ہوا

تم اتنی بھی معصوم نہیں جتنا دیکھتی ہو خوب میاں بیوی کے رشتے کی نازکت کو سمجھتی ہو پر میں تمہیں پھر بھی نہیں

چھوڑو گا بس اتنا احسان تمہارے صدقے امان شاہ پہ کرو گا کہ یہ بچہ اسے دے دو پر تم ساری زندگی میرے پاس

رہوں گی میں تمہیں کبھی خود سے جد نہیں کرو گا،“

ماہین کو جیسے ہوش آیا تو علم اس کے پاس بیٹھا تھا ○○○○○○○○○○



## ٹشن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

”م۔۔۔م۔۔۔مان۔۔۔م۔۔۔مان کہا ہے مجھ مان کے پاس جانے دے“ ماہین علم کو خود کے پاس بیٹھے دیکھ کر دور کھسکتے ہوئی بولی

”اماں شاہ کو بھول جاؤں میری جان تم صرف میری ہو چلو شبا بش آ جاؤ کھانا کھا لو“ علم نے پہلے ہی ملازمہ سے کھانا منگو لیا تھا

اور اب زبردستی ماہین کو کھلانے کی کوشش کی وہ اس کے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا تھا  
”نہیں کھانا میں نے کھانا میں مان کے ہاتھوں سے کھانا کھلاتی ہو مجھ آپ کے ہاتھ سے نہیں کھانا آپ بہت گندے ہے مجھ آپ کے ساتھ رہنا بھی نہیں ہے“

کیوں کیوں نہیں رہنا کیا ہے ایسا اماں میں جو مجھ میں نہیں“ علم جہانگیر دھڑا  
اس کی دھاڑ سے ماہین ڈر گئی پر اہمیت کر کے بولی

”میرے مان بہت اچھے ہے وہ گندے کام نہیں کرتے میں نے آپ کو ٹی وی پہ دیکھا تھا آپ برے کام کرتے ہے جب کے میرے مان بہت اچھے ہے وہ کوئی برا کام نہیں کرتے ہاں پر سگریٹ پیتے تھے جو مجھے پسند نہیں مان نے وہ بھی چھوڑ دی جب کے آپ اور آپ کے بھائی بہت گندا ہے اس نے میری اری آپنی کو کنڈنپ کیا تھا نا مان نے اس کو سزا دلوائی اب آپ کو بھی دلوائے گے“ ماہین پانی سے بھری آنکھوں سے علم کو اب بتا رہی تھی  
اور علم کا دل کر رہا تھا وہ بولتی جائے اور علم سنتا جائے۔

oooooooooooo



”ماہینن۔۔“ امان علم جہانگیر کے گھر پہنچ کر لاونج میں دھاڑا

ماہین جو علم سے بات کر رہی تھی اس کی آواز سن کر باہر کو بھاگی

”مان م۔۔م۔۔ میرے مان آگے“ ماہین امان کی آواز سن کر خوشی سے نیچے کودوڑی

مان امان ماہین کو پورے لاونج میں ڈھونڈ رہا تھا ماہین کی آواز سن کر اوپر دیکھا جو سیڑیوں سے نیچے آرہی تھی

”مان“ ماہین میرا بچہ ماہین دوڑتے امان کے سینے سے جا لگی امان نے بھی اس اپنی باہوں میں بھر کر اس کے گرد گھیرا

تنگ کیا

”م۔۔م۔۔ مان۔۔آ۔۔آ۔۔آپ۔۔ن۔۔ن۔۔

نے۔۔ا۔۔ا۔۔اتنی۔۔د۔۔د۔۔دیر۔۔ک۔۔ک۔۔کیو۔۔ک۔۔ک۔۔کر۔۔د۔۔د۔۔

دی۔۔م۔۔م۔۔میں۔۔ب۔۔ب۔۔بہت۔۔ڈ۔۔ڈ۔۔ڈر۔۔گ۔۔گ۔۔گئی۔۔ت۔۔ت۔۔تھی۔۔م۔۔

م۔۔مجھ۔۔ل۔۔ل۔۔لگا۔۔م۔۔م۔۔میں۔۔ن۔۔ن۔۔نے۔۔آپ کو کھو دیا یہ آدمی بہت برے ہے انہوں

نے سنبھل آپ کی گولی ماری ہے“ ماہین نے ہچکیوں کے درمیان اٹک اٹک کر مان کو بتایا

تو امان نے اس کے چہرہ پر بوسہ کی بجھاڑ کر دی اور خود کو یقین دلایا کہ ماہین سہی سلامت اس کی باہوں میں ہے

علم جو ماہین کے نیچے آتے ہی وہ بھی اس کے پیچھے آیا پر ماہین کو بے تابی سے امان کے سینے سے لگی ماہین کو اور مان کو

دیکھا

جو دیوانہ وار ماہین کو چوم رہا تھا جس سے علم کو امان سے جلن ہوئی



”شش بس میری جان میں آگیا ہونا اب میں تمہیں اور کسی کو بھی کچھ نہیں ہونے دوگا تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے“ امان نے پیار سے پچکارتے ہوئے ماہین سے کہا

تو ماہین ہاں میں سر ہلا کر امان کے سینے سے لگی اس کی شرٹ کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے تھام گئی۔

oooooooooooo

علم نیچے آیا تو امان نے ماہین کو ایک سائیڈ کر کے علم کو مرنا شروع کیا تو مارتا ہی گیا

”تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو اغوا کرنے کی“ امان علم کو مارتا جائے اور حیرت کی بات کے اس نے دوبارہ کوئی کروائی نہیں کی

مان جب مار مار کر تھک گیا تو علم کو نیچے زمین پر پھینکا جو مسکراتے اس ہی دیکھ رہا تھا

”جانتے ہو امان شاہ آج میں نے تم سے ماریوں کھائی کیونکہ میں اپنی پرنس کے لیے بدلنا چاہتا تھا۔۔۔ جو تم سے بے پناہ عشق کرتی ہے اور میں اس سے کر بیٹھا ہاں میں تمہاری بیوی ماہین شاہ سے پہلی نظر میں عشق کر بیٹھا میں اسے تم سے دور لے جانا چاہتا تھا بہت دور پر اسکی زبان سے تمہارا نام ہی نہیں ہٹتا،،، میں مانتا ہوں میں نے بہت برے کام کیے پر کبھی عورت کی سمگلنگ نہیں کی ناکسی عورت سے کسی قسم کا تعلق جوڑا یہ پہلی لڑکی تھی جس نے میری دل کی دنیا پہلی نظر میں بدل دی،، اس نے کہا تم نے اس کے کہنے پہ سگریٹ چھوڑ دی میں نے کہا میں اس کے لیے سب چھوڑ دوں گا پر اس نے کہا میں جتنا بھی بدل جاؤ امان شاہ نہیں بن سکتا میری زندگی میرا بھائی تھا جو اپنے گناہوں کی سزا اس دنیا میں بھگت چکا ہے۔۔۔ اس کے بعد میری دنیا تمہاری بیوی بنی جو میری نہیں بنانا چاہتی پر میں اسکی خاطر اپنے تمام



## ٹشن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

گناہ قبول کرتا ہوا اسکی خوشی کے لیے اسے تمہیں دوبارہ لوٹا ہوں ہو سکے تو مجھ معاف کر دینا پر میں ماہین شاہ تم سے بے پناہ عشق کرنے لگا ہوں تم دنیا کی پہلی لڑکی ہو جس کے لیے علم جہانگیر سب ہار گیا پر جس زندگی میں تم نہیں ہو علم کی زندگی بے معنی ہے I love you ماہین شاہ میری ہر سانس تمہارے نام مجھے کبھی یاد کر کے میرا ہر گناہ معاف کر کے میری قبر پہ آجانا مجھے سکون ملے گا۔۔۔ بس تم سے علم جہانگیر کی درخواست ہے جاتے جاتے امان شاہ تم پہلے باپ ہو گے جو اپنے دشمن سے خوش خبری سنو گے ہاں تمہاری بیوی تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔۔۔ اور میرے گناہ کو معاف کرے۔۔۔

oooooooo

امان علم جہانگیر کی باتیں سناتے حیران تھا پر اس سے پہلے وہ علم کو روکتا  
فضا میں گولی چلنے کی آواز آئی۔۔۔ "ٹھاہ"  
"علم مممم" امان کی آواز گونجی اور ماہین لہرا کے نیچے گری  
علم جہانگیر نے اپنی گن سے خود کو شوٹ کر دیا گولی سیدھا دماغ میں جا لگی

کچھ دن بعد۔۔۔۔

ماہین اس وقت اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھے کوئی ناول ریڈ کر رہی تھی۔۔۔  
امان گرم دودھ اس کے لیے لایا



"چلو ماہین بس کرو اور اسے جلدی سے پی لو" امان نے ماہین سے ڈائجسٹ لیتے اس کے پاس بیٹھا کر دودھ کا گلاس دیا جو منہ بنا گئی

"مجھ نہیں پینا مجھ دودھ اچھا نہیں لگتا۔"

"ماہین اگر تم نے میرے سے مار نہیں کھانی تو جلدی سے اسے ختم کرو یہ تمہارے لیے بہت ضروری ہے اپنی حالت دیکھو کتنی کمزور ہو گئی ہو ایسے بے بی ویک پیدا ہو گا نہ تمہیں ضرورت نہیں میں اپنے بچے کو پلانے آیا ہوں۔"

"ایسا ہے تو میں بالکل نہیں پیوں گی آپ کا بچہ تو میں ہوں نا پھر آپ اپنے بے بی کو کیو بول رہے ہیں۔"

امان نے ایسا کبھی نہیں چاہا تھا عالم جہا نکیر حرام موت مرے پر اُن کا انجام شاید یہی ہے عالم جہا نکیر اس دنیا سے رخصت ہو چکا تھا کچھ دن یہ کیس چلتا رہا پھر کلوز ہو گیا اور زرباب جہا نکیر کا چپٹر بند ہوا امان نے اس کے سارے گناہ عدالت میں جمع کروادے تھے جس میں اس نے اپنا جرم قبول کیا تھا وکیل نے بھی اپنا گناہ قبول کیا جس سے اسے کچھ سال قید کی سزا سنائی گئی گولی کی آواز سے ماہین بے حوش ہو گئی تھی امان اس بھی ہو اسپتال لے گیا عالم کی بات سچ تھی ماہین مان بنے والی تھی پر اس حدیث سے ماہین بہت ڈر گئی تھی اس رات کو بہت ڈر لگتا تھا پر امان کی توجہ اور محبت سے ماہین جلدی صحتیاب ہو گئی تھی۔

سنبل بھی اب کافی بہتر تھی وہ بھی صحتیاب ہوتے ہی اپنے گھر کو چلدی دادو نے سب بچوں کے صدقے نکالے اور گھر میں قرآن خانی رکھوائی تھی گھر کے سکون کے لیے۔

اب سب کی زندگی خوشگوار تھی۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

○○○○○○○○○○○  
ماہین کی طرف سے خوشخبری سن کے جہاں سب خوش تھے وہی دادو پریشان رہتی تھی اس کی  
بچکانہ حرکتوں سے پر امان نے دادو کو ٹنشن فری رہنے کو بولا کہ آپ پریشان نہ ہو میں دیکھ لوں گا جس سے دادو کچھ تسلی  
میں رہتی۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی ماہین اپنے بچے کو بچہ نابولوں تو کیا بولوں اور ابھی جو آیا نہیں تم اس سے جیسلس ہو رہی ہو۔۔"

"ہاں تو آپ بس میرے مان ہے مجھ پیار کریں مجھے پیار سے بولائیے بس بات ختم"

"اچھا مہارانی صاحبہ جو آپ کا حکم پر پہلے دودھ ختم کرو نہیں تو میں بات نہیں کروں گا" امان نے ذرا غصہ سے کہا تو ماہین  
شکلیں بناتی دودھ پی گئی اب امان کو ناراض تو نہیں کر سکتی تھی نہ امان اسکی تیزی دیکھ کر مسکرا دیا اور اس سے دودھ کا  
گلاس لے کر سائیڈ پر رکھا اور بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آ کے ماہین کے پاس بیٹھا جو اس کے سینے سے لگ کر باتیں کرنے  
لگی۔۔

"مان آپ کو بیٹی چاہیے یا بیٹا" ماہین کے سوال پہ امان بولا

"جو اللہ دے میں اس پروردگار کا شکر گزار ہوں اس نے مجھ اولاد جیسی نعمت سے نوازا اب بیٹی ہو یا بیٹا ہونگے تو ہم  
دونوں کے وجود کا حصہ نا تو میں کیسے کہہ دوں مجھے ایک پسند ہے جو بھی ہو بیٹی یا بیٹا دونوں میری جان کے ٹکڑے مجھ  
دونوں عزیز ہونگے۔۔"

○○○○○○○○○○○  
"اچھا جی آپ کے بچے اگر جان کے ٹکڑے ہونگے تو میں کیا ہوں" ماہین نے امان کے سینے سے  
سراٹھا کر نروٹھے پن سے کہا۔



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

تو امان مسکرا کر بولا، "تم تو میری جند جان ہو تمہارا میرے بچوں سے کیا مقابلہ۔"

"ہاں بھر ٹھیک ہے۔۔" ماہین امان کی بات پر سکھ کا سانس لیتی دوبارہ اس کے سینے پہ سر رکھ گئی اور امان مسکرا کر اس کا سر تیکے پر رکھ کر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا اور ماہین اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار ڈالے اس کی شدت برداشت کرتے سو گئی۔۔۔

حسیب کام سے تھکا گھر آیا تو اس لاونچ میں کوئی نہیں دیکھا اپنا کوٹ اور لپ ٹاپ والا بیگ صوفے پر رکھے کچن کی طرف چل دیا۔

ان سب جھمیلوں میں ان کا یہ سال رہ گیا تھا۔۔ تو آصف شاہ نے بیٹے پہ سختی کرتے اپنے ساتھ بزنس سنبھالنے کو بولا تو حسیب بھی مان گیا ارسلان اب اپنے بابا کا شور م سنبھال تا اور حسیب اپنے پاپا چاچو کے ساتھ بزنس،، حسیب جب کچن میں گیا تو اریبہ کو اکیلے کو کنگ کرتے پایا کیونکہ نورین بیگم ظہر کی نماز ادا کرنے گئی ہوئی تھی،، حسیب نے اریبہ کو کمر سے تھام کر اس کے گرد اپنا حصار بنایا اور اس کے کاندھے پر اپنی تھوڑی رکھ کر سلام کیا "اسلام علیکم" اریبہ تو کو کنگ کرنے میں منگن تھی اس آفت پر بوکھلا کر شلف کو تھام گئی۔۔

"حسیب یو فول تم نے مجھ ڈرا دیا۔۔" حسیب اس کی بات پر گھور کر بولا

"یہ کون سا طریقہ ہے سلام کا جواب دینے کا۔۔"

"اور یہ کون سا طریقہ ہے سلام کرنے کا" اریبہ بھی دوبارہ بولی حسیب اس کی بات اگنور کرتے شکوہ کیا۔



## ٹشن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

تم سے میں نے کتنی بار بولا ہے جب میں کام سے آؤ تو تم مجھ گیر جیوں را انتظار کرتی نظر آؤ پر  
نہیں قسم کھا رکھی ہے میری ہر بات کی نفی کرنی ہے۔۔"

"حسیب تم اور تمہاری فرمائش سے الہ بچائے میں تمہاری ہر فرمائش پوری نہیں کر سکتی۔۔ اور چھوڑو مجھ مجھ کام کرنا  
ہے۔۔" حسیب اس کی گردن میں منہ دیے بولا

"اسے فضول فرمائشیں نہیں رومانس کہا جاتا ہے جو تمہیں سکھانے کی کوشش کر رہا ہوں اتنے دن سے جو تم سیکھنا  
نہیں چاہتی کتنی بار کہا ہے مجھ رومنٹک بیوی پسند اور مجھ سے کچھ سیکھ لو پر تم نے قسم کھائی ہوئی ہے میری بات نامانے  
کی،"

"مجھ کچھ نہیں سیکھنا اور نا ہی رومنٹک بیوی بننے کا شوق ہے اب مجھ تنگ نہیں کرو اور جاؤ کمرے میں دیکھو کچن کا  
دروازہ کھولا ہے بڑی ماما بھی آتی ہو گی۔۔"

"تم بھی چلو نا کمرے میں"

"حسیب" اریبہ نے اس گھورا

"پہلے وعدا کرو میرے کمرے میں جاتے ہی تم پانچ منٹ بعد آؤ گی نہیں تو چھٹے منٹ میں نے پورا گھر سر پہ اٹھالینا ہے  
اور کمرے کا جو حال کروں گا وہ تم جانتی ہو۔۔" حسیب اس کے چیخنے کی پرواہ کیے بیٹا اس دھمکی دے رہا تھا اریبہ بھی  
جان چھوڑوانے کے لیے بولی



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

"اچھا ٹھیک ہے میں آتی ہوں ابھی تم تو جاؤ نا" حسیب اریبہ کی بات مانتے اس کے گال پہ شدت بھرا بوسہ دیتے سیٹی بجاتے اپنے کمرے میں چل دیا اریبہ اسکی حرکت پر سرخ پڑتے اپنے کام میں لگ گئی  
"بے شرم کبھی نہیں جاؤں گی۔۔"

○○○○○○○○○○ حسیب کمرے میں آ کے کچھ دیر اریبہ کا انتظار کرتا رہا جب وہ نا آئی تو کمرے کا حشر بیگاڑتے اریبہ کو تیز تیز آوازے دینے لگا

"اری اری میری شرٹ نہیں مل رہی اری تم کہاں ہو یا رٹاول کہار کھ دیا ہے اری" جہاں اریبہ اس کی آوازوں کو انور کرتے کام میں لگی کھڑی تھی وہی نورین اپنے بیٹے کی آوازے سنتی بولی  
"بچے آپ چلی جاؤ نہیں تو اس نے ایسے سر کھانا ہے جا کے اس کا سامنا ڈھونڈ دو" اریبہ ابھی نورین بیگم کو جواب دیتی کے دادو کی صدا بھی گونجی

"اریبہ اور اریبہ کہاں رہ گئی" اریبہ دادو کی آواز سنتی باہر آئی  
"کیا ہوا دادو ارے کیا ہو گیا ہے تجھے معلوم ہے جب بھی تیرا شوہر گھر آتا ہے پورا گھر سر پہ اٹھالیتا ہے کیوں اس کی چیز اپنی جگہ پہ نہیں رکھتی تو جا جا کے دیکھ نہیں تو سر کھا جائے گا زار سٹکھ نہیں ہے بند اباہر بیٹھ کر تسبیح پڑھ لے" دادو اریبہ کو جھڑکتے دوبارہ تسبیح پڑھنے لگی اور اریبہ دانت پیس گئی  
"جی دادو" کہتی اپنے کمرے میں جانے لگی تو دادو نے پھر روک لیا  
"سن اس کا سامان تو لیتی جالاؤ نیچ میں بھی یہ لڑکا صفائی نہیں رکھتا۔۔"



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

"جی دادو" اربہ حبیب کا سامان اٹھاتے اپنے کمرے کی راہ لی۔

اربہ جب کمرے میں دروازہ کھول کر اندر آئی تو اپنے کمرے کی حالت دیکھ کر اس اپنا سر چکرتا محسوس ہوا کیونکہ جیسا حبیب نے بولا تھا ویسا ہی کیا تھا۔

کمرے میں ساراسامان بکھرا پڑا تھا بیڈ شیٹ ساری نیچے تھی تکیہ کوشن جگہ جگہ پھلے تھے ڈریسنگ ٹیبل پر ساراسامان بکھرا اپنی ناقدری پہ رو رہا تھا اور حبیب صاحب مزے سے بیڈ پہ لیٹے آدھے پاؤ زمین پر لٹکائے انکھوپر ہاتھ رکھے سو رہا تھا۔

"یا اللہ حبیب یہ کیا کیا" اربہ حبیب کا سامان صوفے پر رکھے راستے سے ساراسامان اٹھائے حبیب کو کوس رہی تھی۔

جب ڈریسنگ ٹیبل کے پاس گئی تو اپنے لینس کے حالت دیکھ کر اس رونا آیا

"اف خدا یا میرے لینس پاگل آدمی اس تو چھوڑ دیتے یہ میں نے مان بھائی سے باہر سے منگوائے تھے جن کا کلر تمہاری آنکھوں کا ہے اللہ کچھے تم سے حبیب اف میرے لائنز" اربہ سب سمٹتے اپنی چیزوں کو برباد ہوتا دیکھ حبیب کو کوس رہی تھی۔ بھراسکے پاس بیڈ پہ بیٹھے اس کے پاؤں سے بوٹ اترانے لگی۔

جسے حبیب محسوس کر کے اٹھ بیٹھا "یہ کیا کر رہی ہو بیوقوف"

"تمہاری تھکن کے احساس سے اتار رہی تھی.. "حبیب نے اس اپنے اوپر گرا کے خود بیڈ پہ لیٹ گیا اور اس کے گلے سے ڈوپٹہ نکال کر اس کے جوڑے میں جو بال تھے انہیں اپنے چہرہ پہ پھلادیا اور اسکے کان کے قریب بولا



طشن عاشقی

"اگر میری تھکن اتارنی تھی تو میرے قریب آ کر ٹائی کے نٹ ڈھیلی کر کے شرٹ کے اوپر کے بٹن کھول کر اپنے ان

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ حسیب نے اریہ کے کان میں مخمور گمبھیر لہجے میں کہا اور اریہ کی کان کی لو کو دانتوں سے کاٹا

جس سے اسکی سی نکلی

"تم نے میرے لینس کیوں برباد کیے" اریبہ نے دھڑکتے دل سے شکوہ کیا

"تمہیں ابھی بھی لینس کی پڑی ہے میں دوسرے لادونگا"

"یار پر وہ تومان بھائی باہر سے لائے تھے نا"

"تو میں بھی باہر سے لادوں گا جارہا ہوں" حسیب نے بد مزہ اہوتے گھور کر کہا

تواریبہ اسکے باہر جانے کا سن کر پیچھے ہوئی "کہاں جا رہے ہوں تم"

"دوہٹی جا رہا ہو کسی کام سے اس لیے جلدی آیا بزنس میں نیا ہوں تو ڈیڈ ٹوریہ بھیج رہے ہیں ان کا کہنا ہے مجھے صرف

یہاں رہ کر نہیں باہر جا کے بھی سیکھنا چاہیے چاچو بھی ساتھ جائیں گے پروہ دو دن بعد آجائیں گے پر مجھے پندرہ بیس

دن لگ جائیں گے میں نے ڈیڈ کو بولا کہ تمہیں بھی ساتھ لے جاؤں تو انہوں نے منع کر دیا کہ میرا وہاں سارا دھیان

تم یہ رہے گا اور میں کام نہیں کر پاؤں گا اس لیے ابھی تمہیں ساتھ نہیں لے جاسکتا اس لیے جلدی آیات کی

فلائٹ ہے اب مجھے بناؤ سٹرب کیے کچھ دیر اپنی قربت سے سکون لینے دو"



اریبہ اسکی پہلی بات پہ اداس سی ہو گئی اور اسکے گالوں پر ہاتھ رکھ کر بولی اتنے دن میں کیسے رہو گی تمہارے بنا مجھ تو نیند بھی نہیں آتی جب تم پاس نہیں ہوتے۔ اریبہ اسکی چلڈ سے کھلتی نم آواز میں بولی اور اسکے سینے پر اپنے ہونٹوں رکھے جس سے حسیب سر شتر ہوتے اپنی انگلیوں سے اسکی بیک سائیڈ کی ڈوریاں کھولے اسکی شرٹ کو کاندھے سے نیچے سر کائے وہ اپنا لمس چھوڑنے لگا۔ اس لیے تو بول رہا ہو کچھ دیر مجھ تمہیں محسوس کرنے دوں میرے لیے بھی مشکل ہے پر مجبوری ہے

اریبہ حسیب کی بے باک انگلیوں کا لمس اپنے جسم پہ محسوس کرتی اپنی دھڑکنیں اپنے کانوں میں سنتی اسکے سینے میں منہ چھپائے شرمادی حسیب اسے بیڈ پہ لیٹائے جا بجا اس کے چہرہ پہ اپنا لمس چھوڑنے لگا اریبہ نے بھی اسکی گالوں پر اپنا میٹھا ڈالنا چھوڑا جائے حسیب مسکرا کر اسکے گلابی لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیے اسکی سانسیں خود میں اندیل کر دونوں کی جان ایک کرنے لگا اریبہ بھی اسکے بالوں میں ہاتھ ڈالے اس کا ساتھ دینے لگی۔

عائزہ جب کمرے میں آئی تو ارسلان موبائیل پے گیم کھیل رہا تھا اسے دیکھتے موبائیل رکھ کر سوتا بنا عائزہ اس منہ پھولائے سوتا دیکھ کر اسکے پاس آ کے بولی

"ارسلان آپ سو رہے ہیں"

"ہاں تم لائٹ بند کر دو۔"

"ایسے کیسے میرے بنا آپ سو سکتے ہیں"

"جیسے تم میرے بنا رہ سکتی ہو"



## ٹشن عاشقی سمعہ حورین فاطمہ

"ارسلان میں کیا کروں مان بھائی نے آپکے سامنے روکا تھا نا اور آپنے بھی خوشی خوشی اجازت دے دی تھی تو اب یہ ناراضگی کیسی"

"میں نے ایک دن رہنے کو بولا تھا آپ پورے ایک ہفتہ لگا کر آئی ہیں۔۔"

"ہاں وہ ماہین کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی نا تو بس اس لیے اتنے دن لگ گئے سوری نادیکھے میں اتنے دن بعد آئی ہوں آپ نے میری کال بھی دو دن سے نہیں اٹھائی تھی اور اب یہ بے رُخی" عائرہ یہ کہتے رو دی جس سے ارسلان جلدی سے اٹھا اور اسے سینے سے لگا لیا۔۔

عائرہ کافی دن سے ملنے نہیں گئی تھی اور امان کو اسکی یاد آرہی تھی جب وہاں گئی سب نے اسے رہنے کو بول دیا اور ارسلان نے بھی خوشی خوشی اجازت دے دی حالانکہ یہ ارسلان کا دل ہی جانتا تھا کہ اسنے عائرہ کو رہنے کی اجازت کیسے دی اس دورن ماہین کی طبعیت حدیث کے بعد بگڑتی رہتی جس سے عائرہ وہاں گئی اور ایک ہفتہ کب گزرا پتا بھی نہیں چلا دو دن سے ارسلان نے بھی عائرہ کا فون اٹھانا بند کر دیا تھا یہ ناراضگی کا اظہار تھا اریہ کو جب پتا چلا جان کے دو دن اور روک لیا یہ کہا کہ یہ مردوں کے ڈرامے ہے تاکہ دوسری بار لڑکیاں مانیکے ہی ناجائے اور شوہر کو سر پہ زیادہ چڑھنا نہیں چاہے حلا کہ اریہ خود اسکا وٹا کرتی تھی اس حسیب کی ایسی عادت لگی تھی جب تک اس دیکھ نالے اس سکون نہیں ملتا تھا۔ اریہ کی بات اسے کتنی مہنگی پڑی یہ گھر آ کے اسے پتا چلا تبھی ارسلان کو کب سے منانے کی کوشش کر رہی تھی جو نخرے دکھا رہا تھا پر زیادہ دیر نا چلا کیونکہ عائرہ اسکی بے رُخی برداشت نا کرتے دھواں دھار رو دی۔۔



## لٹسن عاشقی سمعید حورین فاطمہ

کیا ہے عائرہ ناراض بھی میں ہو منانا بھی اب مجھے پڑھے گا اگر رونے کے بجائے مجھ مناتی تو مجھے زیادہ اچھا لگتا  
"ارسلان نے عائرہ کے آنسوؤں اپنی انگلیوں کے پوروں سے صاف کرتے شکوہ کیا۔"

ہاں میں کب سے مناتو رہی ہوں آپ ہی نہیں مان رہے "عائرہ نے بھی نظر اٹھا کر شکوہ کیا تو  
ارسلان کو ان نین کٹوروں میں اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا۔۔۔  
"ایسے مناتے ہے شوہر کو"

"مجھ ایسے ہی منانا آتا ہے بس آپ مجھ سے خفا نہ ہوا کرے نا" عائرہ ارسلان کے سینے سے لگی سو سو کرتی بولی تو  
ارسلان نے اسکی معصومیت پے مسکرا کر اسکے گرد گہرائنگ کر لیا  
"افوازی سب سے بڑی ہو پر تمہاری یہ معصومیت قسم سے میری جان لے لے گی" عائرہ نے اسکی بات پر تڑپ کے  
اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ جیسے ارسلان تھام۔ کر اپنے ہونٹوں سے لگتے اس اپنے ساتھ لیے۔۔ اپنی باہوں میں لیتا سوتا  
بنا۔۔

دو سال بعد۔۔۔

امان کو اللہ نے دو جوڑواں بچے دیے تھے ایک لڑکا ایک لڑکی جس کا نام امان اور ماہین نے رکھا تھا بیٹے کا نام سکندر شاہ  
تھا جب کے بیٹی کا نام حورین شاہ تھا سکندر حو بہو امان کی کو پی تھا جب کے حورین شکل عقل سے ماہین پہ گئی تھی پر  
اسکی آنکھوں کا رنگ امان پہ گیا تھا بلو آئیز جب کے سکندر کی آنکھوں کا رنگ حسیب پہ گیا تھا گرین آئیز۔۔



حسیب کو بھی اللہ نے دو جڑواں بیٹیاں دی تھیں جن کے نام حسیب اریبہ نے صفامروار کھاتھا صفا تھوڑی ہیلدی تھی اور اسے اریبہ کی طرح نظر کا چشمہ لگا تھا سنبیل کا بیٹا زین اسے بیڑی بولتا تھا جس کی دل کی دھڑکن بن چکی تھی۔۔۔  
ارسلان کو اللہ نے ایک بیٹا دیا تھا جس کا نام عائرہ نے ارسلان ہارون رکھا تھا۔۔۔

امان جب کام سے تھکا ہارا کمرے میں آیا تو ماہین کو رونی صورت بنائے بیٹھے دیکھ کر سمجھ گیا کہ اس کے دونوں نمونوں نے آج بھی اسکی معصوم سی بیوی کو تنگ کیا امان کو دیکھتے اسکے دونوں بچے اپنے باپ کو دیکھتے اسکی ٹانگوں سے لپٹ گئے اور امان نے دونوں کو نیچے سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا ماہین جو گھورے ان تینوں کو لاڈ کرتا دیکھ رہی تھی امان نے اپنا ایک ہاتھ کھولے اس بھی اپنے پاس بلایا تو وہ بھی اسکے سینے سے جا لگی

"کیا ہوا آج پھر تنگ کیا" امان کے پوچھنے سے ماہین روتی اپنے بچوں کی شکایت کرنے لگی آج بھی ماہین میں بچپنہ کم نہیں ہوا تھا ماہین کی عادت تھی جب بھی بچوں کو سیریلیک کھلاتی ساتھ ساتھ خود کھاتی جس سے داد اسے ڈانٹتی پر ماہین کے اپنے فلاسفے تھے اس کا کہنا تھا کہ جتنا بھی بچوں سے زبردستی کر لو لاسٹ میں لازمی بچاتے ہیں جو کہ ضائع ہو جاتا ہے اور گناہ ملتا ہے اس لیے ماہین ساتھ ساتھ خود کھاتی تاکہ رزق کی بے ادبی نا ہو،،

امان اس دیکھتے مسکرا کر بولا

"تیرے نازاٹھانا فرض ہے مجھ پر تم میری عاشقی کی اکلوتی وارث ہو۔۔۔"

○○○○○○○○○○ کچھ سال باد۔۔۔



سکندر شاہ امان کی طرح اریہ کو چاچی پاٹر کہہ کے بلاتا تھا اور اسکے دل کے تار مروا سے جا جڑے تھے سنمبل کے بیٹے زین اور سکندر نے حبیب اریہ کی بیٹی پر اپنے نام کی مہران کے پہلے برتھ ڈے پہ منگنی کی صورت لگادی تھی۔۔

صفا کے پیدا ہوتے ہی سنمبل نے اریہ سے کہہ دیا تھا یہ میری بیٹی بنے گی آخر اس کا بھی ان پہ حق ہے حبیب کو تھوڑا اعترض تھا کیوں کے زین صفا سے 6 سال بڑا تھا پر سنمبل کے اتنے مان سے مانگنے پر اریہ انکار نہ کر سکی اور حبیب کو بھی ہار مانی پڑی پر صفا مروہ دونوں اپنے باپ کی طرح سب کی ناک میں دم کیے رکھتی جس میں سب سے بڑا ہاتھ خود حبیب کا تھا زین صفا کو ڈبل بٹری بولتا تھا جب کے سکندر مروا کو چوڑی کہہ کر بولاتا تھا جس سے دونوں بہنیں چرتی تھی۔۔

مروا کا کہنا تھا اس کا سب سے بڑا دشمن اگر کوئی ہے تو سکندر شاہ ہے جسے اس سے خدا کے ویر ہے اس سے پر یہ تو سکندر جانتا تھا اس نے کبھی بھی اپنے جذبات امان شاہ کی طرح ظاہر نہیں کیے تھے پر مروا پہ پابندی ہر قسم کی لگانا اپنا فرض سمجھتا تھا جو کے حبیب ناکام کر دیتا۔

عائزہ نے اپنے بیٹے ہارون کے لیے حورین کا ہاتھ مانگا تھا جو امان شاہ نے خوشی خوشی اپنی بہن کو دے دیا۔۔ سب ہنسی خوشی خوشحال زندگی گزار رہے تھے زندگی امتحان کا نام ہے انکی زندگیوں میں بھی بہت سے امتحان آئے جس سے سب نے ڈٹ کر مقابلہ کیا جسے اپنوں کا ساتھ پیار خلوص محبت سے یہ رشتے بہت خاص ہوتے ہیں جن کی ہمیں قدر نہیں ان سے ہی گھر ہیں اگر یہ رشتے نہ ہو تو انسان تنہا رہ جائے ایک خالی پن سالگتا ہے الہی پاک ہمیں اپنوں



سمعیہ حورین فاطمہ

ٹشن عاشقی

کی مان عزت ایک دوسرے میں پیار محبت کرنے کے توفیق آتا فرمائیں اپنوں سے گھر جنت ہیں اور ایسی جنت الہ پاک  
سب کو نصیب فرمائے آمین

ختم شدہ.

